

13-14

تاریخ و سیرت از ولادت  
تا  
وصال مبارک

# حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق

محمد عبد الخالق تونگی

(ر) سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ

کرمانیوالہ پبلشرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تاریخ وسیرت از ولادت تا وصال مبارک



تخریر و تحقیق

محمد عبید الخالق تونلی

(ر) سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ

ذکان نمبر ۲-  
دربار مارکیٹ  
لاہور

Voice: 042-7249515  
0300-4306876

کرمات اللہ پبلشرز

بیتان کر

حضرت سید السادات پیر محمد عمیل شاہ بخاری

المعروف حضرت کرمال کے  
آستانہ عالیہ  
حضرت کرمات اللہ شریف  
اوکاڑہ

84744

شیراز و لاہور  
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

منتر بدو القیت

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت پیر سید عیسیٰ علی شاہ بخاری

سید مصم علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمات اللہ شریف

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمات اللہ شریف

الحاج صوفی

برکت علی خیر اللہ

حاجی پیر انعام اللہ بی نقشبندی برکاتی

سید محمد اللہ برکاتی

جمہد حقوق محفوظ ہیں

250 روپے

21 فروری 2010

## انتساب

ان تمام خواتین و حضرات کی خدمت میں  
جو صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سیرت  
مقدسہ کا مطالعہ کریں اور نہایت خلوص کے ساتھ ان کے  
مبارک نقش قدم پر چل کر دنیا و آخرت میں خوشحالی سے  
ہمکنار ہو سکیں۔

والسلام

محمد عبدالخالق توکلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ

## پیش لفظ

(۱)..... ذکر و محبت صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر و محبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ حدیث مقدسہ ہے کہ ”تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے“ سے ثابت ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کی اقتداء ہم پر لازم ہے اس لئے ان کے حالات مقدسہ کا جاننا نہایت ضروری ہے اسی لئے اس ہیچدان نے ان کے بارے میں کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے اور از ولالت تا وفات تمام حالات اشارۃً یا تفصیلاً لکھے ہیں۔

(۲)..... مسلمانوں کی پستی و ذلت کی وجہ محض اپنے دین و بانی دین پسندیدہ اور کبار اسلام (اصحاب و اولیاء) کی تاریخ کو فراموش کرنا ہے۔ انہی کے حالات خیر کے مطالعہ سے بیداری پیدا ہوتی ہے۔

(۳)..... جو کچھ لکھا ہے بمطابق علمائے حق اہلسنت والجماعت ہے وہی عرض کیا ہے جسے درست جانا ہے، کسی کی دلا زاری بخدا تعالیٰ قطعاً مقصود نہیں ہے۔ البتہ خوشنودی حق تعالیٰ مطلب ہے!

حافظ نہیں ہے شہرت دنیا کی آرزو

مقصود ہے رضائے حبیب خدا مجھے

(۴)..... کترین کو اپنی بے مائیگی کا مکمل احساس ہے۔ قارئین سے التجا ہے عفو و

کرم فرماتے ہوئے دعائے خیر اور رہنمائی ہی سے نوازیں گے۔ السعی

منی والاتمام من اللہ وما توفیقی الا باللہ۔

(۵) ..... یقین ہے ہر قسم کا قاری کچھ نہ کچھ معلوماتی و تحقیقاتی مواد ضرور پائے گا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے!

(۶) ..... نام نیک رفتگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار اس کے علاوہ ذکر خیر <sup>۱</sup> عنوان بے مثل ولادت سیرت طیبہ نبی الانبیاء

صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر خیر <sup>۲</sup> المعروف بہ سیرت طیبہ امہات المؤمنین، اولادِ امجاد،

عزیز و اقارب، خاص احباب و خدام گلستانِ نبوت کی مہکتی کلیاں، ذکر

خیر <sup>۳</sup> المعروف بہ سیرت طیبہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ و تلخیص

بعض مکتوبات شریف ذکر خیر <sup>۴</sup> متفرق المعروف بہ تعلیمات ارباب

سیرت (توحید و رسالت، انبیاء، صحابہ، اولیاء، اخلاق حسنہ، دینی اسلامی

معلومات و مسائل، امراض جسمانی و روحانی کا علاج از قرآن و

حدیث) پر مشتمل ہے۔ بندہ ناچیز نے پانچوں مسودات ایک ہی ساتھ

تیار کئے ہیں اسی لئے علماء و فضلاء نے مشترکہ ہی اپنے تاثرات کا اظہار

فرمایا ہے اور اکثریت نے اس کا رخیر کو دینی انسائیکلو پیڈیا قرار فرمایا ہے۔

(۷) ..... رب العزت شب و روز کی محنت کو شرفِ قبولیت بخشے اور مسلمانانِ عالم کی

امداد فرمائے۔

رہا رات دن یہی مشغلہ مجھے کام اپنے ہی کام سے

تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

(۸) بقول حضرت شیخ سعدی قدس سرہ

تمتع زہر گوشہ یافتم ..... اس لئے

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے

یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

کمترین محمد عبدالخالق توکلی

## تاثرات

چونکہ مسودات ذکر خیر ۱ تا ۵ یکبارگی اکٹھے مکمل کئے گئے، اس لئے درج ذیل حضرات میں سے ہر ایک بزرگ عالم نے ان پر مشترکہ ہی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:

(۱) ..... حضرت صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی خانقاہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

(۲) ..... حضرت صاحبزادہ کرنل الطاف محمود ہاشمی انجینئر ایم بی اے گولڈ میڈلسٹ، خانقاہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

(۳) ..... حضرت صاحبزادہ رفیع الدین پرنسپل جی سی بھلووال، خانقاہ معظم آباد شریف (معظمی سیالوی)

(۴) ..... حضرت صاحبزادہ شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام منہاج القرآن سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

(۵) ..... حضرت صاحبزادہ سعید الحسن شاہ خطیب پاکستان علامہ دبانی ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر۔ ب فیصل آباد

(۶) ..... حضرت جناب علامہ سید پیر غلام دستگیر زیدی، گلستان کالونی فیصل آباد

(۷) ..... حضرت جناب قاری ڈاکٹر پروفیسر محمد اقبال صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

(۸) ..... جناب میاں فقیر محمد ندیم باری، صدارتی ایوارڈ یافتہ و مصنف بے شمار کتب اسلامیہ و ادیب و مقرر بے مثل

- (۹) ..... جناب صاحبزادہ عابد حسن صدر شعبہ اسلامیات و عربی میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد
- (۱۰) ..... ڈاکٹر پروفیسر محمد فاروق قریشی جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
- (۱۱) ..... جناب محمد اسلم منہاس ریٹائرڈ مجسٹریٹ فیصل آباد
- (۱۲) ..... جناب محمد اشرف عارف، عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد
- (۱۳) ..... جناب مبارک حسین ڈار، عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد
- (۱۴) ..... جناب نذر محی الدین نذر جالندھری، عظیم ادیب و شاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد
- (۱۵) ..... میاں عبدالمجید نقشبندی ایم اے ایڈ پرنسپل جی سی یونیورسٹی برائے اساتذہ فیصل آباد
- (۱۶) ..... جناب محمد صادق، پرنسپل الصادق ماڈل ہائی سکول سابق صدر اساتذہ پنجاب
- (۱۷) ..... ڈاکٹر محمد یعقوب، ماہر تعلیم و عظیم مبلغ اسلام جی۔ ایم۔ آباد فیصل آباد
- (۱۸) ..... رانا عبدالرؤف، ایم اے، ایم ایڈ، ایل ایل بی فیصل آباد
- (۱۹) ..... صوفی محمد ظفر اقبال نقشبندی خلیفہ مجاز چورہ شریف
- (۲۰) ..... رانا محمد ابراہیم ساجد ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری تعلیمی بورڈ فیصل آباد
- (۲۱) ..... قاری صاحبزادہ منزل حسین شاہ گیلانی، خطیب پاکستان فیصل آباد
- (۲۲) ..... قاری علامہ ریاض حسین سیالوی خطیب و ڈپٹی سیکرٹری مجلس دعوت



## الاسلامیہ سیال شریف

(۲۳)..... قاری و خطیب محمد رضا امین سیفی مجدد فیصل آباد

ان تمام بزرگوار حضرات کے تاثرات کا صرف مرکزی نقطہ نظر پیش خدمت ہے:

(۱) مؤلف کتب مذکورہ نے اپنی زندگی بھر کی تحقیق کا نچوڑ کتابی صورت میں پیش کیا ہے، یہ کتب بھی ہیں اور انسائیکلو پیڈیا بھی۔

(۲) سیرت کا شاید ہی کوئی گوشہ ہو جو تشنہ تکمیل رہ گیا ہو۔ خاندان پاک، خلفائے راشدین، اہل بیت کرام، ائمہ مجتہدین، اولیائے کرام پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

(۳) یہ کتب پڑھنے سے بیک وقت کئی کتب کا مطالعہ ہو جاتا ہے۔

(۴) علم کا ایک عظیم خزانہ، کئی سال کی محنت کا ثمر، ہر سطح کے قاری کو اس کے ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کرنے والا حسین ترین گلدستہ، گل ہائے رنگارنگ سے آراستہ، کلماتِ طیّبہ سے پُر، ذکر خیر ۱ تا ۵۔

(۵) سارے کام میں بلا امتیاز و تفریق ہر مسلک کے جید علماء کے ہاں سے گوہر ہائے نایاب جمع کئے ہیں۔

(۶) قطع نظر کسی تعصب کے جہاں جہاں قرآن و حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے دینِ ہدایت کی باتیں نظر آئیں اور ان کے بارے میں عامۃ الناس کے فوائد نظر آئے ان کو جمع کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ کتب علوم کا مخزن ہیں، ہر پاکباز ہستی پر ممکنہ معلومات اور مکمل حالاتِ طیّبہ لکھے ہیں۔ حضور ﷺ، امہات المؤمنین، اہل بیت اطہار و دیگر تمام متعلقین و خلفائے

راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کا نورانی بیان پڑھنے سے عقیدہ کی درستگی ہوگی اور نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنے گا۔ خصوصاً ذکر خیر ﴿۵﴾ دینی مسائل و اسلامی معلومات اور قریباً دو سو اولیاء، محدثین، محققین اسلام کے ذکر جمیل سے لبریز ہے۔

(۷) ان کتب کا مطالعہ کرنے والوں کا ایمان قوی ہوگا۔ قوی تر ہوگا، یقین کامل کی دولت ہاتھ آئے گی۔ موجب خیر دنیا و عقبی، اعمال خیر کی رغبت اور رجوع الی اللہ اور فکرِ آخرت کی دستاویز ہے۔

(۸) دین اسلام کی خدمت بذریعہ تحریر دوری، دیرپا اور منفرد اثرات کی حامل ہوگی۔

(۹) مؤلف ایک دینی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کا انتساب سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، توکلیہ، محبوبیہ، صدیقیہ سید اشرف سے ہے۔

(۱۰) دست بدعا ہیں کہ رب العزت ان کتب مستطاب ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ کو محترم عبد الخالق توکلی کیلئے دنیا و آخرت میں باعثِ عزت و عظمت فرمائے اور ان کے نامہ اعمال میں مسلسل نیکیوں کا سبب بنائے۔ سیرتِ طیبہ لکھنے والے ہاتھوں کو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھا منان نصیب فرمائے۔

(۱۱) مؤلف کی محنت شاقہ کو سلام ہم سب پر واجب ہے۔ ان کا یہ کام ان کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ان شاء اللہ

## اجمالی فہرست

باب نمبر	نام کتاب	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	
	تاثرات	
باب نمبر 1	حمد - نعت - منقبت	
باب نمبر 2	حالات طیبہ از ولادت تا وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم	
باب نمبر 3	فضائل و خصوصیات	
باب نمبر 4	امامت و خلافت	
باب نمبر 5	کثیر اور عظیم کارنامے دورانِ قلیل عہدِ خلافت	
باب نمبر 6	حلیہ مبارک عزیز واقارب، وصال	
باب نمبر 7	حصہ اوّل: منظوم سیرت طیبہ حصہ دوم: خصوصی بیان: (۱) مجلس شوریٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۲) باغ فدک (۳) ارشاداتِ مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> متعلقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و دیگر مشاہیر اسلام کا مفید ترین بیان	

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
32	وصال	3	انتساب
32	عمر مبارک	4	پیش لفظ
32	مدت خلافت	6	تاثرات
32	ابتدائی حالات	10	اجمالی فہرست
33	ولادت باسعادت	21	<b>باب اول</b>
33	طہارت و پاکیزگی	22	حمد و نعت والتجا
34	اخلاق و کردار	23	صحابہ کرامؓ
35	قبول اسلام	23	درویش شریف
38	آپ کو بعثت کا شدید انتظار تھا	23	قرآنی فیصلہ بابت صحابہ کرامؓ
38	ابتدائی اہل ایمان	23	فرمان رسالت مآب ﷺ
38	۱- سیدہ خدیجہؓ	24	سلام: بخضر سیدنا صدیق اکبرؓ
39	۲- حضرت علیؓ	25	رومی جاسوس کا تبصرہ
39	۳- زید ابن حارثہؓ	25	مدح اول دستور صداقت طراز
39	۴- آن کلیم اول سینائے ما	26	ترجمہ منقبت صدیق اکبر از حضرت حسان
40	قابل توجہ		بن ثابتؓ
	سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہ کے مبارک عقد	26	نامی
	کی تقریب سعید میں حضرت صدیق	28	منقبت
41	اکبرؓ کا کردار و خدمات	28	ثناء و منقبت
42	اشاعت اسلام	29	ابو بکر صدیقؓ یا ربی ﷺ
42	مکہ شریف کی پہلی مسجد	30	منقبت
43	تمام امت میں سب سے افضل	31	<b>باب دوم</b>
44	انفاق فی سبیل اللہ اور تبلیغ اسلام	32	خاندانی تعارف و ابتدائی حالات طیبہ
46	جو انمردی اور جاٹاری	32	تعارف
47	مشورہ	32	ولادت

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
61	۷۔ گالیاں دینے والا کافر	47	ہجرت حبشہ
61	گانگھی جی کے تاثرات	48	بطور امیر الحج
62	سیدنا صدیق اکبر اور قرآن مجید	48	غزوات و دیگر امور میں خدمات
62	واقعہ ہجرت میں خصوصیات سیدنا ابو بکرؓ	48	غزوة بدر
62	دولت کدہ صدیق اکبرؓ پر	49	غزوة احد
63	سامان و تیاری	49	غزوة احزاب
	امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبرؓ کے	49	غزوة مصطلق
64	کندھوں پر	49	حکم یتیم
65	غار ثور میں ورود	50	سریہ ام قرفہ
65	عجائبات قدرت اور خدائی لشکر	50	بیعت رضوان
66	کفار غارتگ	50	وفد بنو تمیم
66	(۱) لطیف اشارات	52	جیش أسامہ میں شرکت
	(۲) شیطان کی فریب کاری اور مکر کی	52	متفرق معلوماتی باتیں متعلقہ ابو بکرؓ
67	تعارف	55	<b>باب سوم</b>
67	(۳) سانپ غار میں	56	فضائل۔ خصوصیات۔ عظمت
67	(۴) مقام احمد صدیق اکبرؓ	56	صحابہ کرامؓ اور قرب و معیت خداوندی
68	بیان دیگر	59	چند احادیث کا مفہوم اور خلاصہ
69	تشویش	59	صحابہ کو برا کہنے والوں کا انجام
70	امت کی شمولیت	59	۱۔ گستاخ صحابہ کی سزا
71	معیت خداوندی	60	۲۔ شیخین کو گالیاں دینے کا انجام
71	ایک اور نکتہ	60	۳۔ ذبح کرنے کا حکم فرمانا
	اہم واقعہ خاص امتیازی خصوصیت سیدنا	60	۴۔ آنکھیں نکلی ہوئیں
71	ابو بکر صدیقؓ	61	۵۔ ذبح کر دیا گیا
72	سانپ کا ڈسنا	61	۶۔ آدھا چہرہ سیاہ تھا

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
88	شان نزول	72	مزید تشریح معیتِ خدائی و مصطفائی
89	شان نزول	73	آیت ۴۰ سورۃ توبہ
	خلاصہ شان نزول بحوالہ تفسیر خزان	74	اشعار
91	العرفان و نور العرفان	75	بے مثل نیکی
92	(۱۹) سورۃ الحجرات آیت ۳، ۲	76	سیاہ تل
93	(۲۰) سورۃ الحديد آیت نمبر ۱۰	77	آیت کریمہ
94	خلاصہ و مفہوم تفسیر	77	۱۔ اعتراض
	قصیدہ بردہ شریف کے اشعار بابت	78	۲۔ اعتراض
96	صحابہ کرامؓ	78	۳۔ اعتراض
97	شان صدیق اکبرؓ از احادیث مبارک	79	۴۔ اعتراض
98	دو اشعار در شان ابوبکرؓ	80	۵۔ اعتراض
98	بغور دیکھیں	80	(۲) پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۳، ۳۴
98	نظم	81	(۳) آیت ۳۴ سورۃ زمر
100	آیت ۱۰ الحديد	81	(۴) پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۸۱
105	اشعار		شان نزول واقعہ بحوالہ تفسیر نعیمی ج ۴
109	ایک عظیم محقق اور مصنف کا تبصرہ مختصراً	81	ص ۲۱۸
109	صدیق ہونے کے ثبوت اور وجہ تسمیہ	82	فضائل میں آیت کریمہ ۱۰۲۵
110	شان صدیق اکبرؓ بحوالہ صحابہؓ و صالحین	85	(۱) صحیح حدیث
	صدیق اکبرؓ سے قلیل احادیث مروی	85	(۲) صحیح حدیث
111	ہونے کے اسباب	86	(۳) صحیح حدیث
	فضائل اوصاف و کمالات کی مزید	86	(۴) صحیح حدیث
112	وضاحت	86	(۵) صحیح حدیث
112	علم انساب میں مہارت	86	(۶) صحیح حدیث
112	فنِ تعبیر میں کمال	87	(۷) صحیح حدیث

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
128	صدیق اکبرؓ کی پیاری دعائی پڑھ لیں	112	فصح مقرر
129	منقبت	112	صحابہؓ میں سب سے زیادہ عالم
129	شعر	113	صائب الرائے
129	ایمان صدیق اکبرؓ	113	حافظ قرآن کریم
130	ارشاد امام شافعیؒ		حضرت ابو بکرؓ کی دیگر صحابہؓ پر فضیلت و برتری
130	عظمت بوجہ خطبات سیدنا صدیق اکبرؓ	113	
132	ایک شعر	114	امت میں زیادہ رحم دل
133	الرسال: بطور نمونہ ایک فرمان عالی شان	115	خدمتِ خلق کا اعلان
135	بلسلسلہ فضائل و سیرت مقدسہ	115	ارشاد صدیق اکبرؓ پر سب کا یقین
136	بخار کی حالت میں		سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقام سید المرسلین
136	اسلامی تصوف میں بلند ترین مرتبہ	116	صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں
137	فیصلے		حضرت ابو بکر صدیقؓ "اہل بیت اطہار"
137	(۱) قتل کا حکم	116	کی نظر میں
138	(۲) باپ کا حصہ		کمالات مورخین و محققین و مصنفین کی
138	(۳) مسئلہ وراثت	116	نظر میں
138	(۴) چور کی سزا	117	حضرت ابو بکرؓ وغیر مسلموں کی نظر میں
139	سزا کے بارے میں احتیاط		بلاد ہندوستان میں سیاہ پھول والے
140	بعض فضائل میں احادیث کے حوالہ جات	118	درخت پر صدیق اکبرؓ کا اسم گرامی
143	حضرت صدیق اکبرؓ کی ایک خاص نیکی	119	خلفائے راشدینؓ
144	فضائل صرف ترمذی شریف ج ۲ سے	119	تورات و زبور میں سیدنا ابو بکرؓ کی مثال
146	صدیق اکبرؓ بمطابق کشف المحجوب	119	خلفائے راشدینؓ
147	صدیق اکبرؓ پر رحمت کا غلبہ	121	فضیلت و شان صدیق اکبرؓ
148	خاص خصوصیت صدیق اکبرؓ	121	علامہ اقبال کو زیارت صدیق اکبرؓ
148	عظمت صدیق اکبرؓ	122	سوال۔ کون صدیق اکبرؓ

## لائینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
161	کلام موزوں		لقب صدیق و عتیق پر مزید گفتگو از بیان
161	شراب سے اجتناب	149	دلپذیر صائم چشتی
162	نظافت اور صفائی پسندی	149	خصوصیت صدیق
163	جوش تبلیغ	151	ابو بکر کی تشریح اور معانی
164	حفیظ جانندھری	151	منقبت در شان صدیق اکبرؓ
164	واقعہ	152	منقبت
165	فضائل صدیقی کا زریں باب	153	کنیت ”ابو بکر“ کے بارے میں
166	عزم و ثبات، استقامت، توکل		دلچسپ مکالمہ مابین سیدنا صدیق اکبرؓ و
167	صداقت مآب کا عزم و ثبات	153	علی المرتضیٰؓ
168	سمع و بصر	154	مختصر واقعہ
168	قتال مرتدین کے سلسلہ میں		حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق
169	جیش اُسامہؓ	155	اکبرؓ کے مابین
170	حضرت عمرؓ پر ناراضگی	155	ثبوت مختلف مراحل سے
172	صدیق اکبرؓ کی ساری زندگی	156	ایک دوسرے پر گمان
173	معیت باری تعالیٰ	156	کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کی
174	معیت مستقلہ	156	طینت واحدہ
174	دونوں کے قتل یا گرفتاری پر انعام	157	عزیز و اقارب۔ اولاد و امجاد
174	دونوں کی خدمت میں تحفہ	157	ہم خانہ و ہم منزل
174	ایک دوسرے کی ردیف	159	اخلاق و شمائل اور عادات و خصائل
175	بدر میں شہید جبریل سے خوشی	159	اخلاق کریمانہ
175	وادی عطیہ بن قیس	159	رافت سراپا و رحمت مجسم
175	بدر اور ذی القصبہ میں تشابہ کامل	160	غیرت مجسم
176	غزوہ اُحد اور یمامہ میں وحدت	160	جسد عنبریں
176	فکر و ذہن	161	شاعری سے بعد



## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
195	تیسرا واقعہ	179	قلعہ بھی فتح نہ ہوگا
195	صدیق اکبر کا کردار		اعمال و افعال میں شبہ و یک رنگی
196	سلسلہ نقشبندیہ	179	وحدت ہم آہنگی
199	<b>باب چہارم</b>	179	فدک
200	امامت و خلافت		خویش و اقارب میں کامل توافق اور
201	دلیل خلافت	180	تشابہ
202	حضرت علیؓ کی حسن تائید	184	نواسہ صدیق اکبرؓ
202	وفات سے دو روز پہلے		حجاج کی شقاوت لاش کی بے حرمتی
203	وفات سے ایک روز قبل	185	اسماءؓ کی بہادری
204	آخری دن	187	مناصب و علاقے
204	سیدہ فاطمہؓ سے سرگوشی میں بیان	188	شجرہ ذیل دیکھئے
204	شیخ محدث دہلوی کا ارشاد		مرض و وفات، عالم نزع، وفات، مدفن
205	آخری لحات	190	مبارک، عمر
206	خطبہ قبل از وصال	190	مرض و وفات
206	مزید چند اشارات	191	عالم نزع
207	سقیفہ بن ساعدہ	191	وفات
209	شیعی روایت	192	مدفن مبارک
210	قابل غور	192	ترکہ و میراث
211	قابل توجہ	193	متفرقات
212	قابل توجہ	193	برکت
	کتب اہلسنت کی روایات جو کہ حق ہے		صدیق اکبرؓ کے ہاں بھی یہی صورت
212	اور سچ ہے	194	رہی
213	ایک بیان خلافت ابو بکر صدیقؓ	195	ایک واقعہ
214	امامت و خلافت	195	دوسرا واقعہ

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
246	جنگ یواخہ	216	مسئلہ خلافت
246	۳۔ ام زمل (باغی عورت) کا خروج	216	حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتخاب
247	۴۔ مالک بن نویرہ (باغی)	218	پہلا خطبہ مبارک
	۵۔ مسیلہ (جھوٹا نبی) کی سرکوبی کیلئے		حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کیا
247	حضرت خالدؓ کی نامزدگی	219	فرماتے ہیں بابت امامت
248	نہار الرجال	221	امامت صدیق اکبرؓ
248	مسیلہ کے مظالم	223	ثبوت خلافت بحوالہ قرآن مجید
248	سیدنا حبیب بن زیدؓ	225	تفسیر
249	مسیلہ کی سرکوبی	234	جنگ کی مختصر احاطت
250	کذاب سجاح	237	قابل توجہ معلومات
251	تعلیم مسیلہ	237	تبصرہ
251	مانعین زکوٰۃ	238	مسئلہ فدک
254	سیدنا صدیق اکبرؓ کا عظیم ترین کارنامہ	239	<b>باب پنجم</b>
256	جمع قرآن حکیم کا طریق کار	240	دویر خلافت صدیق اکبرؓ
256	الام یا مصحف صدیقی	240	۱۔ جیش اسامہؓ کی روانگی
257	عظیم ترین کارنامہ	241	پیدل چلے
258	فتوحات	242	شانِ غازی
259	عسکری وجہ	243	اشعار
259	فوری وجہ		۲۔ دوسرا بے مثل کارنامہ فتنہ ارتداد کا
259	عراق پر فوج کشی اور فتوحات	243	خاتمہ
261	شام پر حملے کے اسباب	244	نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا مختصر حال
261	اسباب، مذہبی رقابت	244	۱۔ الْأَسْوَدُ الْعَنَسِيُّ (جھوٹا نبی)
261	سیاسی نزاع		۲۔ طَلْحَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ اسدی (جھوٹا نبی اور
262	فوری وجہ	245	پھر شہید)

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
271	(۸)..... امانت و دیانت	263	خالد بن ولیدؓ شام کے محاذ پر
272	(۹)..... وصیت اور تقویٰ	264	مدتِ خلافت
272	(۱۰)..... قیمتی چادر	265	منقبت حضرت صدیق اکبرؓ
272	(۱۱)..... سادہ زندگی	266	خدا مداح حسن سیرت صدیق اکبرؓ ہے
	(۱۲)..... ایک واقعہ متعلقہ زہد و قناعت	267	صدیق اکبرؓ کا لقب اداہ اور ملفوظات
273	و صبر اور تقویٰ	267	صدیق کی زکوٰۃ
273	اولیات صدیقیؓ	267	صدقہ پیش کرنا
274	ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ	267	اخلاص کا مفہوم
	(۱) ابوبکر صدیقؓ کا ایک کاہن کے	267	صبح خیزی
274	کھانے سے قے کرنا	268	زبان کی حفاظت
	(۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا احتیاطاً	268	نافرمانی
275	باغ وقف کرنا	268	نماز پنجگانہ
276	(۳) واقعہ مستند اور بالکل صحیح	268	حقوق والدین
276	(۴) دنیا سے سرد مہری کا ایک واقعہ	269	ہمسایہ
277	ہے کون اکرم واقعی کتاب سے پوچھو	268	خوفِ خدا
279	<b>باب ششم</b>	268	عورتوں کی ہلاکت
	حلیہ مبارک، قریمی عزیز و اقارب،	269	بھائی کے لئے دعا
280	علالت و وصال		متفرق اشارات متعلقہ عہد زریں
280	فصل اول: سراپائے صدیق اکبرؓ	269	ابوبکر صدیقؓ
280	فصل دوم: قریمی عزیز و اقارب	269	اہم نوٹ! ایک اعتراض کا جواب
281	بہنیں	271	(۵)..... کوہِ ہمت
281	نماز اول وقت	271	(۶)..... غرباء و مساکین کا ہمدرد
281	ازواج و اولاد		(۷)..... کثیر فتوحات میں عظیم معرکہ
281	(۱) ام بکر	271	جنگ یرموک

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
298	ہدایات	282	(۲) ثیلہ
298	علاقت اور وصال سیدنا ابوبکر صدیق ؓ		(۳) حضرت ام رومانؓ زوجہ سیدنا
	کفن کے بارے میں اشعار بمطابق	282	صدیق اکبرؓ
300	صحیح روایت		(۴) حبیبہ بنت خارجہ زوجہ ابوبکر
300	آخری کلمات	282	صدیق ؓ
300	تدفین	282	(۵) اسماء بنت عمیسؓ
301	عجیب مناظر	285	سیدہ اسماء بنت سیدنا صدیق اکبرؓ
302	اہم نکتہ	286	خاص نسخہ
303	منقبت	287	حضرت زیدؓ برادر حضرت عمرؓ کا واقعہ
305	<b>باب ہفتم</b>	288	سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ نواسرہ صدیق اکبرؓ
	نبی و صدیق ؓ کے بعد فاروق اعظمؓ کے	289	فضائل عبداللہ بن زبیرؓ
306	نام کی پکار	290	حجاج کے متعلق ایک معلوماتی خبر
307	صدیق اکبرؓ	291	نقشہ ازواج و اپنا و بنات صدیق اکبرؓ
309	صدیق اکبرؓ (متوفی ۶۳۴ء)	291	صدیق اکبرؓ کا ایک اور احسانِ عظیم
310	کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبرؓ کی	292	ایک فتویٰ
312	اسلام کی شان غلام نوازی	292	حضرت عمرؓ کی نامزدگی
312	نبی ختم الرسل ہیں اور امام اولین تم ہو	293	وصیت نامہ
314	شان حضرت ابوبکر صدیق ؓ	294	عوام کی رضامندی
316	مناقب امیر المومنین ابوبکر صدیق ؓ		دوران مرض ایک خواب متعلقہ انتخاب
317	نبی و صدیق ؓ و بلالؓ	295	عمر فاروق ؓ
321	امیر المومنین صدیق اکبرؓ	295	حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیان کردہ
322	صدیق ؓ کی نظر میں نبی ﷺ کا درجہ		احادیث
	صدیق ؓ کی فوج کو دشمن سے حسن	295	اظہار حقیقت
322	سلوک کی تلقین	296	عنوانات احادیث

## آئینہ مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
335	تکواری نہ اٹھا کر کس حکم کی اطاعت کی؟	324	منقبت
336	زرّیں نکات متعلقہ خلفائے راشدینؓ	325	منقبت یارو غار نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ
336	(۱) سیدنا صدیق اکبرؓ	326	منقبت کے تین شعر
336	جدید صدیقی جبرائیلؑ میں نہیں	326	مجلس شوریٰ کی تاریخ
337	(۲) سیدنا فاروق اعظمؓ	326	خلاصہ
339	(۳) سیدنا عثمان غنیؓ	326	خطبہ عمرؓ
339	(۴) سیدنا علی المرتضیٰؓ	327	ارشادات فاروق اعظمؓ
340	(۵) حضرت امیر معاویہؓ	327	حضرت علی المرتضیٰؓ کی تحقیق
340	بارغ ذک	328	امامت و خلافت کا ووٹ
344	قابل ذکر امر	328	خلافت عمرؓ
345	اطلاع کیوں نہ کی؟	328	حضرت عثمانؓ کی خلافت
346	ارشاد حضرت علیؓ	328	حدیث شریف
346	اعتراض	329	روضۃ الصناع ج ۲ ص ۲۲۹
347	عمدہ ترین خاتمہ	329	سمعنا و اطعنا
350	اختتامیہ استدعا	329	فیصلہ
351	فہرست کتب جن سے استفادہ کیا	330	دھاندلی پیشہ متکلمین کے اعتراض کا جواب
357	اظہار تشکر و دعا	330	ایک اہم حقیقت و نکتہ متعلقہ صحابہ کرامؓ
		331	اصحابؓ کے بارے میں اہم فیصلہ
		333	عدد چار سے دشمنی
		333	قابل غور امر
		334	ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب
		335	باطنی وجہ
		335	تکواری اٹھانے کی سیاسی وجہ



## باب اول

- ☆ حمد - نعت - التجا
- ☆ قرآنی فیصلہ
- ☆ فرمان سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ رومی جاسوس کا تبصرہ
- ☆ مناقب

## حمد و نعت والتجا

با تغم بگفتہ بگو وصفِ کریم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
محمد ملت کی آنکھوں کا تارا  
خدا کی خدائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازاں  
قُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَعَلٰی اٰلِہٖ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ  
ہے دو جہاں میں خدا کو وہ پیارا  
وہ مسکین و بیکس کا ہر دم سہارا  
(ماخوذ: از بیاض جدا مجد نور ماہی)

خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس  
محمد از تومی خواہم خدارا  
محمد حامدِ حمدِ خدا بس  
الہی از تو عشقِ مصطفیٰ را

(حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید)

الہی دلِ پاک احمد کا صدقہ  
تیرے درد والوں کے مشہد کا صدقہ  
نئی مکرم کے گنبد کا صدقہ  
محبت عطا کر محمد کا صدقہ  
(دیگر)

ہر نفس پر میں کہوں یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ  
بندگانِ خاص میں پھر رکھیو مجھے اے شہا  
(انقلاب الحقیقت: خواجہ محمد بیر بلوی)

سنتِ خیر الوریٰ کی بھی ملے مجھ کو لوا  
ہاں مسلمان ہو کے جاؤں اس جہاں سے لے خدا

نگاہِ مسلمان کو تلوار کر دے  
دلِ مرتضیٰ "سوزِ صدیق" دے

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے  
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے

(علامہ اقبال)

84744

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

دروود شریف:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةَ الرَّضِيِّ وَأَرْضَ عَنْ أَصْحَابِهِ  
رِضَاءَ الرَّضِيِّ ۝

قرآنی فیصلہ بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

(۱)..... أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى ط

”یہی وہ لوگ ہیں مختص کر لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ

کیلئے۔“ (سورہ الحجرات آیت ۳ پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

(۲)..... أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط

”یہی لوگ سچے ایماندار ہیں (اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی شہادت

دی۔“ (سورہ انفعل آیت ۷۴)

فرمان رسولت مآب صلی اللہ علیہ وسلم:

(۱)..... عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيِّينَ -

”تم پر میری سنت کا اور میرے خلفائے راشدین المہدیین کی سنت کا

اتباع لازم ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ)

(۲)..... مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنور اللہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

”میرا کوئی صحابی ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے

گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔“ (راوی بریدہ، ترمذی شریف ج ۲)

(۳)..... لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَىٰ أَوْ رَأَىٰ مَنْ رَأَىٰ -



”دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھایا اُسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔“ (راوی جابر بن عبد اللہ، ترمذی ج ۲، مشکوٰۃ) (۴)..... ”میں اصحابؓ کے واسطے امان ہوں جب میں نہ ہوں گا تو ان میں فتن و حروب واقع ہوں گی اور یہ (اصحابؓ) میری امت کے واسطے امان ہیں جب یہ نہ ہوں گے تو امت پر بدع و حوادث آئیں گے یعنی خیر نہ رہے گی شر آئے گا۔“ (بحوالہ مسلم شریف، راوی ابو موسیٰ اشعریؓ حدیث کا آخری حصہ)

(یہ حدیث معجزہ ہے حضور رسالت مآب ﷺ کا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا)

(ص ۵ تکریم المؤمنین بتقویم مناقب خلفائے راشدین ۱۳۰۰ھ مصنف نواب محمد صدیق حسن خان بھوپالی)

عاشقان او ز نوباہاں خوب تر  
خوش تر و زیبا تر و محبوب تر

(علامہ اقبالؒ)

کس قدر خوش بخت تھے اصحابؓ محبوبِ خدا  
تھا مقدر جن کا ہر دم روئے زیبا دیکھنا

(حافظ لدھیانویؒ)

سلام: بحضور سیدنا صدیق اکبرؓ

عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام  
ثانی اشین ہجرت پہ لاکھوں سلام

سایہ مصطفیٰ مایہ اصفیاء  
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل

اصدق الصادقین سید المتقین چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام  
(اعلیٰ حضرت بریلوی)

### رومی جاسوس کا تبصرہ:

شروع میں اہل روم نے ایک جاسوس مسلمانوں کی فوج میں بھیجا تھا۔ وہ  
شب و روز حالات کی تفتیش کرتا رہا واپس گیا تو اس نے بیان دیا کہ  
”مسلمان رات میں درویش عابد ہیں اور دن میں شہسوار انصاف و حق  
پرستی اس درجہ پر ہے کہ اگر ان کا شہزادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ  
ڈالیں اور زناء کرے تو سنگسار کر دیں۔“ (دور صدیقی)

### مدحِ اوّل دستورِ صداقت طراز

(از حکیم مؤمن خان دہلوی متوفی ۱۸۵۲ء)

(ماخوذ: از بیاض جدا مجد نور ماہی)

مسند آرائے محفل تقدیس	اولین جانشین پیغمبر
خاکساری پسند عرش مقام	آدمی صورت فرشتہ سیر
جب اولیٰ الفضل منکم اے حاسد	اُس کے حق میں کہے جہاں و اور
افضلیت میں کیا سخن یہی بات	سب سے بہتر کہ سب سے ہے بہتر
حکم سے اُس کے بے سرو ساماں	سِرِ جم سے اتارے افسر
اے مسیحا دمِ رواں پرور	زندگی بخش دین پیغمبر
قصرِ جاہ و جلال میں تیرے	فخر کیواں ہے پاسبانی در
ماجرائے سُن کے تیغ کا تیری	الاماں الاماں کہے کافر

دیکھو کر تیری تیغ کوہ شگاف  
تو وہ عادل کہ ذکر کسراے میں  
لکھے گر ہے تیرا مثل بالفرض

نوٹ جاتی ہے سرکشوں کی کمر  
عدل کی تجھ سے داد چاہے عمر  
صفحہ سے محو ہو خط مسطر

زر و سیم نثار کردہ تیرا  
ہے عروسِ زمانہ کا زیور

ترجمہ منقبت صدیق اکبرؓ از حضرت حسان بن ثابتؓ

### نامی

مصطفیٰ کے ساتھ ثانی غار میں صدیقؓ تھے  
جستجو میں ارد گرد ان کے تھے دشمن پھر رہے  
مانتے سب ہیں کہ ہیں بوبکرؓ محبوب رسولؐ  
اور نہیں ان کے برابر وہ کسی کو جانتے

### ولہ

دل میں جب آئے تیرے یادِ غم مردِ جلیل  
تو کیا کر یاد نیکی کے سبب بوبکرؓ کو  
ان کو تھا بارِ خلافت کے اٹھانے میں کمال  
اتقا و عدل میں بعدِ نبیؐ بہتر تھے جو  
ثانیِ اشین اور نیکوکار اور پابندِ شرع  
آپ ہی اولِ مصدق تھے نبیؐ کے جان لو

## ایضاً

(از حضرت ابوالہشیم بن تہانؓ)

خاندانِ فہر بن مالک میں ہیں اشرافِ دو  
ایک ہیں صدیقؓ تیمی دوسرے عدوی عمرؓ

ہیں وہی اپنے اولی الامر اور ناصر دین کے  
کر دیا ہے دور انہوں نے دشمن سرکش کا شر

## ایضاً

(از حضرت ابوجحٰنؓ)

اچھے اچھے نام والے ہیں مہاجر اور بھی  
لیکن اے صدیقؓ تیرا سب سے بہتر نام ہے

تو عریشِ خاص میں بھی تھا جلیسِ مصطفیٰ  
ہے خدا شاہد کہ تو ہی سابق الاسلام ہے

ہے رفیقِ غار بھی تو ہی نبی پاک کا!  
تجھ کو اللہ سے خطابِ صاحبِ اک انعام ہے

## منقبت

وہ صدیق و صادق محبت کے پیکر  
رہ صدق و عشق پیغمبر کے رہبر

صداقت کی دنیا کے ماہِ منور  
ابوبکر صدیق صدیق اکبر

خدا اُن سے راضی نبی ان سے راضی  
میں فاروق و عثمان علی ان سے راضی

وفا دارِ خیرالوریٰ جان و دل سے  
نثارِ درِ مصطفیٰ جان و دل سے

(قدر آفاقی، ماہنامہ نور اسلام شرق پور شریف جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ)

## ثناء و منقبت

(از مولانا حکیم ثنائی)

از زباں صادق و ز دین صدیق  
در مشورت وزیر پیغمبر  
چوں نبی مشفق و چو کعبہ عتیق  
روزِ خلوت مشیر پیغمبر  
صد ہزاراں ترحم و رضواں  
از ثنائی بجانِ او برساں

## ابوبکر صدیقؓ یارِ نبیؐ

(از حاجی حافظ پیر مختار نبی صاحب ساکن رتہ پیراں)

ابوبکر صدیقؓ یارِ نبیؐ  
 نہ کیوں بنتے وہ راز دارِ نبیؐ  
 ہوا حکم ہجرت کا حضرت کو جب  
 جو کذاب و مرتد و منکر اٹھے  
 ہوئی دین کے دشمنوں کو شکست  
 حضر اور سفر میں رہے ساتھ ساتھ  
 کوئی ان سا خوش بخت ہوگا کہاں  
 فروزاں وہی نورِ صدیق ہے  
 رہے جان و دل سے فدا آپ پر  
 ہوئی ان سے بنیادِ دین استوار  
 نہ ٹھہرا مقابل میں دشمن کوئی  
 مسلمان ادھر ان کے مداح تھے  
 یہ ہے قبلہ کعبہ اہل دل

بصدق و صفا دوستدارِ نبیؐ  
 کہ تھے لائقِ اعتبارِ نبیؐ  
 تو ہمراہ تھے یارِ غارِ نبیؐ  
 لڑے ان سے یہ جاں نثارِ نبیؐ  
 بڑھا اور جس سے وقارِ نبیؐ  
 ہوئے مر کے بھی ہمکنارِ نبیؐ  
 میسر ہے جن کو جوارِ نبیؐ  
 جہاں ضوفشاں ہے مزارِ نبیؐ  
 کیا مال و زر سب نثارِ نبیؐ  
 وہ تھے مظہرِ اقتدارِ نبیؐ  
 بڑھے جس طرف شہسوارِ نبیؐ  
 ادھر خوش تھے خویش و تبارِ نبیؐ  
 زہے عز و شانِ دیارِ نبیؐ

زیارت وہاں کی ہو مختار پھر

جہاں ہیں نبیؐ اور یارِ نبیؐ

## منقبت

رفیق و غمگسارِ احمد مختار کیا کہنا

لقب جس کو دیا حق نے یارِ غار کیا کہنا

دلِ اطہر ہے اُن کا مسبطِ انوار کیا کہنا

نگاہیں خمارِ عشق سے سرشار کیا کہنا

ہے چہرہ مظہرِ حُسن و جمالِ یار کیا کہنا

ہے رشکِ ماہِ تاباں جلوۂ رخسار کیا کہنا

گردہ نقشبنداں کے ہیں وہ سردار کیا کہنا

حبیبِ خالقِ اکبر کے ہیں دلدار کیا کہنا

نَویدِ سَوْفَ یَرْضٰی بارگاہِ قدس سے آئی

رہِ حق میں یہ جان و مال کا ایثار کیا کہنا

نزولِ آیدِ الفضل منکم والسعة میں ہے

جمالِ عظمتِ صدیق کا اظہار کیا کہنا

(ماہنامہ سلیل لاہور نومبر ۱۹۶۴ء قمری زدانی)



## باب دوم

- ✽ خاندانی تعارف
- ✽ ولادت باسعادت
- ✽ طہارت و پاکیزگی
- ✽ اخلاق و کردار
- ✽ قبولِ اسلام
- ✽ عقد مبارک سیدہ خدیجہ الکبریٰ کے دوران صدیق اکبرؓ کی خدمات
- ✽ مکہ مکرمہ کی پہلی مسجد۔ امت میں سب سے افضل
- ✽ انفاق فی سبیل اللہ۔ واقعہ خاص جاٹاری
- ✽ ہجرت حبشہ۔ بطور امیر الحج۔ غزوات میں خدمات



## خاندانی تعارف و ابتدائی حالات طیبہ

### تعارف:

نام: عبداللہ، کنیت: ابوبکر، لقب: صدیق "اور عتیق"، والد گرامی: عثمان،  
کنیت: ابوقحافہ، والدہ ماجدہ: سلمیٰ، ان کی کنیت ام الخیر۔

### ولادت:

۵۷۳ء ۳ عام الفیل

### وصال:

۲۲ جمادی الثانی / جمادی الاخریٰ ۱۳ھ

### عمر مبارک:

تریسٹھ (۶۳) سال

### مدت خلافت:

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تا وصال۔ دو سال ۳ ماہ ۱۱ دن

### ابتدائی حالات:

واقف اسرار نبوت سرچشمہ کمالات رسالت، صدر دین اسلام، یارِ غار،  
ساتھی مزار، افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خاندان قریش کی  
شاخ بنو تیم کے چشم و چراغ تھے۔

نسب نامہ مرہ بن کعب بن النخعا پر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

ابوبکر کنیت ہے بمعنی اولیت والے۔ اس کی وضاحت آگے بھی آئے گی۔

عتیق لقب بمعنی "آگ سے آزاد کیا گیا" اور "صاحب حسن و جمال" عتیق اور

صدیق کی تشریح بھی آگے آئے گی باب سوم فضائل میں۔  
 صدیق کے لقب سے زمانہ جاہلیت میں بھی ملقب تھے بمطابق سیدنا علی  
 المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں آپ کا نام صدیق رکھا ہے۔  
 تاجدارِ ختم نبوت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر خبر کی سب سے پہلے تصدیق  
 فرماتے اور ہر ایک نیکی کے کام میں سبقت لے جاتے۔

والدہ ماجدہ سیدہ کو قدیم الاسلام صحابیات رضی اللہ عنہن میں شمار کیا جاتا ہے۔  
 حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (والد ماجد) ۸ھ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے بعمر  
 ساڑھے ۹۷ (ساڑھے ستانوے سال) محرم الحرام ۱۴ھ میں وصال فرمایا۔ والدین  
 چچا زاد بہن بھائی بھی تھے۔

### ولادت باسعادت:

اور پرورش مکہ معظمہ میں ہوئی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی برادری میں  
 دولت مند، مروّت و احسان کے پیکر، مقرر اور صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔  
 مہمانوں کی میزبانی آپ کا شعار تھا۔ قضایا (جھگڑے۔ فساد) اور دیت  
 (قصاص، خون بہا) کے احکام جاری فرمایا کرتے تھے۔ اس طرح منصب میں  
 سردارانِ مکہ معظمہ میں شمار تھا۔

### طہارت و پاکیزگی:

کبھی شراب نہ پی، بلکہ اپنے اوپر حرام کر لی تھی۔ فاضل بریلوی علیہ  
 الرحمۃ لکھتے ہیں:

”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روزِ الست سے روزِ ولادت تک روزِ ولادت سے  
 روزِ وفات تک، روزِ وفات سے روزِ ابدالآباد تک سردارِ مسلمین ہیں اور

عالمِ ذریت سے روزِ ولادت، روزِ ولادت سے وصال تک، اور روزِ وفات سے ابد الابد تک مومن مسلم اور طاہر ہیں۔“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”میں اپنی مروت و آبرو کی حفاظت کرتا تھا، حضور ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا ”ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔“

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عمر چار برس کی تھی آپ کے والد ماجد اپنے ساتھ بت خانہ میں لے گئے۔ آپ نے بت کو گرا دیا۔ امام قسطلانی قدس سرہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ بت کو اوندھے نہ گرانے کا واقعہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (والد ماجد) نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی والدہ سے ذکر کیا۔ والدہ نے فرمایا:

”جب یہ بچہ پیدا ہوا تھا مجھے اس کے بارے میں غیب سے اچھی باتیں بتائی گئی تھیں۔“

والدہ کا بیان ہے کہ

”جب یہ بچہ میرے پیٹ میں تھا میں نے ایک بت کو سجدہ کرنا چاہا مگر پیٹ سے بچے سے آواز دی اور جھکنے نہ دیا۔ غیب سے یہ آواز آئی..... تجھے مژدہ ہو تیرے عتیق بچے کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یار و رفیق ہے۔“

(آئینہ خلافت، تاریخ الخلفاء، نزہۃ المجالس، مرآة، شان صحابہ، مقامات صحابہ، نقوش رسول نمبر، شواہد النبوة، ابوبکر صدیق از محمد حسین سیکل مصری، سیرة خلیفة الرسول، سیرة ابوبکر صدیق کی مدد سے سطور بالا لکھیں۔)

اخلاق و کردار:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پاکیزہ اخلاق و پسندیدہ اطوار کی وجہ سے

اندھیرے میں شعاع نور کی حیثیت رکھتے تھے۔ بچپن ہی سے انہیں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوستی تھی اور رفاقت کا شرف حاصل تھا۔ معلوم ہوتا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اخلاق حسنہ اخلاق حمیدہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس جمیل ہے۔

تجارت کے کئی سفروں میں بھی حضور علیہ السلام کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نرم دل اور شریفانہ طبیعت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلب سلیم کی دولت سے نوازا تھا۔ ابن ہشام تحریر فرماتے ہیں:

”ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں بہت تعلقات رکھنے والے محبوب، نرم اخلاق اور خوش مزاج تھے۔ حسن معاملات میں بے مثل تھے۔“ (سیرۃ ابن ہشام)

### قبول اسلام:

قبول اسلام کے سلسلہ میں کئی واقعات ہیں:

(۱) ..... آپ ملک شام میں تجارت کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے وہاں آپ نے ایک خواب دیکھا تھا جب آپ دولت اسلام سے مشرف ہونے لگے تو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کی دلیل طلب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ”کیا وہ دلیل کافی نہیں ہے جو ملک شام میں دیکھ چکے ہو تو فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ خواب کی تعبیر کے لئے آپ شام میں راہب کے پاس گئے۔ راہب نے پوچھا! آپ کا نام کیا ہے؟ کون سے قبیلہ سے ہو؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ آپ نے جواب دیئے۔ راہب بولا: ”مکہ معظمہ میں بنی ہاشم سے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا تم ان کے دین میں داخل ہو گے ان کے پہلے وزیر ہو گے اور وصال کے بعد خلیفہ اول۔“

خواب کیا تھا؟ چاند اور سوج کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سینے سے

لگایا اور اپنی چادر کے اندر کر لیا۔

راہب نے یہ بھی کہا تو ریت اور انجیل میں بھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نے پڑھی ہے اور میں ایمان لاچکا ہوں (غائبانہ) عیسائیوں کے خوف سے ایمان کا اظہار نہیں کرتا۔

(تاریخ الخلفاء نزہۃ المجالس ج ۲)

(۲) ..... بیس سال پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا تھا۔ ایک چاند مکہ معظمہ پر نازل ہوا کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا۔ ایک ایک ٹکڑا ایک ایک گھر میں داخل ہوا۔ پھر یہ ٹکڑے مل گئے اور مکمل چاند بنا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود میں آ گیا۔

جب ایک راہب سے تعبیر پوچھی تو وہی تعبیر بتائی گئی جس کا اوپر ذکر ہے۔ (معارج النبوة ج ۲، نزہۃ المجالس ج ۲، ضیاء النبوی ج ۲)

(۳) ..... بحوالہ حصص الاتقیاء راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے یمن کی طرف گئے ایک بوڑھے راہب عالم فاضل سے ملاقات ہوئی۔ بوڑھا کہنے لگا تمہارا تعلق حرم کعبہ سے ہے؟ کئی سوال پوچھے اور جواب حاصل کئے۔ بوڑھے نے کہا ”پیٹ سے کپڑا اٹھائیں“ میں نے پڑھا ہے۔ مکہ شریف میں ایک پیغمبر ﷺ مبعوث ہوں گے ان کے دو دوست ہوں گے ایک جوان دوسرا ادھیڑ عمر۔ ادھیڑ عمر والے کے پیٹ پر سیاہ داغ (تل) بائیں ران کی طرف ہوگا۔“ یہ نشانی واقعی تھی۔

دوبارہ اس بوڑھے سے ملے۔ بوڑھے شخص نے کہا یہ بارہ اشعار ہیں یہ نبی برحق کی خدمت میں پہنچادیں بارہ اشعار پڑھے۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور نبوت کی دلیل پوچھی تو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بارہ اشعار خود سنا دیئے جو بوڑھے عالم فاضل نے پڑھ کر دیئے تھے۔ اس طرح فوراً شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئے۔

(معارض النبوة، سیرت حضرت ابوبکر صدیق، محمد الیاس عادل)

الراقم ذرہ ناچیز نے اشارۃً خلاصہ مفہوم عرض کیا ہے اس بوڑھے کی عمر اس وقت تین سو نو (۳۰۹) سال تھی آسمانی کتب کا عالم تھا۔

(۴)..... جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں ایک روز ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا ایک شاخ میری طرف اس قدر جھکی کہ سر کے ساتھ آگئی اور میرے کان میں کہا ایک پیغمبر علیہ السلام فلاں وقت ظاہر ہوں گے جن کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم۔ لوگ ان پر ایمان لائیں گے تجھے چاہئے کہ سب سے سبقت لے جائیں اور نیک بخت بنیں۔ میں نے کہا ”وہ میرے دوست حبیب ساتھی ہیں“۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اتفاقاً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس درخت کے پاس آئے تو درخت سے آواز آئی ”اے ابو قحافہ کے بیٹے مستعد ہو جا۔ وحی آچکی۔ مجھے رب موسیٰ علیہ السلام کی قسم! کوئی شخص (بڑوں میں) تجھ سے سبقت نہیں لے جائے گا۔“ (معارض النبوة، ترمذی شرف ج ۲ مترجم مولانا بدیع الزمان، فضائل صدیق اکبر)

اس قسم کے نو (۹) واقعات کتب سیر میں درج ہے سب صحیح ہیں جو کہ ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ملتی رہیں۔

## آپؐ کو بعثت کا شدید انتظار تھا:

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

”میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے فکر و تردد کی، مگر جس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اسلام پیش کیا تو انہوں نے بلا جھجک اسلام قبول کر لیا۔“ (آئینہ خلافت)

”مردوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بچوں میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عورتوں میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور غلاموں میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سب سے پہلے اسلام لائے۔“ (تاریخ الخلفاء وفتح الباری)

ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اعلان نبوت سے قبل ہی بشارت دی تھی۔

## ابتدائی اہل ایمان

### ۱۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا:

نور نبوت سے مستنیر چہرے پر روئے زمین کی سب سے پہلے نظر ڈالنے والی ہستی ایک عورت ہے پہلی خاتون، خلوت و جلوت کی رفیق، ہمدرد و ہمزاد، محرم زندگی، شریک حیات..... اسی شام۔ دن۔ پیر) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے رکوع و سجود کی سعادت حضرت سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوئی۔ اول اہل قبلہ آپ ہیں۔ ماں کے ساتھ تمام بیٹیاں بھی ایمان لے آئیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس جبریل علیہ السلام اللہ کا سلام لے کر آئے۔ پہلی مومنہ، خدیجہ الکبریٰ دس سال مونس و غمگسار بھی۔ مشیر و شریک کار بھی۔ مال و متاع ہی نہیں نقد جان بھی نثار۔ آخری دم تک حامل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینہ سپر رہیں۔

## ۲۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

دوسرے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا! یہ اللہ کا دین ہے، ایمان لے آئے۔ اس وقت کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۵ سال لکھی بعض نے پانچ سال۔ (تاریخ مسعودی)

متواتر اور صحیح حدیث ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۰ برس تھی۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۳)

## ۳۔ زید ابن حارثہ:

آپ ابوبکر ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کے جگری دوست تھے۔ خانوادہ نبوت کے تیسرے فرد حضرت زید ابن حارثہ بمعم ۱۵ سال۔

حطیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ”لوگو گواہ رہنا آج سے زید میرا بیٹا ہے۔“ یہ اعلان اس وقت تھا جبکہ حضرت زید کے والد اور چچا لینے کے لئے آئے مگر زید نے انکار فرما دیا۔ حضرت زید کی پہلی شادی ام ایمن سے ہوئی جن سے اُسامہ پیدا ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش سے نکاح ہوا۔ طلاق ہو گئی۔ یہی زینب پھر ام المومنین کے شرف سے بہرہ ور ہوئیں۔

## ۴۔ ”آں کلیم اول سینائے ما“:

جب یہ اہل بیت ایمان لاکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدردینہ ہم پیشہ ہم مشرب سفریمین سے لوٹتے ہی نوید جانفزا سن کر آئے اور تصدیق فرمائی۔

(سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)



قابل توجہ:

علماء نے لکھا ہے کہ مندرجہ بالا افراد کا تقدم موجب فضیلت نہیں کیونکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بیوی تھیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ زیر کفالت اور کم سن تھے۔ زید بن حارثہ آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے برخلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ”رجال احرار“ آزاد مردوں میں سب سے پہلے تھے ذی اثر، ذی حشم، ذی ثروت، سلیم الطبع، صاحب الرائے، حلیم بردبار۔ (ماخوذ: سیرۃ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

ان کا بلا کسی تردد اور دباؤ کے اسلام لانا موجب صد فضیلت تھا۔ آپ فوراً تبلیغ میں لگ گئے۔ حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمن، حضرت طلحہ۔ قریش کی معزز شخصیات آپ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مالدار تاجر، جہاں دیدہ، تجربہ کار، سارا سرمایہ نشر و اشاعتِ اسلام کیلئے وقف فرما دیا۔ رفاقت کا حق ادا کیا۔ لسانِ وحی ترجمان سے ”صدیق“ کا لقب پایا۔ غارِ ثور میں صاحبِ النبی۔ گوشہ گور میں رفیقِ قبر بننے کی سعادتوں سے ہمکنار ہوئے۔ (سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ناشر پاکستان سٹیٹ آئل لمیٹڈ)

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

”بعثت سے پہلے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ ایک دوسرے کے پاس آمد و رفت، نشست و برخاست، ہر اہم بات پر صلاح و مشورہ، ہر روز کا معمول تھا۔ کئی تجارتی سفر جو بیرون ملک پیش آئے ان میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر رہے۔ طباع میں کمال یکسانیت کے باعث باہمی انس و محبت، درجہ کمال تک پہنچا ہوا تھا۔“

شیخ ابوزہرہ نے الروض اللاتف کے حوالہ سے ایک خواب کا ذکر کیا ہے۔  
 (اس کا خلاصہ قبول اسلام کے خواب نمبر ۲ میں یہ کاتب الحروف بندہ حقیر لکھ چکا ہے)  
 جس کی تعبیر علمائے اہل کتاب نے یہ بتائی تھی کہ عنقریب ایک  
 آخر الزمان پیغمبر علیہ السلام کا ظہور ہونے والا ہے جس کی اطاعت آپ کریں گے اور  
 دنیا میں سعید ترین ہوں گے۔ (ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲)

چار پشتیں (نسلیں) صحابی ہونے کی تفصیل:

(۱) صدیق اکبر کے والدین (۲) خود آپ (۳) صاحبزادے  
 عبدالرحمن (۴) پوتے ابو عتیق صاحبزادی اسماء نواسے عبداللہ بن  
 زبیر رضی اللہ عنہم) (سیرت ابوبکر صدیق مصنف محمد رضا، مترجم محمد سرور گوہر  
 نظر ثانی حافظ ثناء اللہ ضیاء، فروری ۲۰۰۵ء)

سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہ کے مبارک عقد کی تقریب سعید میں حضرت

صدیق اکبر کا کردار و خدمات:

جب نکاح کا پروگرام طے ہو چکا۔ ابوطالب اور ان کے بھائی اندوہ گین  
 ہو گئے، کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے کپڑے نہ تھے جو نوشاہ  
 (دولہا) کے لئے موزوں ہوں۔ اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندر آنے  
 کی اجازت طلب کی جب ملاقات سے مشرف ہوئے، عرض کیا اے برگزیدہ عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جبین مبارک پر ملال کیوں ہے؟ حضور علیہ السلام نے صورت احوال  
 بیان فرمائی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسکرائے اور عرض کیا حضرت عبدالمطلب  
 نے سونے کے ہزار دینار اور کچھ عمدہ کپڑے میرے سپرد کئے تھے اور وصیت کی تھی  
 کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت ہو تو اسے آپ کے حوالے کر دوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اجازت کے ساتھ باہر گئے اور سونے کی بھری ہوئی تھیلی نئے جوڑے کپڑوں کے لائے۔ حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں کو پہنا اور اسی اثناء میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بھی شاہانہ لباس ارسال کیا۔ حضور سید البشر صاحب جمال و کمال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لباس پر کسی کے لباس کو ترجیح نہیں دیتا۔“ بلاشبہ درحقیقت وہ لباس و دینار وغیرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کے تھے مگر آپ نے احسان کے اظہار کو پسند نہ کیا۔ آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امورِ کلیہ اور جزئیہ میں کسی بھی طریقے سے کسی چیز سے مددگاری میں کبھی دریغ نہ کیا۔

آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مجھے یہ بھی توقع ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر جانے میں ہماری رفاقت کریں گے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

سر تسلیم خم ہے مزاج یار میں جو آئے  
 بسر رویم کہ ایں رہ پائے نتواں رفت  
 ”سر کے بال جانے کیلئے حاضر ہیں یہ راستہ پاؤں سے چلنے والا نہیں  
 ہو سکتا“ (بحوالہ معارج النبوة مترجم)

## اشاعت اسلام

### مکہ شریف کی پہلی مسجد:

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک مسجد بنائی جس میں وہ نماز ادا فرماتے اور تلاوت قرآن حکیم کرتے۔ مشرکی کے بچے اور عورتیں پرسوز تلاوت سن کر ان کے گرد جمع ہو جاتے عہد اسلام میں یہ پہلی مسجد تھی جو کہ مکہ معظمہ میں

بنائی گئی۔ (حضرت ابوبکر صدیق "مترجم: محمد حسین سیکل مصری)

تمام امت میں سب سے افضل:

علمائے اہلسنت وجماعت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد صداقت مآب رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ خطباء نے آج تک کروڑوں بار اپنے خطبوں میں پڑھا ہے افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اس بارے میں دلائل از قرآن و حدیث ان شاء اللہ آگے آئیں گے۔

یہاں صرف امام ربانی مجد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ العزیز کا ارشاد نقل کیا جاتا ہے بحوالہ مکتوب شریف ۲۶۶ دفتر اول:

”افضلیت کی ترتیب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے درمیان خلافت کی

ترتیب کے موافق ہے۔ شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی افضلیت صحابہ و

تابعین رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ان کی خلافت کے دور میں یہ بات

بطریق تواتر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی افضلیت باقی امت پر قطعی ہے اس روایت

کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی سے زائد محدثین نے روایت کیا ہے۔“

حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ مجھے

ان دونوں پر یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں جو ایسا کہے وہ مفتری ہے اس

کی سزا وہی ہوگی جو تہمت لگانے والے کو دی جاتی ہے۔

حتیٰ کہ علامہ عبدالرزاق جو اکابر شیعہ میں سے ہے کہتا ہے کہ

”میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اس لئے افضلیت دیتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ نے خود اپنے اوپر ان کو فضیلت دی ہے۔“

## انفاق فی سبیل اللہ اور تبلیغ اسلام:

قبول اسلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ راست ثابت ہوئے۔ کئی جلیل القدر حضرات ان کے ذریعے ایمان لائے۔ مثلاً حضرت عثمان، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔ جن قبائل میں آپ کا اثر و رسوخ تھا ان میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتے۔ بہت سے غلام جو اسلام لانے کے بعد اپنے سنگدل آقاؤں کے مظالم کا نشانہ بن رہے تھے۔ ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کر آزاد کیا۔ سب سے پہلے حضرت بلال بن ریح کو آزاد کروایا۔ ان کا آقا مشرک امیہ بن خلف انہیں گرم ریت پر لٹاتا بھاری پتھر سینے پر رکھتا۔ ہر روز کوئی نیا عذاب تجویز کرتا۔ کبھی ہاتھ پاؤں باندھتا، کوڑے لگاتا، گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹا جاتا، لیکن بلالؓ احد احد ہی پکارتے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک طاقتور غلام اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا اور آزاد کیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن کے مطابق نصف سیر سونا کے عوض ج ۲)

حضرت حمائمہ والدہ سیدنا بلالؓ، ام عقیسؓ، حضرت عامرؓ، نہدیہؓ اور ان کی صاحبزادیؓ، ابو فکیہہؓ، لبنیہؓ، زبیرہؓ کو بھی خرید کر آزاد فرمایا۔ ان پر کثیر رقوم راہِ خدا میں خرچ کیے۔ مسجد نبوی شریف کی زمین خریدنے کے لئے سہلؓ و سہیلؓ کو زمین کی قیمت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی نے ادا فرمائی۔

وَسَيَجْنِبُهَا الْاَتَقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهُ

مِنْ نِعْمَةٍ تَجْزَى ۝ اِلَّا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝

(سورۃ الليل آیت ۱۷ تا ۲۱)

”دور رکھا جائے گا اُس سے (نار سے) جو سب سے بڑا پرہیزگار۔ جو دیتا ہے اپنا مال اپنے (دل) کو پاک کرنے کیلئے اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اُسے دینا ہو بجز اس کے کہ وہ اپنے پروردگار کی خوشنودی کا طلبگار ہے اور وہ ضرور اس سے خوش (راضی) ہوگا۔“

بمطابق جملہ مفسرین یہاں اقیٰ سے مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جب آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا تو کفار نے کہا بلال رضی اللہ عنہ کے کسی احسان کو اتارنے کے لئے ایسا کیا گیا۔ اس کا جواب مولا کریم نے خود دیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی رضامندی کے لئے کیا۔ سورۃ الضحیٰ میں رب تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

”اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔“

سورۃ اللیل میں یہی ارشاد خداوندی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار کے بارے میں فرمایا! وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں احادیث:

(۱)..... راوی سیدنا ابو ہریرہ: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا۔“ (ترمذی شریف)

(۲)..... ”حضور علیہ السلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مال کو اپنے مال کی طرح خرچ فرمایا کرتے تھے۔“ (راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

(۳) ..... ”جس روز آپؐ مشرف بہ اسلام ہوئے تمام رقم چالیس ہزار دینار یا درہم آپؐ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے۔“

(راوی ام المومنین صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا)

(۴) ..... ترمذی شریف میں ہے: ”میں نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ اتار دیا۔ سوائے ابوبکرؓ کے احسان کے۔ ابوبکرؓ کا احسان اس قدر عظیم ہے کہ قیامت کے دن اس کا بدلہ اللہ ہی عطا فرمائے گا۔“

(۵) ..... بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث شریف: ”ابوبکر کے مجھ پر ایسے عظیم احسانات ہیں کہ اور کسی کے نہیں۔ انہوں نے جان اور مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی بھی میرے عقد میں دے دی۔“

پونجی راہِ خدا میں دے دی  
بیٹی نبی کے نکاح میں دے دی

جان کی لگائی باری اکثر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مفتی احمد یار خان گجراتی)

### جو انمردی اور جاٹاری:

حضور ﷺ طوافِ کعبہ کے لئے حرم شریف میں تشریف لے گئے۔ کفار نے آپؐ کو گھیر لیا اور ظلم کیا جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پتہ لگا دوڑے آئے۔ کفار نے آپؐ کو چھوڑ دیا اور تمام مشرکین جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے۔ لہولہان کر دیا۔ کفار نے آپؐ کو پاؤں سے روندنا۔ چہرے پر

جوتے مارے آپ بے ہوش ہو گئے۔ آپ کے گھر والوں کو پتہ چلا۔ وہ حرم میں پہنچے اور مشرکین سے چھڑا کر لے گئے۔

ہوش آنے پر فرمایا: میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ امی جان نے اصرار کیا کہ وہ کچھ کھائیں پیئیں۔ کہا ”خدا کی قسم! جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ لوں نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ چنانچہ آپ کو دار ارقم لے جایا گیا۔ حضور ﷺ نے جھک کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومی اور آبدیدہ ہو گئے۔

### مشورہ:

حضور ﷺ روزانہ دو بار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مکان پر برائے مشورہ تشریف لے جاتے تھے۔ مشورہ لیتے اور اس پر عمل فرماتے۔ (بخاری شریف)

### ہجرت حبشہ:

ایک بار آپ ﷺ نے ہجرت حبشہ کا قصد کیا، مگر راستے ہی سے واپس لوٹ آئے۔ وجہ؟ دوران سفر جب قبیلہ قارہ کے رئیس ابن الدغنه سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا۔ کہاں کا پروگرام ہے؟ جواب دیا: ”مجھ کو میری قوم نے نکال دیا ہے۔“ ابن الدغنه نے کہا ”تم سا آدمی جو بے کسوں کا مددگار، مہمان نواز اور راہ حق کی مصیبتوں میں غم خوار ہو وہ نہ اپنے گھر سے نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے۔ میں تم کو پناہ دیتا ہوں، مکہ شریف لوٹ چلو۔ اپنے وطن میں رہ کر اللہ کی عبادت کرو۔“

چنانچہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ ابن الدغنه نے قریش مکہ معظمہ کے سامنے اس امان کا اعلان کر دیا۔ جسے قریش نے بلا تاامل تسلیم کر لیا،



لیکن ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ ”ابوبکرؓ سے کہہ دو کہ وہ عبادت گھر سے باہر نہ کریں، تاکہ ہمارے نوجوان اور ہماری عورتیں کہیں بتلائے فساد نہ ہو جائیں۔“

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھر کے ساتھ مسجد میں ایسی رقتِ قلبی کے ساتھ قرآن حکیم پڑھنا شروع کیا جس سے قریش کے نوجوانوں اور عورتوں کے دل موم ہو گئے۔ قریش نے ابن الدغنه سے رجوع کیا۔ اس نے آپؐ کو سمجھانا چاہا۔ آپؐ نے صاف فرمادیا ”تمہاری پناہ تم کو مبارک ہو میں اللہ کی پناہ سے راضی و خوش ہوں۔“ (آئینہ خلافت بحوالہ طبقات ابن سعد و بخاری شریف)

بطورِ امیرِ الحج:

۹ھ میں آپ کو امیرِ الحج بنایا گیا..... حضور ﷺ کی علالت کے دوران سترہ نمازوں کی امامت کرانا بھی خدمات کے زمرے میں آتا ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام)

غزوات و دیگر امور میں خدمات:

اول تا آخر تمام غزوات میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا۔

غزوہ بدر:

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عریش (چھوٹا سا سائبان) میں تشریف فرما ہوئے۔ سوال پیدا ہوا آپ کے ساتھ کون رہے؟ یہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ نگلی تلوار لے کر حفاظت پر رہے۔ جب کفار قریب آتے تو آپؐ زور سے تلوار چلاتے وہ بھاگ جاتے۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے سر بسجود ہو کر دعا مانگی چادر مبارک کاندھوں سے گری۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھا کر کاندھوں پر ڈالی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری تھی عرض کیا ”اللہ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اب بس کیجئے۔“

### غزوة أحد:

غزوة أحد میں بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور سراجا منیر علیہ السلام کی حفاظت فرماتے اور سر بکف ہو کر لڑتے بھی رہے۔

### غزوة احزاب:

غزوة خندق میں مسلمانوں کا ایک دستہ آپ کے ماتحت خندق کی حفاظت پر مامور تھا۔

### غزوة مُصْطَلِق:

اسی کے دوران واقعہ افک پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں سورہ نور نازل فرمائی۔

### حکم تیمم:

ایک اور سفر کے دوران سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار ٹوٹنے پر ایک ہی جگہ مسلمانوں کو رُکنا پڑا۔ نماز کا وقت آ گیا بغیر وضو نماز پڑی۔ اس وقت حکم تیمم نازل ہوا۔ سورہ النساء آیت ۴۳۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچی ہے۔ وہ خاموش رہیں۔ تیمم کا حکم آنے پر

اصحاب رضی اللہ عنہم ام المومنین پر بہت خوش ہوئے۔ جناب صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا مسلمانوں کے لئے کس قدر بابرکت ہوئیں کہ قیامت تک یہ ان کا احسان باقی رہے گا۔ (خلاصہ حدیث بخاری شریف)

### سریہ ام قرفہ:

۶ھ میں آپ کو ایک سواصحاب کے ہمراہ بنو فزارہ کی سرکوبی کے لئے وادی القریٰ بھیجا گیا دشمن کے لشکر کی قیادت ایک عورت ام قرفہ کر رہی تھی۔ دشمن کو شکست دی۔

### بیعت رضوان:

کفار نے عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنا سفیر بنا کر حدیبیہ میں بھیجا۔ عروہ نے کہا! ”اگر تم پر نازک وقت آن پڑا یہ تمام مسلمان بھاگ جائیں گے۔“ یہ سن کر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سراپا جلال بن گئے اور کڑک کر فرمایا ”جا اپنا کام کر۔“ عروہ نے انجان بن کر پوچھا ”یہ کون ہے؟“ بتایا گیا: ابو بکر بن ابی قحافہ۔ صلح نامہ پر سب سے پہلے دستخط کرنے والے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

غزوہ خبیر، سریہ بنو کلاب میں بھی آپ شریک تھے اور خوب شجاعت کا مظاہرہ فرمایا۔ سریہ ذات السلاسل:

۸ھ میں خبر ملی کہ وادی القریٰ میں بنو قضاعہ کے کچھ گروہ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور دشمنوں نے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھ لیا تھا، تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آئے۔ حضور علیہ السلام نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو تین سواصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی سرکوبی کیلئے بھیجا۔ دشمن کی تعداد زیادہ

ہونے پر مزید مکہ مانگی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو دو سو مجاہدین دے کر روانہ فرمایا۔ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ بعد از مقابلہ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ واپسی پر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو خیال آیا شاید وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ہیں! عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: عائشہ۔ عرض کی۔ مردوں میں؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔ پھر کون؟ فرمایا عمر۔ (بخاری شریف)

سریہ سیف البحر باہم ضبط میں بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ فتح مکہ معظمہ کے موقع پر آپ کے والد ماجد ابوقحافہؓ اسلام میں داخل ہوئے۔ غزوہ حنین اور طائف میں بھی ان کے کارنامے بہت نمایاں ہیں ان کے بیٹے عبداللہ کا شمار شہدائے طائف میں ہوتا ہے۔

غزوہ تبوک میں ما ۷۲

### وفد بنو تمیم:

۹ھ میں یہ وفد حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ ان کی امارت پر ابوبکر اور عمر کے مابین تلخ کلامی ہوئی جس پر پہلے آیت ۲ سورۃ حجرات نازل ہوئی اور پھر ان کی شان میں آیت ۳ حجرات کا نزول ہوا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آیت کریمہ!

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا

”تمام اصحاب رضی اللہ عنہم یہ آیت مبارکہ سن کر خوش ہوئے اور یارِ غار رضی اللہ عنہ رونے لگے آپ سمجھ گئے کہ دین مکمل ہوا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہیں

رہیں گے۔“

### حیث اُسامہؓ میں شرکت:

ماہ صفر ۱ھ میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر شام کی طرف بھیجنے کیلئے تیار فرمایا۔ لشکر کا سپہ سالار اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر فرمایا اس میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ لشکر حُرَف کے مقام پر تھا، جبکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بہت علیل ہو گئے اور وصال فرما گئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ (عمر اس وقت ۱۹ سال) کو اطلاع ملی تو وہ مع لشکر اصحاب کبار رضی اللہ عنہم واپس مدینہ منورہ آ گئے اور یہ مہم وقتی طور پر ملتوی کر دی گئی۔

اس واقعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بلا چون و چرا کرنے کی بہترین بے مثل مثال ہے کہ بہترین و افضل ترین امت حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو انیس سالہ اُسامہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ کمان ماتحتی میں بھیجا گیا، تعمیل ارشاد کی۔

وصال پاک آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلا سرکاری آرڈر خلیفۃ الرسول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر اُسامہؓ کی روانگی کا دیا اور خود امیر لشکر اُسامہؓ کی اجازت سے مدینہ منورہ میں رہے، کیونکہ ظاہری و باطنی سلطنت کے امیر المؤمنین خلیفۃ الرسول و نائب رسول بن چکے تھے۔ برائے ادائیگی فرائض خلافت مدینہ شریف میں رہنا نہایت لازمی تھا۔

### متفرق معلوماتی باتیں متعلقہ ابو بکر صدیقؓ

(۱)..... ابن عمرؓ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے ازراہ تکبر اپنے کپڑے کو گھسیٹا تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔“

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: ”میرے کپڑے کی ایک جانب لٹک جاتی ہے البتہ میں اس کا خیال رکھتا ہوں۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم ازراہ تکبر ایسا نہیں کرتے ہو۔“

(بخاری کتاب المناقب، حدیث ۳۶۶۵)

(۲) ..... راوی ابو ہریرہ: مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب من جمع الصدقة و اعمال البر  
حدیث ۱۰۲۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا

”آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟“

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً

”آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی ہے؟“

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا

”آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟“

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا

”آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا جُتِمَّعَنْ فِي أَمْرِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

”جس میں یہ صفات پیدا ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“

(بحوالہ سیرت ابوبکر صدیق ”مصنف محمد رضا مترجم محمد سرور گوہر نظر ثانی

حافظ ثناء اللہ ضیاء مکتبہ اسلامیہ لاہور فروری ۲۰۰۵)



## باب سوم

- ☆ شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
- ☆ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور قرآن مجید
- ☆ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور احادیث مبارک
- ☆ صدیق ہونے کے ثبوت
- ☆ ارشادات صحابہ رضی اللہ عنہم
- ☆ اوصاف اہل بیت اطہار کی نظر میں
- ☆ محققین اور غیر مسلموں کی نظر میں
- ☆ گرجے پر آب زر سے عبارت
- ☆ سوال: کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ؟
- ☆ مزید فضائل از احادیث
- ☆ صدیق اور عتیق کی تشریح
- ☆ دلچسپ مکالمہ مابین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- ☆ کامل توافق و تشابہ و مکمل ہم آہنگی و یک رنگی مابین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ



## فضائل۔ خصوصیات۔ عظمت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں جو بھی ذکر خیر ہے اس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قرب و معیتِ خداوندی:

سورۃ الانفال کی ابتدائی آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کیا جا رہا ہے اور غزوہ بدر کے بارے میں تربیت دی جا رہی ہے۔ اصول ارشاد فرمائے جا رہے ہیں۔ آیت مبارکہ سترہ کا آغاز یوں ہے:

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ۔

”پس تم نے نہیں قتل کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا انہیں۔“

سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا رب کریم سے کمال قرب ثابت ہے۔ نہتے مسلمانوں کا اپنے سے تین گناہ مسلح اور طاقتور لشکر کو تہس نہس کر دینا۔ نصرتِ خداوندی کا کرشمہ تھا جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو عنایت کی گئی۔

جنگِ موتہ میں اہل اسلام کی تعداد صرف تین ہزار تھی۔ قیصر کی فوج دو لاکھ تھی۔ فاتحِ اُندلس طارق علیہ الرحمۃ سترہ سو جانبازوں کے ساتھ شاہِ اُندلس کے ستر ہزار شہسواروں سے ٹکرایا اور ان کو پچل کر رکھ دیا۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۲)

ان آیات و احادیث کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے جن میں شان و خصائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے، کیونکہ ان میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لازماً آتے ہیں۔ بعد میں ان آیات و احادیث کا بیان ہوگا جن میں خصوصی طور پر خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ ہی کا ذکر ہے۔

قرآن مجید میں جا بجا تمام اصحاب کی شان و عظمت بیان فرمائی گئی۔ مثلاً

- (۱) ..... رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ - (سورہ توبہ آیت ۱۰۰)
- قرآن شریف میں یہ دیگر کئی مقامات پر بھی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضا مندی و خوشنودی کی سند جاری فرمادی۔
- (۲) ..... لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ - (سورہ الفتح آیت ۱۸)
- حدیبیہ کے موقع پر نزول ہوا جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔
- (۳) ..... التَّابِتُونَ الْعَابِدُونَ - (سورہ توبہ آیت ۱۱۲)
- (۴) ..... ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ - (سورہ الفتح آخری آیت)
- (۵) ..... سورة البقرہ آیت ۲۱۸ - ”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں تو یہی لوگ امید رکھتے ہیں اللہ کی رحمت کی۔“ (ترجمہ ضیاء القرآن ج ۱)
- (۶) ..... سورة آل عمران آیت ۱۵۲: وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ط ”اور بے شک معاف فرمادیا ہے اللہ نے انہیں۔“
- (۷) ..... سورة التوبہ آیت ۲۰: أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ - ”اُن کا درجہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے۔“
- (۸) ..... سورة آل عمران آیت ۱۷۱: ”خوش ہو رہے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر اور اس پر کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر ایمان والوں کا۔“
- (۹) ..... سورة آل عمران آیت ۱۷۲: ”صحابہ کیلئے اجر عظیم ہے۔“
- (۱۰) ..... سورة بقرہ: أُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ - ”یہی حضرات ہدایت یافتہ ہیں۔“
- (۱۱) ..... آل عمران آیت ۱۹۵: ”وہ جنہوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے وطن سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور (دین کیلئے) مارے گئے اور ضرور داخل کروں گا انہیں باغوں میں۔“ (یارانِ نبی بے مثل صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر)

(۱۲) ..... سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷: اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ ”وہی کامیاب و کامران ہیں۔“

(۱۳) ..... سورۃ توبہ آیت ۲۰: اُولَئِكَ هُمُ الْقَائِمُونَ۔ ”یہی ہیں جو کامیاب ہیں۔“

(۱۴) ..... سورۃ انفال آیت ۷۴: اُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ۔ ”وہ سچے ہیں۔“  
رب تعالیٰ نبی الانبیاء علیہم السلام کے احباب و اصحاب رضی اللہ عنہم کو صادق فرما رہا ہے۔

(۱۵) ..... سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۴، ۵، ۱۰، ۱۸، ۱۹، ۲۶، ۲۹ میں عظیم اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱۶) ..... سورہ انفال آیت ۷۴: اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ”صحابہ کا ایمان سچا حق ہے۔“

(۱۷) ..... اُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ۔ (ہدایت یافتہ) (نیک پارسا و پاکیزہ عادل)

(۱۸) ..... سورۃ التوبہ آیت ۸۹: ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ اور آیت ۱۰۰ سورہ توبہ۔ یہ بیان و مضمون قرآن حکیم میں کئی مقامات پر ہے۔

الراقم بے مقدار نے قریباً اسی سے زائد مقامات پر قرآن کریم میں اصحاب رضی اللہ عنہم کا نورانی بیان دیکھا ہے۔ مذکورہ آیات مع ترجمہ تلاوت فرمائیے اور اپنے ایمان میں اضافہ کیجئے۔

(۱۹) ..... سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹ کا آخری حصہ: وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ ”اور

ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔“ اس میں مسلمانوں کو اصحاب کے نقش قدم پر بھی چلنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ اصحاب کا احترام ایمان کی علامت ہے۔ ان پر لعن و طعن اور سب و شتم قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔

مذکورہ ہر مقام پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

### چند احادیث کا مفہوم اور خلاصہ:

- (۱) ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو۔
  - (۲) ..... برا بھلا مت کہو۔
  - (۳) ..... لعن و طعن مت کرو۔
  - (۴) ..... تم اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھ سیر جو خرچ کرنے کا ثواب نہ پاسکو گے۔
  - (۵) ..... جو ان کو گالیاں دے گا اس پر خدا تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔
  - (۶) ..... جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا اس نے حضور ﷺ کو برا کہا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے اللہ تعالیٰ کو برا کہا۔
- یہ احادیث حدیث شریف کی قریباً ہر کتاب میں آپ کو مل سکتی ہیں جن کا مفہوم و خلاصہ بندہ نے لکھا ہے۔ (مثلاً کتاب الشفا از قاضی عیاض اندلسی)

## صحابہؓ کو برا کہنے والوں کا انجام

### ۱۔ گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سزا:

ابو اسحاق عسید کا بیان ہے کہ مجھے ایک مردے کو غسل دینے کے لئے بلا گیا میں نے جب اس کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو ایک موٹا سانپ اس کی گردن میں لپٹا ہوا دیکھا بالآخر میں نے اسے غسل کے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ اور میں واپس آ گیا۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا تھا۔ (کتاب الروح، از

حافظ ابن قیم، ترجمہ مولانا محمد شریف نوری نقشبندی ص ۱۳۱ شبیر برادرز لاہور)

## ۲۔ شیخینؓ کو گالیاں دینے کا انجام:

مسجد نبوی شریف میں ایک شخص دیکھا جس کا آدھا چہرہ سیاہ اور آدھا سفید تھا۔ بولا لوگو! مجھ سے عبرت حاصل کرو میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کسی نے آ کر میرے چہرے پر تھپڑ رسید کیا اور کہا تو شیخین رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا۔ بیدار ہوا تو میرا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور آدھا سفید۔ (ص ۳۴۱ کتاب مذکورہ)

## ۳۔ ذبح کرنے کا حکم فرمانا:

ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ ایک ٹیلے پر جلوہ افروز ہیں۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: فلاں شخص مجھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا ہے وہ لایا گیا۔ وہ عمانی تھا۔ اسے لٹایا گیا۔ فرمایا اسے ذبح کیجئے۔ یہ اس قدر چیخا کہ بزرگ بیدار ہو گئے اور اس کے گھر پہنچے۔ گھر والوں نے بتایا رات کسی نے اسے چارپائی پر ذبح کر دیا۔ (ص ۳۴۱ کتاب مذکورہ)

## ۴۔ آنکھیں نکلی ہوئیں:

علامہ قیروانی نے کتاب البستان میں لکھا ہے: ایک آدمی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا ایک دن اس کی دونوں آنکھیں نکلی ہوئی رخساروں پر نظر آئیں تو اس سے مسجد نبوی شریف کے امام الحسن مطلبی نے پوچھا یہ کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا رات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ حضور ﷺ مع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما و عمر فاروق رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ آپ سے دونوں حضرات (شیخینؓ) نے شکایت کی کہ یہ شخص ہمیں ایذا دیتا ہے..... حضور ﷺ بے حد خفا ہوئے اور اپنی انگلیوں سے آنکھ نکال دی۔ (ص ۳۴۱ کتاب الروح مصنف حافظ ابن قیم، ناشر شبیر

برادرز لاہور مترجم مولانا محمد شریف نوری نقشبندی ۱۹۹۷ء اشاعت اول)

### ۵۔ ذبح کر دیا گیا:

ایک شخص کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ذبح کر دیا گیا۔ اب میں صبح واقعی وہ مرچکا تھا۔ (ص ۳۳۷ حوالہ درج بالا)

### ۶۔ آدھا چہرہ سیاہ تھا:

اسی کتاب الروح میں الراقم نے پڑھا۔ ایک شخص کا آدھا چہرہ سیاہ تھا ملک شام میں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتا تھا۔ خواب میں اسے تھپڑ مارا گیا۔ صبح اٹھا تو منہ کا وہ حصہ سیاہ ہو چکا تھا۔ (ص ۳۳۸ حوالہ درج بالا)

### ۷۔ گالیاں دینے والا کافر:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چند افراد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دی۔ امیر المومنین نے تمیں کوڑوں کی سزا دی۔

**مسئلہ:** امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو گالی دینے والا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے والا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا کہنے والا بلا اختلاف کافر ہے۔ (مقامات صحابہ ص ۵۲) از جناب صاحبزادہ افتخار الحسن زیدی۔ ایسے سینکڑوں واقعات کتب صحیحہ میں موجود ہیں۔

### گاندھی جی کے تاثرات:

۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو ہریجن میں انگریزی زبان میں گاندھی جی نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی تعریف کی..... میں اس ضمن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا نام لینے پر مجبور ہوں کہ باوجود ایک وسیع مملکت کے حاکم ہونے کے ان لوگوں نے انتہائی فقیرانہ زندگی بسر کی۔ (صدق جدید ص ۸ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء)

## سیدنا صدیق اکبر اور قرآن مجید

واقعہ ہجرت میں خصوصیات سیدنا ابوبکرؓ:

سورۃ توبہ آیت ۴۰:

ثَانِيَاثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا  
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَةً عَلَيْهِ۔

”یعنی جب وہ دونوں غار میں تھے (دو میں کا دوسرا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ رنج و غم نہ کیجئے بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے ان پر تسکین نازل فرمائی۔“

تمام مفسرین و محدثین و محققین کا اتفاق کہ اس آیت کریمہ میں ”صاحب“ سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکینہ (سکون خاطر و تسلی) تو کبھی زائل نہیں ہوا۔ بس غارِ ثور میں جس پر سکینہ نازل ہوا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

سفر ہجرتِ مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رہے۔ ذکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واقعہ ہجرت میں نہ کریں تو سارا واقعہ ہی بالکل نامکمل رہتا ہے۔

دولت کدہ صدیق اکبرؓ پر:

جب رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور ہجرت کے متعلق بتایا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فوراً تیار ہو گئے۔

وہ جان نثار مصطفیٰ تیار فوراً ہو گیا  
اور ساتھ اپنے لے لیا جو راہ میں درکار تھا

### سامان و تیاری:

اس روز حضور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سفر ہجرت کیلئے دو اونٹنیاں خریدی تھیں۔ ایک شخص عبداللہ بن اریقظ کو اجرت پر رہنمائی کے لئے مقرر کیا (یہ شخص غیر مسلم تھا مگر وفادار اور بے حد قابل اعتماد) یہ راستہ سے آگاہ تھا۔ اسے کہنا تھا جس وقت ہم جہاں بلائیں اونٹنیاں لے کر وہاں پہنچ جانا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امانتیں سپرد کر کے سلا دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا۔ ان کی جاٹاری کا ذکر ذکر خیر ۳/۴ سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے حال میں کیا گیا ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جلدی میں سفر کا سامان تیار کیا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو توشہ دان باندھنے کے لئے کوئی رسی یا کپڑا وغیرہ نہ ملا تو انہوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے۔ ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا اور دوسرے سے پانی کے مشکینزے کا منہ۔ اس خدمت کی بدولت انہوں نے حضور ﷺ سے ”ذات التطاقین“ (نطاق بمعنی کمر بند) کا خطاب پایا۔ اور یہی قیامت تک مشہور رہے گا، کیونکہ جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے وہ مقبول و مشہور و منظور اور مکمل ہوتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ ایسا کرنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا تھا:

حبیب حق کی خوشنودی صلہ تھا جوش خدمت کا  
شرف پایا ہوئیں ذات النطاقین آج اسماء



آپؓ نے اپنے صاحبزادہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دن مکہ شریف میں اور رات غارِ ثور میں گزارنے کی ہدایت فرمائی۔ اپنے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو دن بھر بکریاں چرانے اور رات کو غارِ ثور میں دودھ پہنچانے کا حکم دیا..... اس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سارا کنبہ دورانِ ہجرت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے وقف تھا۔

آپؓ نے ساری رقم جو گھر میں تھی ساتھ لے لی۔ والد ماجد رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے پیسے لے گئے ہوں گے۔ گھبرائے صاحبزادی نے پتھر کی ٹکڑیاں تھیلی وغیرہ میں ڈال کر طاق میں رکھ دیئے کہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ حضرت ابو قحافہؓ نے ہاتھ لگا کر ٹٹولا، مطمئن ہو گئے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں جس طرف سے دشمن کا خطرہ ہوتا دھر ہو جاتے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر:

رات کی تاریکی میں چلتے چلتے بوجہ پتھریلی زمین، نوکدار پتھر، سنگریزے دونوں ہستیوں کے پاؤں زخمی ہو گئے۔ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا انگوٹھا مبارک بہت زخمی ہوا۔ پاپوش مبارک خون سے بھر گئی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھا لیا۔ (یہ مقصد بھی ہوگا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے زمین پر نقوش و نشان نہ پڑ جائیں)۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوں گے کیسا منظر ہوگا؟ تین میل کا فاصلہ طے کر کے غارِ ثور تک پہنچے۔ جبلِ ثور میں یہ غار بہت اونچائی پر، اوپر چڑھنے اور جانے کے لئے کوئی راستہ کوئی سیڑھیاں وغیرہ بھی نہ

تھیں۔ نہایت دشوار گزار رستہ اور پھر تاریکی۔

نہ دیکھا جاسکا پائے محمد ﷺ کی جراحات کو  
بصد اصرار کندھوں پر اٹھایا شانِ رحمت کو  
صدیق یارِ باوفا کندھے پہ حضرت کو اٹھا  
عازم ہوا اس کوہ کا جس میں پڑا اک غار تھا

### غارِ ثور میں ورود:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم دے کر عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ”پہلے مجھے  
غار میں داخل ہونے دیں۔“ یہ واقعہ مشکوٰۃ شریف کی طویل حدیث پاک میں  
موجود ہے۔ جو حضرات نہیں مانتے ان کی کتب میں بھی ہے۔

(تفسیر حسن عسکری میں بھی)

غار بہت تنگ اور تاریک تھا۔ اس میں کئی سوراخ تھے۔ صدیق  
اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر ہر سوراخ کو بند کیا۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اس  
پر اپنی ایڑھی رکھ دی۔ خصوصاً اندر جانے کا راستہ بہت تنگ تھا۔ (اب پتھر توڑ توڑ  
کر کھلا راہ کر دیا گیا ہے)

سلام اس پر جو یارِ غار بھی تھا راہِ ہجرت میں

سلام اس پر کہ جس نے دے دیا سب کچھ محبت میں

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غار کو صاف کرنے کے بعد حضور ﷺ

سے اندر تشریف آوری کیلئے درخواست کی۔ چنانچہ آپ ﷺ بھی اندر چلے گئے۔

عجائبات قدرت اور خدائی لشکر:

رب العزت نے غار کے سامنے ایک درخت اُگا دیا، جو پرانا معلوم ہوتا

تھا۔ مکڑی نے جالاتن دیا۔ کبوتری نے انڈے دے دیئے۔ جالا بھی پرانا معلوم ہوتا تھا، یہ ذکر درخت، کبوتری اور مکڑی کا معتبر و مستند کتب حدیث و سیر میں موجود ہے جو نہ مانیں ان کی مرضی۔ (راقم)

رب دو جہان کا لشکر کہیں ابا بیل۔ یہاں مکڑی و کبوتری و گیرہ۔ نمرود جس نے خدائی دعویٰ کیا اس کے لئے مچھر۔ یاد رہے حرین شریف کے کبوتر اسی کبوتری کی نسل سے ہیں۔

### کفار غار تک:

کفار کھوج وغیرہ لگاتے لگاتے غار کے منہ تک پہنچ گئے۔ کافروں کو حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دیکھ رہے تھے، مگر دشمن نہ دیکھ سکتے تھے۔ ظاہری علامات مذکورہ سے بھی انہیں یقین ہو گیا تھا کہ غار کے اندر کوئی نہیں گیا یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ امام بوسیری قدس سرہ کے شعر کا ترجمہ قصیدہ بردہ شریف سے:

صدق اور صدیق غار ہی میں تھے چھپے

غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے بہم

حضرت معین واعظ الکاشفی قدس سرہ غارِ ثور میں قیام پر کیا فرماتے ہیں؟

معارض النبوة شریف ج ۳ واقعہ ہجرت مدینہ منورہ کے دوران مقام

صدق اکبر رضی اللہ عنہ پر تفصیلاً بہت طویل حالات بیان فرمائے ہیں۔ اشارۃً چند جملے ملاحظہ فرمائیے۔

### (۱) لطیف اشارات:

ہر بادشاہ جسمانی (مادی) قوت و طاقت اور فوجی قوت سے دشمن پر غلبہ

حاصل کرتا ہے۔ حق تعالیٰ کے لشکر جداگانہ نوعیت کے ہیں۔ کبھی مچھر اس کے

میدان قدرت میں سپہ سالاری کرتا ہے۔ کبھی کبوتر دروازے پر نگہبانی کرتا ہے اور پردہ داری مکڑی کرتی ہے۔ رب کائنات نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کمزور ترین مخلوق سے دشمن کے مکرو فریب کو دور کروں؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام نے اجازت مانگی تھی کہ میں اپنے پروں سے غار کو چھپا دوں، بلکہ پہاڑی کو چھپالوں۔

### (۲) شیطان کی فریب کاری اور مکڑی کا تعارف:

کبوتری نے انڈے دیئے۔ شیطان کفار کو بتانے لگا تو جبرئیل علیہ السلام نے پر مارا اور شیطان کو ساتویں زمین پر پھینکا اور بے ہوش کر دیا یہ وہی مکڑی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام پر خانہ کعبہ کی حدود متعین کرنے کیلئے بھیجا تھا۔

### (۳) سانپ غار میں:

یہ سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا مکہ معظمہ کو کون سا راستہ جاتا ہے۔ حضرت روح اللہ علیہ السلام نے پوچھا ”کیا کام ہے؟“ سانپ نے عرض کیا ”چھ سو سال سے محبت و عشق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دل میں ہے۔“ سانپ نے ستر سوراخ غار میں تیار کئے تھے۔ جب پاؤں مبارک سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کاٹا تو آپ نے عرض کیا۔ لُدِ غُثِّ (مجھے ڈس لیا گیا ہے) دیوانے اور عاشق سانپ پر سزا نہیں ہوتی۔

### (۴) مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”صدیق اکبر پر ایسی نوازش ہوئی کہ اٹھارہ ہزار عالم میں سے کسی پر ایسی نوازش نہیں ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا ”آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے ہم نے مردارید سفید سے ایک پیالہ تیار کیا ہے جس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شفا کے لئے زہر کا تریاق

اور شربت ترتیب دیا ہے۔ غار میں ایک پتھر پھٹا اس سے وہ پیالہ نکلا برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا کا فور سے زیادہ خوشبودار شربت تھا۔ آپ نے پیاسحت یاب ہو گئے۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ لعاب مبارک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے شفا ہوئی۔ پیالہ سے شربت پینے پر حجاب اٹھایا گیا۔ گوشہ غار میں شکاف پڑ گیا۔ ایک دریا ظاہر ہوا۔ دریا میں کشتی ہے۔ کشتی میں ایک جوان ہے۔ دریا کے دوسری طرف ایک باغ ہے اس میں ایک نوجوان ہے جو بشارت دیتا ہے۔ ”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غیب سے حضور میں پہنچے“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو واقعہ تجھے دکھائی دیا ہے تم کہو گے یا میں بیان کروں۔“ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”آپ بیان فرمائیں“ حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دریا حوض کوثر تھا۔ کشتی محبت کی کشتی تھی جوان رضوان تھا باغ جنت کا باغ تھا۔ اگر تم چاہتے وہ تجھ کو جنت میں لے جاتے مثل ادریس علیہ السلام۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے رضوان اکبر عطا فرمایا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا رضوان اکبر کیا ہے؟

فرمایا ”تمام مومنوں کو اللہ تعالیٰ ایک تجلی دکھائے گا تیرے لئے ایک خاص تجلی فرمائے گا۔“

**نوٹ:** اس ذرّہ حقیر بے مایہ نے معارج النبوة کی تینوں جلدوں کی زیارت ساڑھے ۴ بجے شام تا ساڑھے ۹ بجے رات کی۔ ایک ایک سطر پڑھنے والی ہے اور بے مثل نعت سے پُر ہے۔ حال و معرفت ہے جسے توفیق ملے ضرور خریدے اور پڑھ کر اخروی نجات حاصل کرے۔

بیان دیگر:

سورۃ توبہ آیت ۴۰ جو ابتداء میں لکھی: اس آیت کریمہ سے حضرت سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے شمار خصوصیات ثابت و ظاہر ہیں۔ صرف بارہ کے صرف عنوان دیکھئے:

- (۱) ..... اللہ تعالیٰ نے مشکل وقت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بنایا۔
- (۲) ..... اگر صادق، صدیق، نہ ہوتے تو ساتھی نہ بنائے جاتے ساتھ نہ دیتے۔
- (۳) ..... اگر قابل اعتماد نہ ہوتے تو سفر ہجرت میں ساتھ لے جانے کا حکم نہ دیا جاتا۔
- (۴) ..... یارِ غار کے منصب کے اہل و قابل آپ ہی تھے۔
- (۵) ..... آپ کی یہ خدمت قبول ہوئی۔
- (۶) ..... خدا نے اپنی خاص تسلی فرمائی۔ تسلی اسی پر نازل ہوتی ہے جو صادق و امین و صدیق ہو۔
- (۷) ..... بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا شخص صدیق رضی اللہ عنہ ہے برائے دینی منصب۔
- (۸) ..... صحابیت ظاہر ثابت ہے۔
- (۹) ..... خصوصی معیت بھی۔
- (۱۰) ..... اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں۔
- (۱۱) ..... اہل اسلام کے لئے آپ کی سیرت نمونہ ہے۔
- (۱۲) ..... ہر شے قربان کرنے والے ہیں۔

(تحفۃ الاحباب مصنف مولانا خدابخش الظہری شجاع آبادی)

تشویش:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ تشویش فرمائی کہ کہیں کفار دیکھ نہ لیں اور

آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ فوراً رب تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا گیا۔ **إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا**۔ ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اے یارِ غار غم نہ کیجئے۔“

### امت کی شمولیت:

یہاں حضور ختم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے **إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا** فرمایا جبکہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے فرمایا **إِنَّ مَعِيَ رَبِّي**۔ ”میرا رب میرے ساتھ ہے۔“

حضور علیہ السلام نے سب کے لئے **أَرْنَا حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ** فرمایا ”یا اللہ ہمیں اشیاء کے حقائق دکھا“ جبکہ کلیم اللہ علیہ السلام نے صرف اپنے لئے **رَبِّ أَرِنِي** ”یا اللہ مجھے اپنا دیدار کرا دے“ فرمایا تھا۔

عرش عظیم پر رب نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا **السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ**۔ ”اے نبی آپ پر سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔“ رب ذوالجلال کے کلام مقدس اور سلام کے جواب میں فرمایا **السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ** ”ہم پر اور صالحین پر سلامتی ہو“ یعنی حضور رحمة اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لمحہ ہر مقام پر اپنی امت کو اپنے ساتھ رکھا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ مدارج النبوة میں فرماتے ہیں غارِ ثور میں استنجا اور وضو کیلئے کیا کرتے ہونگے؟ ضرورت ہی نہ پڑی ہوگی مثل اہل بہشت۔ بوقت خروج سیدنا جبریل علیہ السلام نے غار کے منہ پر پد مارا اور نکلنے کا راستہ بنایا۔ ورنہ غار کا راستہ اس قدر تنگ تھا کہ واپسی محال تھی۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عرشِ علا پر اور کبھی تنگ و تاریک غار میں۔

بلغ العلیٰ بکمالہ

معیتِ خداوندی:

اللہ تعالیٰ کی معیت جو شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی وہی غارِ ثور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی بمطابق قرآن شریف۔ جو نظارہ عرش پر حضور ﷺ نے دیکھا وہی نظارہ غارِ ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔

ایک اور نکتہ:

حرا میں جو ملا حضرت کو تم نے ثور میں پایا

نبی محرم اسرارِ حق جن کے امین تم ہو

اہم واقعہ خاص امتیازی خصوصیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

جب حضور سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر تشریف لے گئے تو صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ کی گود میں (زانو مبارک پر) اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔

وہ دیکھو تو غار کا منظر کون ہے بیٹھا گود میں لے کر

سرورِ عالم کا سرِ اقدس سیدنا صدیق اکبرؓ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یار کے نام پر مرنے والا سب کچھ صدقہ کرنے والا

منزلِ عشق و صدق کا رہبر سیدنا صدیق اکبرؓ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبیوں کے بعد ہیں سب سے بہتر سیدنا صدیق اکبرؓ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غارِ ثور میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود مبارک کعبۃ اللہ اور عرشِ عظیم سے

افضل تھی۔ سبحان اللہ!



بوقت وصال مبارک آنحضرت رسالت مآب ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی  
عظیم بیٹی اور ام المومنین محبوبہ محبوبہ خدا ﷺ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی مبارک  
گود میں حضور سرورِ دو جہاں ﷺ کا سرِ اقدس تھا۔

### سانپ کا ڈسنا:

جس سوراخ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایرٹھی رکھی ہوئی تھی ایرٹھی پر ایک  
پرانے زہریلے سانپ نے ڈنگ مارا۔ عرب شریف کے سانپ بھی بہت زہریلے  
ہوتے ہیں۔ زہر بہت سخت ہوتا ہے۔ سانپ نے کئی بار ڈسا۔

مگر صدیق اکبر نے پاؤں کو جنبش نہ ہونے دی  
یہی ڈر تھا کہیں آنکھیں نہ کھل جائیں پیغمبر کی

نہایت بے حد تکلیف پر آنکھوں میں آنسو آگئے جو کہ چہرہ اقدس روئے  
زیبا حضور اقدس ﷺ پر گرے۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے اور لعاب مبارک زخم پر  
لگا دیا۔ زہر کا اثر اور درد فوراً ختم ہو گیا۔

وہ سانپ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ سے غار میں تھا اور دیدارِ مصطفیٰ  
ﷺ کا متمنی تھا۔ اس کا سینہ فراق سے چھلنی تھا۔ ہر سوراخ کو بند پا کر ایرٹھی  
والے سوراخ سے نکلنے لگا سانپ اس شعر کے مصداق تھا:

آسے آسے عمر گزاری جھلے خار ہزاراں  
مالی باغ نہیں دیکھن دیندا آئیاں جدوں بہاراں

مزید تشریح معیتِ خدائی و مصطفائی ﷺ:

قبلہ خواجہ صدیق احمد سیدوی قدس سرہ الصمد ”ذکرِ محبوب“ میں حضرت خواجہ  
محبوب عالم ہاشمی سیدوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات و اقوالِ زریں میں نقل فرماتے ہیں:

(غارِ ثور والی) رات ارشاد باری تعالیٰ ہوا تھا: لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔ خدا تعالیٰ کی معیت جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متحقق تھی۔ کیمت اور کیفیت کے لحاظ سے بالکل ویسی نہ سہی، مگر اپنے مرتبہ کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ضرور متحقق ثابت ہوتی ہے۔ ہاں ایک اور بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو صرف ایک معیت خداوند تعالیٰ ہی متحقق تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک وہ معیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور دوسری معیت تھی جو خاص اُن پر وارد تھی تو اس رات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تجلی معیت کا ایسا انکشاف ہوا کہ آپ پر معیت کی وہ حقیقت جو ذاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد تھی، تمامہ آپ پر وارد ہو کر حقیقت صدیقیت حاصل ہو گئی تھی اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا، چونکہ آپ کو مشرق سے مغرب تک تمام دنیا کی سلطنت ظاہری اور باطنی اور شریعت حضور ﷺ کا حامل ہونا تھا۔

اگر حقیقتِ معیت وارد نہ ہوتی اتنی بڑی مہمات کیونکر انجام کو پہنچ سکتی تھیں۔ حضور ﷺ کے وصال پاک کے بعد دینِ اسلام کو خطراتِ عظیم اور ہولناک اندیشے پیش آ گئے تھے۔ وہ دفع ہوئے اور اسلام کو وہ استحکام حاصل ہوا کہ کفار اور منافقین لرزنے لگے۔ (غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور خود اللہ تعالیٰ کیسی اعلیٰ ترین جماعت)۔

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

آیت ۴۰ سورۃ توبہ:

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول نقل فرمایا

ہے۔ ”صاحب“ سے مراد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے قرآن کریم میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وہی معیت الہی شامل ہے جیسے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ معنًا ارشاد فرما کر ظاہر فرما دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک ہی معیت الہی میں شامل ہیں۔“ (عشرہ مبشرہ)

راقم نے کتاب کے الفاظ بعینہ نقل کئے ہیں۔ مصنف قاضی حبیب الرحمن برادرزادہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

عبدالخالق توکلی عفی عنہ

اشعار:

رفاقت صدیق فی الغار از پیر محمد افضل سجادہ نشین و آنزیری مجسٹریٹ

پیراں رتہ:

جب حکم ہجرت کا ہوا گھر سے چلے خیرالوری  
 صدیق ” سے آ کر کہا جو محرم اسرار تھا  
 وہ جاں نثار مصطفیٰ تیار فوراً ہو گیا  
 اور ساتھ اپنے لے لیا جو راہ میں درکار تھا  
 جب میل چند ایک طے کئے پائے نبی زخمی ہوئے  
 اس حال میں ان کے لئے چلنا بہت دشوار تھا  
 صدیق یارِ باوفا کندھے پہ حضرت کو اٹھا  
 عازم ہوا اس کوہ کا جس میں بڑا اک غار تھا  
 محبوب کو باہر بٹھا اندر وہ خود تنہا گیا  
 تا دور کر لے باصفا دل میں خوفِ مار تھا

جو غار میں سوراخ تھے چادر کے ٹکڑوں سے بھرے  
 دو باقی پھر بھی رہ گئے بھرنا جنہیں ناچار تھا  
 پس ان میں دے کر ہر دو پا آواز دی یا مصطفیٰ  
 اب ہے مقامِ جانفزا جو پیشتر پُر خار تھا  
 تشریف لے آئے نبی سرگود میں بوبکرؓ کی  
 رکھ کر وہ سوئے تھے ابھی آیا جو مارِ غار تھا  
 صدیق کے وہ ڈس گیا بس جسم میں ساری ہوا  
 تھا درد ہر دم بھڑ رہا ساکت مگر وہ یار تھا  
 جب درد کے دورے پڑے قطرے سرشکِ گرم کے  
 بے اختیار رانہ گرے تر جن سے مہ رخسار تھا  
 حضرت نے کر کے چشم واپو چھا میری جان کیا ہوا  
 کی عرض مجھ کو ڈس گیا جو اس جگہ اک مار تھا  
 فرمایا اے غمخوار من کر دور سب رنج و محن  
 پھر ڈالا تریاقِ دہن جس جا پہ زخم مار تھا  
 نزدِ عمرؓ اک دن ہوا ذکر جو بوبکرؓ کا  
 فاروقؓ نے روکر کہا وہ کیا ہی خوش اطوار تھا  
 اسکا عمل ہجرت کی شب طاعات میری سب کی سب  
 ہموزن ہو سکتی ہیں کب وہ ایسا نیکو کار تھا

بے مثل نیکی:

حدیث شریف۔ راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

ساری نیکیاں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔“

قَالَ إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحُسْنَةِ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ رزین)

تشریح: ایک نیکی سے کونسی نیکی مراد ہے؟ اس سے مراد ہجرت کی رات غارِ ثور میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہے۔ یہ نیکی دنیا بھر کی ساری نیکیوں سے بڑھ کر قرار پائی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار حضور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ آپ میرے تمام اعمال اور عبادات لے لیجئے اور غارِ ثور والی رات میں سے ساری نہیں آدھی یا چوتھائی دے دیں۔ (ذکر محبوب مصنف قلبہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی قدس سرہ مراد حضرت توکل شاہ مست انبالوی رحمہ اللہ)

### سیاہ تِل:

(۱)..... محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے جو لوگ ہوں ان کے پاؤں کے

انگوٹھے پر سیاہ تِل ہوتا ہے۔ انہیں سانپ نہیں کاٹتا۔

(۲)..... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف سے غارِ ثور کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ مع

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تو کافروں نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے سختی سے

پوچھ گچھ کی مگر شیر خدا رضی اللہ عنہ نے کچھ نہ بتایا۔

(۳)..... ابو جہل مع کفار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے

پوچھا انہوں نے کہا ہمیں خبر نہیں کہاں ہیں؟ ابو جہل نے زور سے تھپڑ

مارا جس سے کان کی بالی ٹوٹ گئی۔

### آیت کریمہ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بندہ حقیر نے سب سے پہلے ہجرت والی آیت کریمہ پیش کی ہے۔ (سورۃ توبہ آیت ۴۰) جو واقعات اس ضمن میں پیش کئے گئے ہیں وہ یارِ غار رضی اللہ عنہ کے لازوال صدق اور بے مثال وفا کے شاہد و عادل ہیں۔ ہمارے بعض لوگوں نے اسی آیت کریمہ کی تحریف کی ہے اور محبت اہل بیت رضی اللہ عنہم کی آڑ میں قصر اسلام کو منہدم کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں خلاصہ درج ذیل ہے:

### ۱۔ اعتراض:

ابوبکر رضی اللہ عنہ از خود ساتھ گئے تھے۔ حضور ﷺ نے اس لئے انہیں نہ روکا کہ مبادا کفار کو مطلع کر دیں۔

جواب: مختصراً ہجرت کا پروگرام بڑی رازداری سے طے پایا تھا۔ اس راز سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کس نے آگاہ کیا؟ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے آگاہ فرمایا، کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر کامل اعتماد تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر خدا تعالیٰ حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکمل اعتماد ہے، اس لئے آگاہ بھی فرمایا اور سفر کی سعادت بخشی۔ یہ اعتراض کرنے والوں کی کتب سے بھی اس اعتراض کی تردید ہوتی ہے۔

(الف) علامہ فتح اللہ کاشانی اپنی تفسیر منہج الصادقین میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: (ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ سونے کا حکم دیا اور خود ابوبکر رضی اللہ عنہ مکان پر تشریف لے گئے اور انہیں ہمراہ لے کر

باہر آئے اور غار کا قصد فرمایا۔

(ب) مصنف حیدری علامہ باذل نے بھی ایسے ہی لکھا ہے۔

(ج) امام حسن عکسری قدس سرہ کی روایت بھی ایسے ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر جانے کا حکم فرمایا۔

### ۲۔ اعتراض:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیت خالص نہ تھی سفرِ ہجرت میں ہمرکاب ہوتا باعثِ فضیلت نہیں۔

**جواب** جو شخص (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) سنگین حالات میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت اختیار کرتا ہے اس کے خلوصِ نیت پر شک کرنے سے انسان کو شرم آنی چاہئے۔ مزید برآں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا خاندان مع موخدا م رضی اللہ عنہم خدمتِ گزاری کا مظاہرہ اس وقت کر رہا ہے جب اہل مکہ معظمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ پکڑ کر لانے یا شہید کر دینے کے لئے ایک سو سرخ اونٹ انعام کا اعلان کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ (عالم الغیب ہے) اور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو نیت کا علم نہ ہو سکا؟

### ۳۔ اعتراض:

لغت عرب میں صاحب کا معانی رفیق، ہم نشین ہے۔ اس لفظ میں شرفِ فضیلت نہیں ہے۔ ساتھی، رفیق کافر بھی ہو سکتا ہے۔

**جواب** اگر یہ اعتراض تسلیم کیا جائے تو پھر صرف صاحب کا لفظ ہی نہیں بلکہ بہت سے الفاظ اپنی عظمت و شرف سے محروم ہوں گے۔ مثلاً ایمان کا لفظ ہے اس کے

معنی تصدیق کرنا، یہ تصدیق توحید کی بھی ہو سکتی ہے طاغوت و جبت کی بھی۔  
نوٹ: (۱)..... ان حضرات کی کتاب حیات القلوب ج ۲ (فارسی میں) میں بھی تمام اعتراضات کے جوابات بمطابق اہل سنت و جماعت پائے جاتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت کی کتب مشکوٰۃ، بخاری، مسلم و ترمذی بلکہ قریباً تمام کتب احادیث میں بھی شافی و کافی جوابات ہیں۔ کتب احادیث کے علاوہ کتب سیر و سوانح میں بھی۔

(۲)..... ہجرت کا لغوی معنی ہے ترک وطن۔ یہ رضائے الہی کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور دنیاوی مقصد کے لئے بھی۔ اسی طرح عبادت خدا کی بھی ہو سکتی ہے اور بتوں کی بھی۔ ایمان خدا کے لئے ہوگا تو ہجرت اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوگی..... صاحب جس کا وہ صاحب ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس لئے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ (صاحب) کے مصداق کو سرفرازیوں بخش دیں۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت اور ایک کافر و فاسق کی صحبت و معیت یکساں ہے؟

(۳)..... بمطابق علامہ فتح اللہ کاشانی نے تفسیر نہج الصادقین میں یوں لکھا:  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

اعتراض ۴:

لا تحزن کے کلمہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

**جواب** اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رسل کو حزن اور خوف سے روکا ہے مثلاً سیدنا موسیٰ



علیہ السلام کو فرمایا: لَا تَخَفُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى۔ حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا! لَا تَخَزِنَكَ قَوْلُهُمْ۔ ”اے حبیب! کفار کی باتیں آپ کو حزن و غمگین نہ کریں۔“ یہاں انبیاء کرام کو خوف اور حزن سے روکا جا رہا ہے یہ طاعت تھی یا معصیت؟

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حزن و ملال اپنی ذات کیلئے نہ تھا بلکہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تھا۔

### اعتراض ۵:

اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح غارِ ثور والی رات معیت میں کوئی فضیلت نہیں۔

**جواب** معیت کی تمام اقسام میں اعلیٰ و ارفع معیت الہی کی وہ قسم ہے جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ آپ نے اپنے یارِ غار کو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرما کر خصوصی معیت میں شرکت کی سعادت عطا فرمائی۔ غارِ ثور میں بے شمار معجزات ظاہر ہوئے جن کا ذکر مختلف مقامات پر کیا ہے۔

(۲) پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۳، ۳۴:

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ..... اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔

”اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈرنے والے ہیں۔“

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا جب اعلانِ نبوت ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی تو یہ آیت کریمہ ان کی شان میں نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء مع تفسیر البیہر، تفسیر نعیمی، تفسیر ابن عباس، تفسیر کلبی، در منشور، خازن، معالم التنزیل، روح المعانی)

## (۳) آیت ۳۴ سورۃ زمر:

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ -

”ان کیلئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکیوں کا یہی صلہ ہے۔“

یہ آیت کریمہ خصوصی طور پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے۔

(تفسیر نور العرفان)

## (۴) پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۸۱:

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ -

”بے شک سنا اللہ نے قول ان (گستاخوں کا) جنہوں نے کہا کہ اللہ

مفلس ہے حالانکہ ہم غنی ہیں۔“ (ترجمہ ضیاء القرآن ج ۱ ص ۳۰۲)

## شان نزول واقعہ بحوالہ تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۴۱۸:

جب یہ حکم نازل ہوا تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ یہود

مدینہ نے کہا مسلمانوں کا خدا محتاج ہے جس شخص نے یہ کلمہ بد کہا۔ سیدنا صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اس نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ

دائر کیا اور توہین آمیز کلمات سے سراسر انکار کیا۔ آپ نے فرمایا اے صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ گواہ پیش کرو۔ یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آگئے

کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گواہ اللہ تعالیٰ ہے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ کی گواہی خدا تعالیٰ نے دی۔ جب سیدہ عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر

تہمت لگی تو اللہ نے ان کی بھی گواہی دی جبکہ یوسف علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی گواہی

بچوں سے دلوائی گئی۔

حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہود کے قبیلہ بنی قینقاع کے پاس

اپنا مکتوب شریف دے کر بھیجا تھا جس میں انہیں زکوٰۃ کی بھی تاکید کی گئی تھی یہ بھی تھا ”اللہ کو قرضِ حسنہ دیں۔“

ایک منہ پھٹ یہودی نے ازراہِ تمسخر کہا تھا کہ اللہ مفلس و نادار ہے۔  
(تفسیر ضیاء القرآن جلد اول)

### فضائل میں آیت کریمہ ۵ تا ۱۰:

مختصر بیان اتفاق فی سبیل اللہ میں بھی گزر چکا ہے۔ بد بخت امیہ اپنے غلام بلال رضی اللہ عنہ کو ایذا دینے والا بڑا مالدار، اس کے بارہ غلام تھے۔ ایک کوڑھی بھی فقیر کو نہ دیتا تھا۔ اس کے غلام بلالؓ کا یہ درجہ تھا کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو اپنے آگے بہشت میں دیکھا تھا۔

بد بخت امیہ بن خلف نے غلاموں کو حکم دیا شروع میں بلالؓ کے جسم میں کانٹے بول کے چبھوئیں۔ پھر دھوپ میں پت لٹا کر سر سے پاؤں تک ان پر گرم پتھر رکھیں، تاکہ وہ ہل نہ سکیں اور ان کے گرد آگ جلا دیا کرو۔ شام کو ہاتھ پاؤں باندھ کر اندھیرے مکان میں قید رکھو اور باری باری رات بھر کوڑے مارو (ساری رات) اس طرح کتنے دن بلالؓ اس مصیبت میں رہے اور پکار پکار پر احد احد خدا خدا کہتے۔

ایک دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اُدھر سے گزرے۔ اس ملعون کے گھر سے نالہ و آزاری کی آواز سنی پوچھا کیا ہے؟ آواز کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا بلالؓ نامی ایک غلام ہے اُسے مارا جاتا ہے۔ صبح کے وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیہ کے پاس گئے مردود کو نصیحت کی، لیکن بے اثر۔ امیہ نے کہا!

صبح تو جام سے گزرتی ہے  
شب دل آرام سے گزرتی ہے

عاقبت کی خبر کے معلوم  
یاں تو آرام سے گزرتی ہے  
جبکہ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آخرت سے ڈرایا تھا۔ کہنے لگا اس غلام کو  
خرید لو۔ اور اپنے غلام نسطاس آدمی (جو کہ بہت وفادار محنتی تجربہ کار اور قابل تھا اور  
دو ہزار دینار اس کے پاس تھے) کو مجھ کو دے دو اور بلالؓ کے بدلے لے لو۔  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نقد رقم اور اپنا قابل غلام دے کر حضرت سیدنا بلالؓ کو خرید لیا۔  
کافر ہنسا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلالؓ کا مرتبہ اس قدر ہے کہ ”اگر تمام یمن کی  
بادشاہت کے عوض بیچتا تو بھی میں بلالؓ کو لئے بغیر نہ چھوڑتا۔“ حضور رسالت  
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش فرمایا اور عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ رہے میں نے اللہ  
تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بلالؓ کو آزاد کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔  
(آسمانوں پر اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور سورۃ اللیل نازل فرمائی در شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ  
اور در مذمت امیہ بن خلف) سات دیگر غلاموں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خرید کر  
آزاد فرمایا جنہوں نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھا تھا۔

(۱)..... ان میں ایک عامر بن فہیرہؓ ہیں ان کو بطل بھر سونے کے عوض خریدا تھا۔  
عامر بن فہیرہؓ سفر ہجرت میں ہمراہ تھے۔ بیڑ معونہ کے دن شہید ہوئے۔ بڑے  
کامل و اکمل صحابیؓ تھے ان کا پورا واقعہ ذکر خیر ۵ میں لکھا ہے۔

(۲)..... دوسرے غلام زہیرہ رضی اللہ عنہ میں جو کہ کمال کی نہایت کو پہنچے ہوئے تھے۔ ان  
کی بینائی جاتی رہی۔ مشرکوں نے طعن کیا۔ زہیرہؓ نے کہا اللہ جو چاہے کرے۔ پس  
اللہ نے بینائی واپس لوٹادی۔

(۳) اور (۴)..... مہدیہ رضی اللہ عنہا اور انکی بیٹی رضی اللہ عنہا

(۵)..... ایک اور لونڈیؓ ان سب کو بہت ایذا دی جاتی تھی۔

(۶)..... ام عبیدہ۔

(۷)..... اور بھی کئی غلاموں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خریدا اور آزاد فرمایا۔

اس کے علاوہ چالیس ہزار درہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں پر صرف کئے۔ ہجرت کے سفر میں اور مسجد نبوی کی تعمیر میں بھی خرچ کیا۔ ارشاد و فرمان حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے مال سے مجھ کو اس قدر فائدہ نہ پہنچا جس قدر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے مجھ کو فائدہ ہوا۔“

خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال اور ابوطالب اور عبدالمطلب کا مال خورد و نوش اور لباس اور صلہ رحم میں خرچ ہوتا تھا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہ رہا ایک دن ایک کملی کو کرتے کی طرح ہی گلے میں ڈال کر کانٹے سے گانٹھ کر دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے حق تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا اللہ نے پوچھا ہے کہ اس فقیری میں ابوبکر مجھ سے راضی ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بے خود ہو گئے اور کہا ”میں کیونکر ناراضگی رکھ سکتا ہوں۔ اَنَا عَنِ رَبِّي رَاضٍ، اَنَا عَنِ رَبِّي رَاضٍ بار بار فرما رہے تھے۔“

سورۃ اللیل آیت ۸: وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى۔ ”اور دور رکھا جائے گا اس سے“

وہ نہایت پرہیزگار“ (دوزخ سے) گزشتہ آیت میں دوزخ کا ذکر ہے۔

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى۔ جو دیتا ہے اپنا مال اپنے دل کو پاک کرنے کیلئے۔ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى۔ اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اُسے دینا ہو۔ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى۔ بجز اس کے کہ وہ اپنے برتر پروردگار کی خوشنودی کا طالب ہے۔ وَكَسُوفَ يَرْضَى۔ اور وہ ضرور (اس سے) خوش ہوگا۔ يَرْضَى کا فاعل اللہ تعالیٰ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں ہو سکتے ہیں۔ (آیات مع ترجمہ از تفسیر ضیاء القرآن) بقیہ سارا بیان از تفسیر عزیزی مصنف شاہ

عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ۔

اتقی سے مراد بمطابق تمام مفسرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اللہ کے نزدیک متقی بزرگ ہے۔ امت کے سب سے بڑے متقی صدیق اکبر۔ پس اللہ کے نزدیک بزرگ ترین بعد از الانبیاء صدیق اکبر ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ پس پوری امت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا ثابت ہوا۔

### (۱) صحیح حدیث:

کسی کا سلوک اور احسان ایسا نہیں ہے جس کا عوض اور بدلہ دنیا میں میں نے اُسے نہ دیا ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس کے احسان اور سلوک کا عوض میں نے نہیں دیا اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عنایت فرمائے گا۔

### (۲) صحیح حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے کئی دن قبل خطبہ ارشاد فرمایا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف بہت ارشاد فرمائی یہ بھی فرمایا کسی کا احسان مال کا اور سلوک حق الخدمت بدن کا اور جان کا مجھ پر اس قدر نہیں ہے جس قدر ابوبکرؓ کا ہے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھ سے مہر نہ لیا اور بلالؓ کو اپنے خالص مال سے خرید کر آزاد کیا۔ اور مکے سے مدینہ تک سفر ہجرت میں سب اسباب زاد راہ پہنچائے۔ جان اور مال سے میری غمخواری کرتا رہا۔ سواب سب دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دوسوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے کہ اس کا دروازہ (باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متصل باب رحمت و باب السلام مسجد نبوی ہے)

کمال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کیا ہوگا کہ خود علام الغیوب اپنے کلام میں ان کے اخلاص کی گواہی دیتا ہے۔ ”وہ اپنے پروردگار کی رضامندی کیلئے یہ کام کرتا ہے۔“

آپؓ کے والد ماجد ابو قحافہؓ نے فرمایا ”اچھے قابل غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے ہو جو تمہارے کام آتے۔ جواب دیا کہ محض رضائے خدا کیلئے خریدے اور آزاد کئے۔“

(۳) صحیح حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس طرح خرچ فرماتے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ ”سنن ابن ماجہ شریف میں ہے: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں بھی آپ کا ہوں اور میرا مال بھی“ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال کی تعریف فرما رہے تھے۔ امام احمد بیہقی نے بھی یہ نقل فرمایا ہے۔

(۴) صحیح حدیث:

راوی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ: ”ہم مہاجر و انصار اصحابؓ کی بزرگیاں بیان کر رہے تھے“ حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ”خبردار ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کسی کو بزرگ مت جانو کہ وہ افضل ہے تم سب پر دنیا اور آخرت میں۔“

(۵) صحیح حدیث:

ابودرداءؓ راوی۔ دارقطنی میں صحیح سند سے۔ ابودرداءؓ صدیق اکبرؓ کے آگے آگے جاتے تھے یا یک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور فرمایا تو اس شخص کے آگے آگے چلتا ہے جو دنیا و آخرت میں تجھ سے بہتر ہے قسم ہے خدا کی آفتاب نے طلوع اور غروب نہیں کیا ہے کسی پر بعد انبیاء و المرسلین کے کہ وہ بہتر ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔

(۶) صحیح حدیث:

ابن السمان کتاب الموافقة میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے

روایت کرتا ہے۔ امام باقر علیہ السلام سے۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے امام علی رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ”آفتاب نے طلوع اور غروب نہیں کیا ہے کسی پر بعد پیغمبروں اور رسولوں کے کہ بہتر ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔“ اور خطیب بغدادی علیہ السلام جابر رضی اللہ عنہ سے۔

### (۷) صحیح حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس وقت ایک شخص ایسا آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا اور اس کی شفاعت قیامت کے دن مثل انبیاء والمرسلین ہوگی۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور بیغل گیر ہو کر ایک ساعت انسیت حاصل کی۔ ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا میں فانی تھے۔

آیت نمبر ۱۱۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ۔ سورۃ الرحمن آیت ۴۶۔ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء منصف علامہ سیوطی علیہ السلام) حضرت محمد کرم شاہ الازہری علیہ السلام ضیاء القرآن ج ۵ سورہ رحمن آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”عطا سے منقول ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک روز قیامت کے بارے میں سوچنے لگے..... واقعات ہائلہ پر غور کرتے ہوئے لرز اٹھے اور کہنے لگے اے کاش میں چارہ ہوتا..... یا میں پیدا ہی نہ ہوتا..... بے قرار ہوتے رہے اس وقت یہ آیتیں اتریں کہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ایک نہیں کئی کئی جنتیں عطا فرمائے گا۔“



پارہ ۱۸ سورہ نور آیت نمبر ۲۲:

وَلَا يَأْتَلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ ..... رَحِيمٌ ۝

”اور قسم نہ کھائیں جو تم میں فضیلت اور گنجائش والے ہیں اس بات پر کہ وہ نہ دیں گے رشتہ داروں کو اور مسکینوں کو اور راہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو اور چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔“

### شان نزول:

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہما پر بہتان لگانے والوں ہی سے۔ مسطح بن اثاثہ بھی تھے جو آپؐ کی خالہ زاد بہن کے بیٹے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمیشہ ان کی اعانت فرمایا کرتے تھے جب مسطح اس الزام میں پیش پیش ہوئے تو آپؐ کو صدمہ ہوا جب اللہ تعالیٰ نے برأت فرمادی تو آپؐ نے قسم اٹھائی کہ وہ آئندہ مسطح کی اعانت نہیں کریں گے۔ رب نے اس آیت میں قسم توڑنے کا حکم دیا۔ آپؐ نے پہلے سے بھی زیادہ امداد شروع کر دی۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو کیسے معزز القاب سے سرفراز فرمایا جس کو اللہ ایسے الفاظ (بزرگی والے) سے یاد فرمائے ایسی ہستی کے خلاف بولنا نامعقولیت کی انتہا ہے یہاں اولوالفضل کے معنی دولت مند کرنا درست نہیں کیونکہ السعة سے مراد دولت مندی ہے اگر اولوالفضل سے بھی یہی مراد ہو تو کلام میں تکرار آتا ہے جو فصاحت کے خلاف ہے اس لئے فضل کا مفہوم اخلاقی و روحانی بزرگی اور برتری ہے۔ (بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن

ج ۳ ص ۳۰۲، ۳۰۵)

آل عمران آیت ۱۵۹:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔

”کاموں میں ان سے مشورہ لو۔“

حاکم نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان میں نازل ہوئی تھی۔ بحوالہ تاریخ الخلفاء حضرت علامہ سیوطیؒ۔ اگرچہ آپ کو مشورہ کی ضرورت نہیں مگر تعلیم امت کی خاطر مشورہ کی بڑی اہمیت ہے۔ (ضیاء القرآن)

سورة الاعراف آیت ۴۳:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ

”اور ہم نے ان کے سینوں سے کینے کھینچ لئے۔“

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینے کینے سے پاک ہیں، مگر اس میں خصوصی طور پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان کا بیان بھی ہے۔ مفتی احمد یار خان گجراتیؒ تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں اس آیت کریمہ سے رافضیوں کی جڑ کٹ گئی۔

سورة الحزاب پارہ ۲۲ آیت ۴۳:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَةِ اِلَى النُّورِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

”اور وہی ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیرے سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔“

شان نزول:

جب یہ آیت کریمہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ

”تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے

رہتے ہیں۔“

تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نیاز مندوں کو رب کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل کیسی عزت سے نوازا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نمبر ۳۳ کی تلاوت فرمائی۔ بمطابق تفسیر نور القرآن۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے استفسار پر یہ نازل ہوئی۔ (علامہ سیوطی رحمہ اللہ اور مناقب خلفائے راشدین از نواب بھوپالی ۱۳۰۰ھ صدیق حسن خان)

سورہ ق آیت ۱۵، ۱۶:

”اور ہم نے حکم دیا ہے انسان کو کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے، (اپنے شکم میں) اٹھائے رکھا اس کو اس کی ماں نے بڑی مشقت سے اور جنا اس کو بڑی تکلیف سے اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تک تیس مہینے لگ گئے یہاں تک کہ وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو اُس نے عرض کی:

قَالَ رَبِّ اَوْزَعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنِّي تبتُّ إِلَيْكَ وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

”اے میرے رب مجھے والہانہ توفیق عطا فرما کہ میں شکر ادا کرتا رہوں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی اور میں ایسے نیک کام کروں جن کو تو پسند فرمائے اور صلاح و رشد کو میرے لئے میری اولاد میں راسخ فرما دے بے شک میں توبہ کرتا ہوں تیری جناب میں اور میں تیرے حکم کے سامنے سر جھکانے والوں میں سے ہوں۔“ (آیت ۱۶) ”یہی وہ خوش نصیب ہیں قبول کرتے ہیں ہم جن کے بہترین اعمال کو اور درگزر کرتے ہیں۔ ہم جن کی برائیوں سے یہ جنتیوں

میں سے ہوں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو (اہل ایمان) سے کیا گیا ہے۔ (ترجمہ از ضیاء القرآن)

### خلاصہ شان نزول بحوالہ تفسیر خزائن العرفان و نور العرفان:

آیت ۱۵، ۱۶ سورۃ احقاف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بغرض تجارت شام کی طرف گئے۔ راستے میں ایک بیری کے درخت کے نیچے فروکش ہوئے۔ وہاں قریب ہی ایک راہب رہتا تھا۔ اُس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ۔ راہب نے کہا: یہ سچے نبی ہیں، کیونکہ اس بیری کے سائے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آج تک کوئی نہ بیٹھا۔ راہب کی بات جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں اتر گئی۔ آپؓ دل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور سایہ کی طرح آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے جب جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چالیس سال کو پہنچے۔ آپؓ نے وہ دعا مانگی جو اس آیت مبارکہ میں ہے۔ دعا قبول ہوئی۔ آپؓ نے وہ نیک اعمال کئے جو امت میں کسی کو میسر نہ ہوئے۔ آپؓ کی ساری اولاد مسلمان اور صحابی تھی، بلکہ بعض پوتے بھی صحابی۔ جیسے سیدنا یوسف علیہ السلام چار پشت کے نبی ہوئے کریم بن کریم بن کریم بن کریم۔ آپؓ کی پڑپوتی فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر امام جعفر صادق علیہ السلام کے نکاح میں آئیں جن سے تمام سادات کرام کی نسل چلی۔ تمام سادات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

آیت ۱۶ سے ثابت ہے آپؓ کی چار پشتیں جو صحابی ہیں وہ قطعی جنتی ہیں۔ اصحاب کہف کی غار پر جو کتا سو رہا ہے وہ جنتی ہے جو مؤمن غار میں نبی

الانبياء صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیٹھے جس کا زانو اور گود صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی رحل ہو اس کے مراتب کا کیا کہنا!

أَصْدُقُ الصَّادِقِينَ سِيدَ الْمُتَّقِينَ

یا رِغَارِ نُبُوتٍ پچ لاکھوں سلام

ان دو آیات سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق دس مزید صفات ثابت ہیں:

- (۱) ..... قرآن مجید میں صدیق اکبر کے میلاد کا بیان۔
- (۲) ..... قرآن حکیم آپ کا تذکرہ انسان کے نام سے کرتا ہے۔
- (۳) ..... آپ کے والدین کرام کا ذکر احسن انداز میں کیا گیا ہے۔
- (۴) ..... آپ کی بے داغ جوانی کا ذکر کیا گیا۔
- (۵) ..... آپ کی اولاد کا نیک ہونا۔
- (۶) ..... جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سلامتی کا بیان۔
- (۷) ..... نیک تمناؤں کا ذکر۔
- (۸) ..... اعمال صالحہ کا تذکرہ۔
- (۹) ..... آپ کے اعمال کی قبولیت کا اعلان۔
- (۱۰) ..... جنت کا یقینی وعدہ..... تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ۔

(الصدیق از مولانا صائم چشتی بحوالہ تفسیر در منشور، کبیر، مظہری، کشاف، خازن، صادی، جلالین، معالم التنزیل، مدارک، نسفی، کنز الایمان، فتح البیان)

(۱۹) سورة الحجرات آیت ۲، ۳:

آیت نمبر ۲ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے:

”اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔ اس غیب بتانے والے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلانا نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔“ (ترجمہ از کنز الایمان)

جب یہ حکم نازل ہوا تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہایت دھیمی آواز سے گفتگو کرتے تھے۔ ان کے حق میں آیت نمبر ۳ نازل ہوئی:

”بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ وہ ہیں جن کا دل اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“

(۲۰) سورة الحديد آیت نمبر ۱۰:

”تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا: اَوْلَانِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً۔ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔“ (تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر نور العرفان)

اس میں خصوصی طور پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کا بیان ہے۔ (علامہ آلوسی، احدی، ابن جریر، نعیم الدین مراد آبادی، صاحب فتح البیان، ابن کثیر، امام بغوی)

اسی طرح آیت ۸ سورة فاطر، آیت ۳۵، ۳۶ سوہ زمر، آیت ۵۶ سورة القصص میں بحوالہ تفسیر ابن عباس جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خصوصی ذکر ہے۔

آیت کریمہ ۲۳ سورة الشوریٰ (سورة نمبر ۴۲) پارہ ۲۵ الیہ یرد

”آپ فرمائیے میں نہیں مانگتا اس (دعوت حق) پر کوئی معاوضہ بجز قرابت کی محبت کے۔“

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ط

خلاصہ و مفہوم تفسیر:

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کا ایک ہی مقصد تھا..... کہ اللہ تعالیٰ کے بندے..... اس کے قریب ہو جائیں..... (آپ رات دن تبلیغ فرماتے اور سختیاں جھیلتے)۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اعلان فرمادو میں دعوت حق پر کسی قسم کا معاوضہ طلب نہیں کرنا چاہتا..... البتہ میری یہ خواہش ہے..... ظلم، شرک سے باز آ جاؤ۔ آپس میں محبت کرو..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ قرابت داروں بنو ہاشم خصوصاً اہل بیت کرام کی محبت ان کا ادب و احترام عین ایمان بلکہ جان ایمان ہے۔ صد ہا ایسی احادیث میں جن میں اہل بیت پاک سے محبت کرنے اور ان کا ادب ملحوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے..... یہ رسالت کا اجر نہیں بلکہ یہ شجر ایمان کا ثمر ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک حب آل مصطفیٰ علیہ اطیب التحیۃ والثناء کے لئے بغض اصحاب رضی اللہ عنہم کی شرط کہاں سے ماخوذ ہے؟..... اگر اہل بیت کی محبت کا حکم ہے تو صحابہ کے احترام و اکرام کی بھی تاکید ہے..... ہم اہل بیت کی محبت کی کشتی میں سوار ہیں اور ہماری نگاہیں صحابہ کی جگمگاتی ہوئی روشنی پر مرکوز ہیں..... جو اس کشتی میں سوار نہ ہو وہ غرق ہو گیا اور جس نے ان روشن ستاروں سے ہدایت حاصل نہ کی وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔

آیت کے آخری حصہ کا ترجمہ: ”اور جو شخص کماتا ہے کوئی نیکی ہم دو بالا کر دیں گے اس کے لئے اس میں حسن بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔“ آیت ۲۳ الشوریٰ۔ یہاں حسنہ (نیک عمل) سے مراد ہر نیک عمل ہے۔ ان اعمال حسنہ کے سرفہرست حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت اور صحابہ کی محبت ہے۔

علماء نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ۲۳ الشوریٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی، کیونکہ آپؐ کے دل میں اہل بیت کرامؑ کی از حد محبت تھی اور وہ اپنی اولاد پر خاندانِ مصطفویٰ کو ہر لحاظ سے ترجیح دیتے تھے۔ (بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج ۴ زیر آیت ۲۳ الشوریٰ ص ۳۷۷، ۳۷۸، رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ مصنف حضرت محمد کرم شاہ آف بھیرہ شریف)

سورۃ التحريم آیت ۴ کے بارے میں شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں مومنوں کی امداد حضور ﷺ کے بارے میں کا ذکر خاص طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کا ذکر ہے۔

آیت نمبر ۲۶ سورہ لقمان آیت ۱۵ کا حصہ تفسیر و تشریح

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ

”اور پیروی کرو اس کے راستہ کی جو میری طرف مائل ہوا۔“

پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ میں اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں: اتباع صرف اسی کی کرنی چاہئے جو ہر طرف سے رُخ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ سارے رشتے توڑ کر اللہ کی محبت دل میں بسائے۔ علمائے تفسیر نے فرمایا ہے کہ یہاں من اناب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی انابت الی اللہ کی شان دیکھنی ہو تو آپ کی کتاب زندگی کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، عثمان بن عفانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ اور سعید رضی اللہ عنہم (ان سب کو عشرہ مبشرہ میں شامل ہونے کا شرف ملا) مکہ معظمہ کے سربراہ اور وہ لوگوں میں سے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنے اور دریافت کیا۔ ”کیا آپ نے حضور ﷺ کی تصدیق کر دی ہے۔“ آپؐ نے کہا



ہاں۔ میں تو ایمان لے آیا ہوں اور صدقِ دل سے آپ کی رسالت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اتنا جواب سنتے ہی سارے حضرات بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

مکہ مکرمہ کے ان زریک اور معاملہ فہم حضرات کے نزدیک اسلام کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا دانا اور ہوشمند شخص اس کو قبول کر چکا ہے۔

### قصیدہ بردہ شریف کے اشعار بابت صحابہ کرام:

”اے میرے پروردگار اپنی دائمی رحمتوں کے بادلوں کو حکم دینا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا تاں موسلا دھار بارش رحمت کی برساتے رہیں۔“  
شعر نمبر ۱۶۱:

ثُمَّ الرَّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُمَانَ وَعَلِيٍّ ذِي  
الْكَدِّ

”پھر راضی اللہ تعالیٰ ان سے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عزت والے ہیں۔“ رضی اللہ عنہم  
شعر نمبر ۱۶۲ کا ترجمہ:

”اور رحمت کے بادل ہمیشہ صحابہؓ تابعینؓ، تبع تابعینؓ، اہل تقویٰ اور پاکباز اور صاحبِ علم و کرم پر برستے رہیں۔“

نوٹ: نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی کتاب خلفائے راشدینؓ میں کئی آیات قرآنی لکھی ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔

## شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ از احادیث مبارک:

(۱) ..... ابو داؤد شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، راوی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ: ”انسانوں میں سے جس شخص نے دوستی، محبت اور مال و دولت سے میری اعانت کی وہ ابوبکرؓ ہے۔“

(۲) ..... اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔  
مفہوم: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو ایک خلیل میں ہوتی ہیں میرا تعلق اسی نسبت سے خدا تعالیٰ سے ہے۔

(۳) ..... مسجد کی طرف کھلنے والے تمام روشندان کھڑکیاں (دروازے) بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رہے۔

(۴) ..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درتچے کو کھلا رکھنے کا حکم کیوں دیا؟ فرمایا ”مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کی جگہ اب مسجد نبوی میں شامل ہے دروازے کا نام باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ اس کے ساتھ باب رحمت ہے۔ پھر اس کے ساتھ قبلہ کی جانب باب السلام ہے۔

باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ہمیشہ نور اور رحمت برستی ہے۔

کردوں تیرے نام پہ جان فدا

نہ بس اک جان دو جہان فدا

دو جہان سے بھی نہیں جی بھرا

کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(۵) ..... حدیث: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَشُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَيَّ كُلِّ أُمَّتِي -  
 ”میری امت پر ابوبکرؓ کی محبت اور ان کا شکر کرنا واجب ہے۔“

دو اشعار در شان ابوبکرؓ:

وہ یار غار محبوب خدا وہ اکرم و اقی  
 نہیں امت میں کوئی بھی بشر اس پاک گوہر سا  
 پہلوئے مصطفیٰ میں بنا آپ کا مزار  
 پہنچی وہاں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

(ماہنامہ انوار الایمانی)

بغور دیکھیں:

حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس جبریل آئے میں نے کہا عمرؓ کے کچھ فضائل بیان کرو۔  
 جبریل نے کہا جب سے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم ہوئی ہے تب سے اگر  
 اب تک فضائل عمرؓ بیان کروں تو ختم نہ ہوں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ ایک حسنہ  
 (نیکی) ہے کَسَنَاتُ ابِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ”

(ص ۲۵ تکریم المؤمنین مبتقویم مناقب خلفائے راشدین ۱۳۰۰ھ من  
 تصنیف نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم و مغفور)

نظم:

”صدیق“ کیلئے ہے خدا کا رسول بس“

(از علامہ اقبال قدس سرہ، متعلقہ انفاق فی سبیل اللہ بر موقع غزوہ تبوک)  
 یہ واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں

روایت ہے:

اک دن رسول پاک نے اصحابؓ سے کہا  
 دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار  
 ارشاد سن کے فرطِ طرب سے عمرؓ اٹھے  
 اس روز ان کے پاس تھے درہم کئی ہزار  
 دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور  
 بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار  
 لائے غرض کے مال رسولِ امین کے پاس  
 ایثار کی دست نگر ابتدائے کار  
 پوچھا حضور سرورِ عالم ﷺ نے اے عمرؓ  
 اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار  
 رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا  
 مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار  
 کی عرض نصف مال ہے فرزند وزن کا حق  
 باقی جو ہے وہ ملت بیضا پہ ہے نثار  
 اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آگیا  
 جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار  
 لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت  
 ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار  
 ملکِ یمن و درہم و دینار و رخت و جنس  
 اسپ قمر سم و شتر و قاطر و حمار

بولے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہئے فکر عیال بھی  
 کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار  
 اے تجھ سے دیدہ مہ انجم فروغ گیر  
 اے تیری ذات باعث تکوین روزگار  
 پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس  
 صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

### آیت ۱۰ الحدید:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ ہے: وَ  
 كَلَّا وَ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰی ط (سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے بھلائی کا) جو  
 لوگ ان پاک لوگوں کی عظمت شان کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا فیصلہ حق ہے یا اللہ  
 تعالیٰ کا؟

راوی ابن عمرؓ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عبا پہنی ہوئی تھی اور اس کو  
 آگے باندھا ہوا تھا۔ جبریل آئے..... عرض کیا۔ یہ کیا بات ہے۔ ابوبکرؓ نے ایسی  
 عبا پہنی ہوئی ہے جسے سامنے سے کانٹوں سے بخیہ کیا ہوا ہے..... حضور ﷺ نے  
 فرمایا اس نے سارا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیا ہے..... جبریل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ  
 آپ کو حکم دیتا ہے۔ آپ اللہ کا سلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیں اور پوچھیں کیا یہ اس  
 فقر و تنگ دستی پر خوش ہیں یا ناراض۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہنچایا اور یہ سوال  
 پوچھا اس پیکر تسلیم و رضامنے کتنا پیارا جواب دیا ”میں اپنے رب سے کیسے ناراض  
 ہو سکتا ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں  
 اپنے رب سے راضی ہوں..... حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

میں تجھ پر راضی ہوں جس طرح تو مجھ پر راضی ہے یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے.....  
جبریل نے عرض کیا اس خدا کی قسم جس خدا نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔  
تمام حاملین عرش اسی قسم کی عبا میں پہنے ہوئے ہیں اور اسی طرح خلال کئے  
ہوئے ہیں جس طرح کہ آپ کے اس یار نے کیا ہے۔ (قرطبی و دیگر کتب تفسیر،

تفسیر ضیاء القرآن ج ۵ ص ۱۱۲ آیت ۱۰ الحدید اشاعت ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ)  
غزوہ تبوک میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مالی ایثار کی مزید تفصیل (بحوالہ  
مشکوٰۃ شریف و ترمذی شریف ج ۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری ہمیشہ خواہش رہی کہ میں کسی طریقہ  
سے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر کسی معاملے میں سبقت لے جاؤں۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں خرچ کا حکم فرمایا۔ میں نے  
بہت سے مال میں سے آدھا اہل و عیال کے لئے رکھا اور آدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں لے آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر کا سارا مال  
لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ  
آئے ہو“ عرض کی:

فَقَالَ أَبَقِيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

پروانے کو چراغ اور بلبیل کو پھول بس  
صدیق کے لئے خدا اور اس کا رسول بس

نوٹ: علامہ اقبال کی پوری نظم گزشتہ صفحہ پر ہے۔

یہ غزوہ تبوک کا موقع تھا۔ سارا مال پیش کرتے ہوئے جناب صدیق  
اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا لباس بھی راہ خدا میں دے کر ٹاٹ کی قبا بٹنوں کی بجائے کانٹے  
استعمال کر کے پہنی ہوئی تھی..... ایک روایت کے مطابق جبریل علیہ السلام بھی

صدیق اکبرؓ کے لباس میں ہی حاضر ہوئے تھے، بلکہ آسمانوں پر تمام ملائکہ کا بھی یہی لباس تھا۔ (تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ)

نوٹ: جبرئیل علیہ السلام کی تشریف آوری کا واقعہ بحوالہ ضیاء القرآن گزشتہ صفحہ پر دیکھئے۔ تمام ملائکہ کو سنت صدیق اکبرؓ ادا کرنے کا حکم رب کائنات نے دیا۔ (مقامات صحابہ بحوالہ عمدۃ التحقیق ص ۵۳)

واقعہ صحیح ہے اگر سمجھ نہ آئے تو اقبال کا فتویٰ ”عقل کو تنقید سے فرصت نہیں“ دیکھ لیں۔ (راقم)

(۸) حدیث شریف: بحوالہ ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، راوی ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”حشر کے دن سب سے پہلے میں اپنے مزار سے اٹھوں گا پھر حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور پھر جنت البقیع میں دفن ہونے والے..... الخ

(۹)..... حدیث شریف: مشکوٰۃ شریف بحوالہ مسلم شریف راوی ابو ہریرہؓ، خلاصہ و مفہوم: اے ابوبکرؓ! تو میری امت میں سے جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا۔

(۱۰)..... حدیث شریف: از مشارق الانوار بحوالہ صحیحین، خلاصہ و مفہوم: حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے آج کون روزے دار ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا میں روزے دار ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ چلا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا! آج کس نے محتاج کو کھلایا ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا جس میں یہ چار باتیں جمع ہوں وہ

بہشت میں داخل ہوا۔

(۱۱)..... بہشت کے تمام دروازے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے کھلے ہوں گے، جنت کے تمام دروازوں سے آپ کو خوش آمدید کہا جائے گا۔

(بخاری، ترمذی، مسلم، راوی ابو ہریرہ)

(۱۲)..... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری امت کے چار سو ہزار (چار لاکھ) بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے“ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اور زیادہ کر دو“ فرمایا..... کر دیئے عرض کی اور زیادہ کر دو..... فرمایا کر دیئے۔ (آپ رضی اللہ عنہ کو امت کے ساتھ کس قدر ہمدردی ہے) مشکوٰۃ، راوی انس رضی اللہ عنہ

(۱۳)..... ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مسئلے پوچھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیئے، عورت نے عرض کی اگر میں کسی وقت آپ کو نہ پاؤں؟ حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانا۔

(بحوالہ مشکوٰۃ، ترمذی)

(۱۴)..... تمام علوم جو اللہ تعالیٰ نے مختار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں ڈالے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سارے کے سارے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینے میں ڈال دیئے۔ (مفہوم حدیث: نزہۃ المجالس)

(۱۵)..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک انگٹھی دے کر فرمایا اس میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھو! اور! جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ساتھ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللَّهُ بھی لکھو! لیا، جب وہ انگٹھی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس میں لکھا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میری محبت نے گوارا نہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ



کے نام سے جدا کروں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آگئے، عرض کی آپ ﷺ کا نام ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لکھوایا ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام میں نے لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ سے الگ رکھے۔ (تفسیر کبیر ج اول)

(۱۶)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شبِ معراج میں جس آسمان سے گذرا میں نے اس پر یہ لکھا ہوا دیکھا..... محمد الرسول اللہ اور میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ (تاریخ الخلفاء از حضرت علامہ سیوطی رحمہ اللہ، ریاض النفرة ج اول)

(۱۷)..... سورج کے دل پر اسمِ گرامی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔

نبی الانبیاء ﷺ نے صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

”تیرے باپ کا نام سورج کے دل پر لکھا ہے، جب وہ خانہ کعبہ کے بالمقابل آتا ہے تو رُک جاتا ہے، ملائکہ کہتے ہیں اس نام کے طفیل چل جو تیرے دل پر لکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کا اسمِ گرامی سن کر آگے چل پڑتا ہے۔“ (نزہۃ المجالس ج ۲ مترجم علامہ صفوری رحمہ اللہ ص ۱۸۴)

(۱۸)..... غزوہ بدر..... حُبِ مصطفیٰ ﷺ کے مقابلہ میں اولاد کوئی چیز نہیں۔

غزوہ بدر میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ مشرکوں کی طرف سے لڑ رہے تھے، جب مسلمان ہوئے تو کہنے لگے، ابا جان! بدر میں آپ ﷺ کئی بار میری زد میں آئے مگر میں نے باپ سمجھ کر آپ کو قتل نہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میری زد میں آجاتے میں کبھی تجھے نہ چھوڑتا اور قتل کر دیتا۔

اشعار:

پاسِ ناموسِ حقوقِ پدری نے روکا  
دوسری سمت کو رُخ اپنا لیا میں نے بدل

جواب: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

تُو میری زد میں جو آتا تو نہ بچ کر جاتا  
یہ میری تیغ ہوتی تیرے لیے پیغامِ اجل  
دشمنِ حق سے مسلمانوں کی قرابت کیسی؟

اس کا رشتہ ہے فقط حُبِ خدا عزوجل

(۱۹)..... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم صرف اُسے جنت کا ٹکٹ دیں گے

جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مبارک باد دی کہ میں  
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ پلِ صراط سے وہی گذرے گا جسے حضرت  
علی رضی اللہ عنہ پر چمی دیں گے۔ جناب علی رضی اللہ عنہ مسکرائے اور فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ  
میں آپ کو مبارک باد نہ دوں؟ تو انہوں نے فرمایا کیسی؟ جناب علی  
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اُسے پر چمی دیں  
گے جو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے گا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ریاض النظرۃ ج ۱)

(۲۰)..... رب تعالیٰ نے شبِ معراج جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز میں کلام

فرمایا! شبِ معراج حضور نوز علی نور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرشِ عظیم کے قریب گھبراہٹ  
محسوس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز میں تسلی

فرمائی۔ (مدارج النبوة ج ۲)

حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ فرماتے ہیں:

نبی راداد حق تسکین بہ معراج  
بہ آواز ہمیں صدیق اکبر

(۲۱)..... جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میرے اور جناب عمر رضی اللہ عنہ کے مابین چشمک ہوگئی ہے۔ میں نے معذرت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبول نہ کی، یہ سن کر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تجھے معاف کرے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احساسِ ندامت ہوا ان کو دیکھتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور متغیر ہو گیا۔ فرمایا: اے عمر! جب میں نے اعلانِ نبوت کیا تم نے مجھے جھٹلایا لیکن صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی اور جان و مال سے میری مدد کی۔ (تاریخ الخلفاء بحوالہ بخاری شریف)

(۲۲)..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ہمیشہ نور افشانی ہوتی رہے گی۔ (تاریخ الخلفاء) حدیث شریف میں ہے: ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ نورانی ہے، مسجد نبوی شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا ہے اور قیامت تک کھلا رہے گا۔

(۲۳)..... حوضِ کوثر پر حضور سراج منیر صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ رضی اللہ عنہ رفیق ہوں گے۔ بحوالہ حدیث شریف (تاریخ الخلفاء، ترمذی شریف)

(۲۴)..... حضور شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پسندیدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا کوئی خصلت میرے اندر بھی موجود ہے؟ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں وہ تمام پسندیدہ خصال موجود ہیں۔ تم کو مبارک ہو۔ (تفسیر عزیزی و تاریخ الخلفاء)

(۲۵)..... میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شکر ادا کرے اور ان سے محبت کرے۔ (راوی سیدنا انس رضی اللہ عنہ تاریخ الخلفاء)

(۲۶)..... مسجد نبوی شریف میں مخصوص نشستگاہ: مسجد نبوی شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھ جاتے، خلا نہ ہوتا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نشست گاہ کشادہ ہوتی تھی۔ کوئی شخص وہاں جا کر بیٹھنے کی جسارت نہ کر سکتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ آجاتے اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کر کے گفتگو فرماتے۔

(تاریخ الخلفاء از حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ)

(۲۷)..... حدیث مبارکہ: ہر نبی کے دو آسمانی اور دو زمینی وزیر ہوئے ہیں میرے آسمانی وزیر جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمینی وزیر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۲۸)..... تمام مجلس میں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چہرہ انور پر نظر جما کر بوجہ نور ادب کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ (ترمذی شریف)

(۲۹)..... ایک بار رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، دائیں ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اور بائیں ہاتھ سے عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: قیامت کے دن ہم اس طرح اٹھیں گے۔ (ترمذی، امام حاکم، امام طبرانی)

(۳۰)..... قابل توجہ..... ایک بار جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ”میں اگر عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کروں، عمر نوح علیہ السلام کے برابر تب بھی پورے بیان نہیں ہو سکتے حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کا ایک جزو ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

(۳۱)..... میرے امت کے خاص لوگ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبرانی شریف

بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۳۲)..... جنت میں ہر شخص کا داخلہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رضا مندی پر ہوگا۔

(مکتوبات شریف امام ربانی)

(۳۳)..... بہشت سارے کا سارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نور سے بھرا ہوا ہے۔

(مکتوبات شریف مجددی) مکتب نمبر ذکر خیر ۴ میں موجود ہے۔

نوٹ: بحوالہ نقوش رسول نمبر (۱۸۱) احادیث ایسی ہیں جن میں صرف

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ہیں۔ (۶۸) ایسی ہیں جن میں ابو بکر و

عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے۔ (۱۷) ایسی ہیں جن میں اصحاب ثلاثہ کے

فضائل ہیں (۱۴) وہ ہیں جن میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے فضائل

ہیں۔ ان کے علاوہ سینکڑوں احادیث ہیں جن میں اصحاب رضی اللہ عنہم کے

فضائل ہیں۔ جن میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں، یہی حال قرآن

مجید کی آیات کا ہے۔

(۳۴)..... اللہ تعالیٰ مخلوق کے واسطے تجلی تمام فرمائے گا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

لیے تجلی خاص۔

(۳۵)..... ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا۔ (اللہ تعالیٰ ان کے سینے میں

ایک شعاع نور ڈالتا اور فوراً مسئلہ حل ہو جاتا)۔

(نقوس رسول نمبر بحوالہ ازالۃ الخلفاء شاہ ولی اللہ)

(۳۶) .. بوقت وصال ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے

پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ ارشاد بھی ہے ”ابو بکر کا نام

خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں صدیق رکھا۔“ (بحوالہ نقوس سیرۃ رسول نمبر)

(۳۷)..... تاریخ الخلفاء - شعب الایمان - راوی عمر رضی اللہ عنہ - حدیث: ”اگر ترازو کے پلڑے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہو اور دوسرے میں تمام جہان کے صحابہؓ اولیاء، صالحین و مومنین کا ایمان ہو تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔

(۳۸)..... ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میرے کان اور میری آنکھیں ہیں۔  
(سمع و بصر) (ترمذی حاکم، طبرانی)

### یک عظیم محقق اور مصنف کا تبصرہ مختصراً:

ابوبکر رضی اللہ عنہ عقلمند، صائب الرائے تھے۔ انکی اغراض انتہائی پاکیزہ تھیں۔ وہ اپنی ذات کیلئے کچھ بھی نہ کرتے تھے وہ خیر کیلئے کوشاں رہتے، ان کی تگ و دو اتنی مصلحت سے بالاتر ہوتی تھی۔ وہ دنیاوی مفاد سے بالاتر ہو کر حکومت کرتے تھے ان کے نزدیک مال و دولت کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ فخر و غرور سے بے نیاز تھے۔ سائنس دنیا سے کوئی رغبت نہ تھی۔ (سیرۃ ابوبکر صدیق مصنف محمد رضا، مترجم محمد سرور گوہر نظر ثانی حافظ ثناء اللہ ضیاء بحوالہ مصنف کتاب محمد و خلفاء)

### صدق ہونے کے ثبوت اور وجہ تسمیہ:

خدا صادق نبی صادق لقب تم کو ملا صدیق  
کلام اس میں نہیں سچوں کے سچے بالیقین تم ہو  
(۱)..... مسلم، ترمذی، بخاری: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ہمراہ صدیق و عمر و عثمان تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ جبل حرا اور ایک پہاڑ پر بھی یہ واقعہ پیش آیا تھا۔  
(۲)..... بغیر کسی تاثر کے آپ نے واقعہ معراج کی تصدیق فرمائی اس لئے صدیق

مشہور ہوئے۔

(۳) ..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بار بار اپنے خطبات میں آپؐ کو صدیق فرمایا۔

(۴) ..... آپؐ نے کہا ”میں نے کبھی بت کو سجدہ نہیں کیا“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صدیقؐ نے سچ کہا ہے۔“

(۵) ..... کشف الغمہ ص ۲۲۰۔ امام باقرؑ نے آپؐ کو صدیق فرمایا۔ تین بار فرمایا ”ہاں وہ صدیق ہے۔“

(۶) ..... تفسیر قمی: ”غار ثور میں آپؐ نے آپؐ کو صدیق فرمایا۔“

(۷) ..... قبول اسلام سے پہلے بھی آپؐ صدیق کے لقب سے مشہور تھے جس طرح حضور علیہ السلام اعلان نبوت سے پہلے صادق اور امین مشہور تھے۔

### شان صدیق اکبرؓ بحوالہ صحابہؓ و صالحین:

(۱) ..... حضرت عمرؓ کا ارشاد ”ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں۔“ (بخاری شریف)

(۲) ..... ابوبکرؓ کے بدن کی خوشبو مشک سے بھی اچھی ہے۔ (حضرت عمرؓ)

(۳) ..... حضرت ابوبکرؓ خدا کے خاص محبوب ہیں۔“ (علی المرتضیٰؓ)

(۴) ..... حضرت علیؓ نے فرمایا ”حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں بہتر ہیں۔“

(۵) ..... حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ”کسی مؤمن کے دل میں میری محبت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کا بغض یکجا نہیں ہو سکتا۔“

(۶) ..... لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کا نام اواہ (رحم دل، حلم والے) مشہور ہو گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مولا کریم نے اواہ فرمایا۔

(۷) ..... حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کی چار خصلتیں اور کسی میں نہ تھی۔

(الف) نام صدیقؓ بمطابق حکم مصطفیٰ ﷺ

(ب) غارِ ثور کے ساتھیؓ

(ج) ہجرت کے پورے سفر میں رفیق

(د) تمام اصحابؓ آپ کے مقتدی بنے بموجب تاکیدِ فرمانِ

سیدالاولین والآخرین ﷺ

(۸)..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ اور سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی گفتگو سنا کرتے تھے۔

(۹)..... حضور نور علی نور ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اور کسی کو فضیلت نہ دی۔ (یہ ارشادات، بحوالہ کتب احادیث، تاریخ الخلفاء اور نیز آئینہ خلافت مصنف جناب پروفیسر سعید اختر لکھے)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے قلیل احادیث مروی ہونے کے اسباب:

رحلت رسالت مآب ﷺ کے بعد آپؓ تھوڑے دن زندہ رہے اگر زیادہ عرصہ زندہ رہتے تو آپ کی روایات دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعداد میں زیادہ ہوتیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مقدمہ پیش ہوتا تو آپ اس کا فیصلہ قرآن کریم میں تلاش فرماتے اور نص قطعی کے مطابق فیصلہ فرماتے۔ بصورت دیگر احادیث کے مطابق فیصلہ دیتے اگر کوئی حدیث نہ ملتی تو مسلہ مقدمہ سے متعلقہ حدیث صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھتے۔ اگر صحابہؓ سے بھی کوئی حدیث نہ ملتی تو صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے ان سے مشہورہ کرتے۔ اس مجلس شوریٰ میں تمام اصحاب راضی رائے ہوتے تو ویسے ہی فیصلہ دیا کرتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قاعدہ تھا۔ اگر قرآن و حدیث سے مقدمہ حل نہ ہوتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے



فیصلے کے موافق احکام جاری فرماتے۔ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی نظیر نہ ملتی تو صحابہؓ کی کثرت رائے پر فیصلہ فرماتے۔ چونکہ دورِ علی رضی اللہ عنہ سازشوں سے پُر تھا اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کی تمام احادیث تلاش کی گئیں اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی۔ حضرات شیخین (ابو بکرؓ و عمرؓ) کے متعلق زیادہ ضرورت نہ پڑی۔ (تاریخ الخلفاء حافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابو بکر السیوطی)

## فضائل اوصاف و کمالات کی مزید وضاحت

### علم انساب میں مہارت:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام عرب خصوصاً قریش کے نسب سے بخوبی واقف تھے سب سے فائق تر تھے اور بہترین ذکی تھے۔

### فن تعبیر میں کمال:

عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ ہی خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ کمال حاصل تھا۔ محمد بن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں امت مسلمہ میں فن تعبیر میں آپ ہی سب سے زیادہ ماہر تھے۔

### فصیح مقرر:

علامہ ابن کثیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے آپ سب سے زیادہ فصیح مقرر تھے۔

### صحابہؓ میں سب سے زیادہ عالم:

صحابہؓ میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ ثبوت صلح حدیبیہ کے واقعات سے ملتا ہے صحیح بخاری میں یہ تفصیل موجود ہے اور صحابہؓ میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ دورِ خلافت کے واقعات سے ثابت ہے۔

صائب الرائے:

تمام صحابہؓ میں اعلیٰ گفتار و کردار کے مالک تھے۔ عقل کامل کے حامل اور صائب الرائے تسلیم کئے گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرماتے رہیے۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کو برسر آسمان ناپسند ہے کہ زمین پر ابو بکر کوئی غلطی کر سکیں..... یعنی وہ کوئی بھی غلطی نہیں کر سکتے۔ (ب شام معتبر کتب کے حوالہ جات)

حافظ قرآن حکیم:

امام نووی بیہ لکھتے ہیں کہ آپؓ سب سے زیادہ اچھے حافظ قرآن شریف تھے۔ ابو داؤد بیہ نے شعبی بیہ کے حوالہ سے جو بیان کیا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات تک قرآن کریم جمع نہیں ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ترتیب کے مطابق جمع نہیں ہوا تھا جس ترتیب سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف جمع فرمایا ہے۔ بہترین فہم و فراست رکھتے تھے (متفق علیہ) سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دیگر صحابہؓ پر افضلیت برتری:

علمائے اہلسنت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ افضل و برتر ہیں۔ آپؓ کے بعد علی المرتبیب فاروق اعظم، عثمان غنی، علیؓ، عشرہ مبشرہ اہل بدر اہل احد اہل حدیبیہ رضی اللہ عنہم افضل ہیں جن کو باقی دیگر پر برتری حاصل ہے۔ ابو منصور بغدادی بیہ نے بھی لکھا ہے کہ دس پر امت مسلمہ کا

اتفاق ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمرؓ کی زبانی لکھا ہے..... حضور علیہ السلام نے اس اتفاق کو پسند فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ترمذی رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی زبانی لکھا ہے۔ بخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ احمد نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی نقل فرمایا ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت متواتر آئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف کہے اس کی سزا اسی کوڑے ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت متواتر ہے، دیگر کئی اصحاب سے ایسی روایات متعلقہ آپ کی افضلیت بے شمار کتب احادیث میں موجود ہیں۔

مثلاً مسند عبد الرحمن رحمہ اللہ، ابو نعیم رحمہ اللہ، جابر رضی اللہ عنہ ”ارشاد حضور علیہ السلام، ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کوئی دوسرا افضل و برتر نہیں ہے کہ اس پر آفتاب طلوع ہوا ہو۔“ یہ طبرانی میں بھی ہے۔ ابن کثیر نے بھی ایسی احادیث کی صحت کے دلائل دیئے ہیں۔ اوسط میں بھی ہے۔ راوی سعد بن زرارہ ”جبرائیل نے بتایا ہے حضور علیہ السلام کے بعد امت میں بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔“ (حدیث شریف) عمرو بن عاصؓ راوی ایسی دوسری روایت کے۔ ترمذی، نسائی، حاکم نے بھی ایسی احادیث بیان فرمائیں۔ عبد اللہ بن عباسؓ ابن عمرؓ، علی شیر خداؓ، ابو سعید خدریؓ، جابر بن عبد اللہؓ کی زبانی ایسی روایت موجود ہے۔ عمار بن یاسرؓ بھی راوی ہیں۔ (تاریخ الخلفاء علامہ محدث حافظ مفسر فقیہ، عارف کامل جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ)

امت میں زیادہ رحمدل:

احمد و ترمذی نے بحوالہ انسؓ حدیث شریف بیان کی ہے:

”میری امت میں میرے امتیوں کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے رحمدل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ احکام الہی کی تعمیل میں حضرت

عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ سخت عثمان رضی اللہ عنہ مکمل حیا دار ہیں۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حلال و حرام کے مسائل جاننے والے ہیں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ احکام وراثت میں ماہر۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ بہترین قاری۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ امین۔ علی رضی اللہ عنہ بہترین حج۔ سچے پرہیزگار ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ابودرداء رضی اللہ عنہ زیادہ عابد۔

علامہ سیوطی قدس سرہ نے ایک الگ عنوان ”حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت میں مزید احادیث“ کے تحت چار طویل احادیث لکھی ہیں۔ اس طرح حضرت سیوطی علیہ الرحمۃ نے بعنوان ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہی فضیلت میں حدیثیں“ بے شمار احادیث بیان فرمائی ہیں۔ مع تفصیل (اس ذرّہ حقیر بے عمل نے کئی کتب مستند سے متعلقہ فضائل کئی احادیث لکھی ہیں۔ آئندہ صفحات پر بھی)

### خدمتِ خلق کا اعلان:

خطبہ اول میں خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ (خلافت سنبھانے پر) فرمایا مجھے امید ہے کہ موجودہ منصبِ خلافت میرے سابق طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ اہل محلہ کے جانوروں کا دودھ نکال کر دیا کرتے تھے۔

(حسب سابق)

### ارشاد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سب کا یقین:

وصال حضور ﷺ پر کسی ایک نے بھی یقین نہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم بزرگ بھی یقین نہ کر پائے۔ صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ مع تلاوت آیات ارشاد فرمانے پر سب نے یقین کر لیا۔ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

مصنف شیخ محمد رضا مدیر مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ)

## سیدنا صدیق اکبر کا مقام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

گزشتہ صفحات پر جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ارشادات عالیہ ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کس قدر مقام ہے۔

## حضرت صدیق اکبرؓ اہل بیت اطہارؓ کی نظر میں

- (۱) ..... عبداللہ بن جعفر طیاری رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم پر والی ہوئے تو اس شان سے کہ مخلوق خدا میں سب سے بہتر تھے۔ (الحاکم)
- (۲) ..... امام باقرؓ کا ارشاد ہے میں نے کسی اہل بیتؓ کو نہیں دیکھا جو ابوبکرؓ و عمرؓ سے محبت نہ رکھتا ہو۔ (امام محمد)
- (۳) ..... امام جعفر صادقؓ نے فرمایا ”ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں امام عادل ہیں ہم ان سے محبت رکھتے ہیں اور انکے دشمن سے بیزار ہیں۔ (امام محمد)
- (۴) ..... امام باقرؓ کا ارشاد ہے جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جانتا۔ (امام محمد)
- (۵) ..... امام زین العابدینؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما کا کیا مرتبہ ہے فرمایا وہی جو اس وقت روضہ اقدس سے قرب میں انہیں حاصل ہے۔ (الحاکم)

## کمالات مورخین و محققین و مصنفین کی نظر میں

- (۱) ..... امام زہریؒ فرماتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے پختہ اور صائب

تھی جس کا جوہر وہ نورِ ایمانی تھا جسے فراست مؤمن کہتے ہیں۔ ان کا لقب اوّاه تھا کیونکہ رفیق القلب تھے۔ حکیم و شجاع تھے۔ ان کے بال گھونگریا لے تھے۔ گفتگو کم فرماتے تھے۔

(۲) ..... عباس محمود العقاد ”صدیق کامل“ میں لکھتے ہیں (خلاصہ) ..... ”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر مرحلہ میں حضور علیہ السلام کے ثانی رہے۔“

(۳) ..... حاجی معین الدین ”خلفائے راشدین“ میں لکھتے ہیں ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی عظیم الشان کارناموں سے لبریز ہے۔“

(۴) ..... عمر ابوالنصر ”خلفائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ میں لکھتے ہیں: (مفہوم: تمام صفات بے مثل)

(۵) ..... میجر جنرل محمد اکبر: ”آج تک دوست دشمن اُن کے ثنا خوان ہیں۔“

(۶) ..... رفیق بک العظیم: ”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وجود نہ ہوتا تو تاریخ کا دھارا کسی اور ہی طرف مڑا ہوا ہوتا۔“

(۷) ..... محمد حسین ہیکل: ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ دور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کا تمہ و تکملہ تھا۔ اسلام کی سربلندی اکیلے جو اولوالعزمانہ کوششیں کیں ان کی نظیر عالم اسلام کی تاریخ میں نہیں ملتی۔“

## حضرت ابوبکرؓ غیر مسلموں کی نظر میں

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں

گفتہ آید در حدیث دیگران

(۱) ..... تعصب کے باوجود غیر مسلم مورخین و مصنفین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی

عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ولیم میور لکھتا ہے ”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

کامیابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل یقین کی مرہون منت ہے۔ مسلمانوں میں کوئی ایسا نہیں جو ایمان اور عمل میں ابوبکرؓ پر فوقیت رکھتا ہو۔“

(۲) ..... ڈاکٹر اندری سردیر: ”وہ صحیح معنوں میں نیک سرشت صوفی تھے۔“

(۳) ..... ایچ بی ویلز: ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد اس عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا جس کے سامنے پہاڑ بھی ہوتے ٹل جاتے۔“

(۴) ..... ڈاکٹر ویل: ”ابوبکرؓ کی نجی زندگی اور عہد حکومت ایسا بے عیب گزرا جس پر انگشت نمائی کرنا ممکن نہیں ہے۔“

(۵) ..... وان کریم، ایچ جی ویلز، لین پول، پروفیسر تور آندے، سائمن آکلے، ایڈورڈ گین نے بھی تعریف کی ہے۔

(۶) ..... گاندھی: ہندوؤں کا عظیم رہنما اپنے ملک کے وزراء کو یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ ”اگر کامیابی چاہتے ہو تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اسوۂ حسنہ پر چلو۔“

بلادِ ہندوستان میں سیاہ پھول والے درخت پر

صدیق اکبرؓ کا اسم گرامی

ابن عسا کر رضی اللہ عنہ اور ابن البخار رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخوں میں جناب ابوالحسن علی بن عبداللہ ہاشمی الرقی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں بلادِ ہندوستان میں گیا تو ہندوستان کے بعض گاؤں میں ایک سیاہ پھول والا درخت تھا اس کے ایک بڑے پھول کھلنے سے بہت زیادہ خوشبو آئی۔ دیکھا تو اس پر سفید خط سے لکھا ہوا تھا..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ ابوبکر الصدیق۔ عمر الفاروق (رضی اللہ عنہما)۔ مجھے اس بات میں شک ہوا اور خیال کیا

کہ شاید اس پر کوئی عمل کیا گیا ہوگا تو میں قصداً وہاں گیا اور ایک پھول جو ابھی کھلا نہ تھا۔ اسے کھولا وہ بات بالکل درست پائی اور اس شہر میں اس کے بارہ میں بہت کچھ سنا۔ اس گاؤں کے رہنے والے پتھروں کی پوجا کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا انہیں کوئی عرفان نہ تھا۔“ (خصائص الکبریٰ شریف مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ ترجم حضرت خواجہ قبلہ ام صدیق احمد سیدوی رضی اللہ عنہ موسوم بہ ذکر خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول باب تیسرا (تیسرے نمبر پر) ص ۵۸، ۵۹)

نوٹ: واضح رہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ وہی واقعہ نقل کرتے ہیں جس کی صحت پر انہیں مکمل یقین ہوا انکا رابطہ براہ راست حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے رہتا تھا احادیث کے بارے میں صحت احادیث کے بارے میں تحقیق کر لیتے تھے۔ حالت بیداری میں کچھتر مرتبہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ (بالمشافہ)

### خلفائے راشدین:

بمطابق تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ وَالَّذِينَ مَعَهُ كَا مَظْهَرِ اَتَمِ سَيِّدِنَا صَدِيقِ الْاَكْبَرِ  
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ..... اَشِدَّاءَ الْكُفَّارِ كَا مَظْهَرِ اَتَمِ سَيِّدِنَا عَمْرٍو فَارُوقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ..... رُحَمَاءَ بَيْنَهُمْ كَا مَظْهَرِ  
 اَتَمِ سَيِّدِنَا عَثْمَانَ ذَوِ النُّورَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ..... تَرَاهُمْ سَاجِدًا كَا مَظْهَرِ اَتَمِ سَيِّدِنَا عَلِي  
 الْمُرْتَضَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرَمِ اللّٰهِ وَجْهَ الْكَرِيمِ۔ (خصائص الکبریٰ)

## تورات و زبور میں سیدنا ابوبکر کی مثال

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بارش کے قطرہ کی مانند ہے جہاں وہ گرتا ہے نفع بخشا ہے۔ (ص ۱۳۵ ذکر خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم)

### خلفائے راشدین:

ص ۱۳۳ پر ہے ”تم تمام لوگوں سے سب سے زیادہ سعادت مند ہو گے۔“



ص ۱۳۷ کا مفہوم: (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) ”آپ کا معاملہ صدیق رضی اللہ عنہ کو ملے گا۔ ان کی خاص صفت یہ ہوگی کہ جب وہ فیصلہ کریں گے تو بالکل صحیح فیصلہ کریں گے۔ حقوق دلانے میں نہ نرم ہوں گے نہ سخت (یعنی میانہ رو ہوں گے)۔ ان کے بعد دین حنیف کا معاملہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اور پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا۔

ص ۱۵۶، ۱۵۷ ذکر خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ: خصائص الکبریٰ شریف۔ (ذکر خلفائے راشدین) ابن عساکر رحمہ اللہ نے ابوالطیب عبد المنعم بن غلبون الممتزی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے جب عموریہ فتح ہوا تو عموریہ کے ایک گرجے پر آب زر سے یہ عبارت کندہ تھی۔ بدترین خلق وہ ہیں جو سلف پر سب و شتم کریں حالانکہ ان کے سلف کا ایک آدمی (صدیق اکبر) ہزار خلف سے بہتر ہوگا۔ (اکویار ہزاراں ورگا) اے غار والے! تو نے قابل فخر عزت پائی اور یہ فخر بجا ہے جبکہ تیری تعریف اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں کی جو اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثَانِيْ اٰثْنِيْنَ اِذْ هُمْ اَفِي الْغَارِ۔ اے عمر رضی اللہ عنہ تو صرف حاکم نہ تھا بلکہ شفقت کے لحاظ سے والد تھا۔ اے عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں نے آپ کو مظلومی کی حالت میں مارا اور انہوں نے آپ کو قبر میں دفن کرتے وقت زیارت بھی نہ کرائی اور تم اے علی رضی اللہ عنہ امام الاولیاء ہو یہ صاحب غار ہیں جو یگانہ روزگار ہیں اور یہ شہریوں کے فریادرس ہیں جو کوئی ان کی تنقیص کرے گا اس کے منہ پر پھٹکار ہوگی۔

راوی کہتا ہے میں نے اس گرجے کے پادری کو کہا جس کے بڑھاپے کی وجہ سے بھنویں آنکھوں پر الٹ آتی تھیں۔ کتنی مدت سے یہ الفاظ تمہارے گرجا کے دروازے پر لکھے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دو ہزار سال پہلے..... ہمارے مشائخ نے رومیوں سے جب جہاد کیا تو انہوں

نے وہاں کے گرجا میں یہ شعر لکھا ہوا پایا۔ اَتْرَجُوا اَمَّا قَتَلَتْ حُسَيْنًا۔ شفاعت  
جدہ یوم الحساب۔

وہ جماعت جنہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ان کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی  
شفاعت کی امید کر سکتی ہے؟ یہ تحریر بعثت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال پہلے کی  
ہے۔ (خصائص الکبریٰ شریف جز اول)

### فضیلت و شان صدیق اکبرؓ:

مفہوم عبارت از مدارج النبوة شریف ج اریس المحققین عبدالحق محدث  
دہلوی فرماتے ہیں۔ (شب معراج) نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اثناء راہ میں دہشت ہوئی۔  
ناگاہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز ولغت (بولی) سے مشابہ آواز میں بشارت سنی  
”قِفْ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ“ تاکہ دوست کی آواز سے انسیت ہو.....  
یا رعا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز کو پیدا کیا گیا، کیونکہ ”دونوں یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
اور محبوب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی طینت پر پیدا کئے گئے۔ فرمان باری تعالیٰ ہوا وہ  
دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انیس ہے پس میں نے ان کی صورت پر ایک  
فرشتہ پیدا کیا تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مشابہت میں نداء کرے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
وہشت جاتی رہی۔“

### علامہ اقبال کو زیارت صدیق اکبرؓ:

علامہ اقبال رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سورہ اخلاص کی تفسیر سیکھی اور  
اس تفسیر کو اپنی منظوم کتاب ”مثنوی رموز بخودی“ میں اشعار میں نظم فرمایا۔ جس کا  
منظوم ترجمہ رسالہ انوار لاٹھانی جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ میں شائع کیا گیا۔ اس ذرہ  
حقیر بے تعداد نے بخوف طوالت نقل نہیں کیا۔ تفسیر سورہ اخلاص ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی۔

## سوال۔ کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

- (۱) ..... خلیفہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
- (۲) ..... امیر المؤمنین
- (۳) ..... امام المتقین
- (۴) ..... افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- (۵) ..... وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ کی فضیلت پانے والے۔
- (۶) ..... لقد رضی اللہ عنہم کی دولت لوٹنے والے
- (۷) ..... لا تحزن ان اللہ معنا کے شیریں خطاب سننے والے۔
- (۸) ..... ثانی اثنین اذ هُمَا فِي الْغَارِ كَالقَبِ پانے والے۔
- (۹) ..... رفاقت کا حق ادا کرنے والے
- (۱۰) ..... اپنی جان و مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کرنے والے۔
- (۱۱) ..... عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشرکوں کی ہر تکلیف برداشت کرنے والے
- (۱۲) ..... حضور علیہ السلام کی خاطر بیوی، بچے، وطن، مال، جائیداد کو قربان کرنے والے
- (۱۳) ..... جب تمام عرب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر مجنون کہتا تھا اس وقت صدقت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کے نعرے لگانے والے۔
- (۱۴) ..... شب ہجرت سوارِ براق (صاحبِ براق) صلی اللہ علیہ وسلم کو کاندھوں پر اٹھانے والے
- (۱۵) ..... صدر دین و ملت ہیں۔
- (۱۶) ..... اپنی آنکھوں سے مصحف رُخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے والے
- (۱۷) ..... سفر و حضر میں ساتھ رہنے والے۔

- (۱۸) ..... سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر بادشاہِ حقیقی سے بہت بڑے متقی کا خطاب پانے والے۔
- (۱۹) ..... اولوالفضل کا خطاب رب العزت سے سننے والے
- (۲۰) ..... زندگی اور وصال میں اکٹھے رہنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔
- (۲۱) ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں تمام صحابہؓ و اہل بیتؑ کی امامت فرمانے والے
- (۲۲) ..... ایک ہی مصلے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھانے والے۔
- (۲۳) ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے باپ کے قتل کا ارادہ کرنے والے۔
- (۲۴) ..... سب رشتے توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑنے والے
- (۲۵) ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بارے میں مماثلت و مطابقت رکھنے والے
- (۲۶) ..... کمالاتِ نبوت حاصل کرنے والے۔
- (۲۷) ..... شہادتِ خفی کی سعادت پانے والے
- (۲۸) ..... اخلاقِ حسنہ و عاداتِ پسندیدہ اوصافِ حمیدہ رکھنے والے
- (۲۹) ..... رحمتِ مجسم و غیرتِ مجسم، مشک و عنبر کی خوشبودینے والے
- (۳۰) ..... طہارت کے پیکر، جبینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چومنے والے
- (۳۱) ..... عزم و ثبات اور توکل کے کوہِ گراں
- (۳۲) ..... مشنِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پورا کرنے والے
- (۳۳) ..... معیتِ خدا و معیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حامل
- (۳۴) ..... غزوات میں بہادری کے جوہر دکھانے والے
- (۳۵) ..... مرضِ وفات، عالمِ نزع، وفات، مدفن اور عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مطابقت اور مماثلت و موافقت رکھنے والے
- (۳۶) ..... آسمانوں سے صدیق کا لقب پانے والے

- (۳۷)..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عتیق کا لقب لینے والے
- (۳۸)..... سمع و بصر حضور علیہ السلام کے بننے والے
- (۳۹)..... وَ لَسَوْفَ يَرْضَىٰ کی بشارت پانے والے
- (۴۰)..... عشرہ مبشرہ میں سرفہرست ہونے والے
- (۴۱)..... روزِ الست سے ابد الابد تک مسلم اور طاہر ہی رہنے والے
- (۴۲)..... ہر نیکی میں اولیت رکھنے والے
- (۴۳)..... قبولِ اسلام سے پہلے ہی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھنے والے
- (۴۴)..... نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار، لاتعداد، ان گنت احسانات کرنے والے
- (۴۵)..... روزِ حشر رب العزت کی خصوصی تجلی پانے والے
- (۴۶)..... جو وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی وہ اپنے سینے میں حاصل کرنے والے
- (۴۷)..... وہ صدیق اکبر جن کی مرضی پر ہر ایک کا بہشت میں داخلہ ہوگا
- (۴۸)..... حضور علیہ السلام کے ساتھ تمام مخلوق سے پہلے اپنی قبر انور سے اٹھنے والے
- (۴۹)..... شناسائے مزاجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بننے والے
- (۵۰)..... کشتہٴ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- (۵۱)..... خدا تعالیٰ کا سلام سننے والے
- (۵۲)..... تمام اصحاب و تابعین و محدثین و ائمہ طریقت کے مدوح
- (۵۳)..... ابتداء ہی سے شراب کو اپنے اوپر حرام کرنے والے
- (۵۴)..... دورانِ شکم مادر والدہ کو بت کے سامنے سجدہ کرنے سے روکنے والے
- (۵۵)..... بچپن میں بت کو اوندھا کرانے والے
- (۵۶)..... غزوہٴ بدر میں الہام سننے والے
- (۵۷)..... رحمت کا غلبہ حاصل کرنے والے

- (۵۸)..... جن کی شان میں کئی آیات نازل ہوئیں
- (۵۹)..... جن کی امامت و خلافت کے ثبوت قرآن و حدیث میں ہیں
- (۶۰)..... امت کے پہلے مبلغ
- (۶۱)..... امت کے پہلے خطیب
- (۶۲)..... رسالت کے پہلے ثمر
- (۶۳)..... غارِ ثور میں پہلے داخل ہونے والے
- (۶۴)..... رضوانِ اکبر پانے والے
- (۶۵)..... سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے
- (۶۶)..... حج کے پہلے امیر بننے والے
- (۶۷)..... صدیق کمالاتِ نبوت و تجلیاتِ ذاتی میں مستغرق
- (۶۸)..... بلا حجاب دائمی تصرف کے مالک
- (۶۹)..... صداقتِ صدیق پر خود خدا کی گواہی حاصل کرنے والے
- (۷۰)..... اپنی صداقت پر سند مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پانے والے
- (۷۱)..... منصبِ امامت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرنے والے
- (۷۲)..... جن کی صداقت پر حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا۔
- (۷۳)..... جن کی افضلیت پر تمام اصحاب و تابعین کا اجماع ہوا۔ (ثابت ہے)
- (۷۴)..... جن کی تکذیب میں تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کی تکذیب ہوتی ہے۔
- (۷۵)..... وہ بزرگ ترین ہستی جن کو جھٹلانا قرآن کو جھٹلانا ہے۔
- (۷۶)..... جن کا ذکر تمام کتب سماوی میں ہوا۔
- (۷۷)..... جن کا نام آسمانوں میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ لکھا ہے۔

- (۷۸)..... جن کی چار پشتیں درجہ صحابیت میں ہوئیں
- (۷۹)..... وہ جن کی زوجہ معظمہ محترمہ ام رومان رضی اللہ عنہا کو قبر میں شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اتارا۔
- (۸۰)..... وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کی زوجہ ام رومان کو نبی اکرم نے حور عین فرمایا
- (۸۱)..... جنہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سر بننے کا شرف حاصل ہوا
- (۸۲)..... جنہوں نے اپنی چھ سالہ بیچی صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہ حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دی۔
- (۸۳)..... جن کی لختِ جگر کی شان میں سورہ نور بڑی عظمت و جلالت کے ساتھ نازل فرمائی گئی۔
- (۸۴)..... جن کی بیٹی کے طفیل امت مسلمہ پر قیامت تک کئی احسانات ہوئے۔
- (۸۵)..... جن کی گود و زانو مبارک پر غارِ ثور میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اور جن کی گود عرشِ عظیم سے برتر تھی / افضل تھی۔
- (۸۶)..... وہ جن کی شبِ ہجرت غارِ ثور والی رات فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی تمام زندگی کے اعمالِ حسنہ سے اعلیٰ و ارفع و افضل ہے۔
- (۸۷)..... جن کی انکساری کا یہ عالم ہو کہ انیس سالہ اُسامہ رضی اللہ عنہ سواری پر ہو اور خود مشارق و مغارب کے خلیفۃ الرسول پیدل چلتے گئے اور دس زریں اصول ارشاد فرماتے رہے۔
- (۸۸)..... جن کے متعلق فرمایا گیا ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نہ ہوتے تو اللہ کی پرستش نہ ہوتی۔“
- (۸۹)..... وہ جن کے ہوش تھے قائم اڑے جب ہوش یاروں کے۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وصالِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ہوش کھو بیٹھے تھے اور وصال کا یقین

نہیں فرماتے تھے)

(۹۰)..... جن کے یارا کبر اور خصوصی ہمدرد و مشیر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

(۹۱)..... لقب ”ادّاہ“ (رقیق و نرم و غمگار، قلب) پانے والے

(۹۲)..... جن کے نزدیک ”حق سے بھی محبوب تر ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“

(۹۳)..... وہ جن کی آواز میں شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکینہ نازل فرمایا گیا

(۹۴)..... وہ جن کا جنازہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کرتا ہوا نکلا۔

(۹۵)..... وہ صاحبِ اخلاص محبوب جن کے مکان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاتے

مشورے لیتے اور دن کو آپ کے مشوروں پر عمل فرماتے

(۹۶)..... وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کے درِ اقدس پر سید عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم شب ہجرت خود

تشریف لے گئے

(۹۷)..... وہ جن کے وصال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”آپ کی گرد راہ تک پہنچنا

مشکل ہے۔“

(۹۸)..... سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”سب سے بڑھ کر آپ کی حفاظت کرنے

والے سب سے بڑھ کر اسلام کے خدمت گزار، سب سے زیادہ خلق و

فضل و سیرت و محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاصل تھی۔ اللہ نے آپ کو اپنی کتاب

میں صدیق فرمایا وَ سَمَّاكَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ صِدِّيقًا فَقَالَ وَالَّذِي جَاءَ

بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهِ۔ آپ کی شان میں فرمایا۔ اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ ہیں۔ آپ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے۔“

(۹۹)..... جملہ اصحاب میں علم الانساب، علم تعبیر، علم حدیث، فہم قرآن مجید، زہد و

ورع، ایمان، شجاعت، جو د و سخا، تواضع، فصاحت، عبادت، حضور

صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اتباع سنت، خلق غرضیکہ اخلاق حسنہ کی تمام اقسام و



صفات ان کی ذات کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں۔

(۱۰۰)..... وہ جن کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”واللہ میرے والد کو کوئی بلند سے بلند ہاتھ نہیں چھوسکتا وہ مضبوط قلعہ اور دراز سایہ تھے، وہ بچپن و جوانی و پیرانہ سالی میں محتاجوں کی دستگیری کرتے اسیروں کو رہائی دلاتے۔“

(۱۰۱)..... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”(بدر میں) اگر میرا بیٹا بھی میری تلوار کی زد میں آجاتا تو میں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اسے بھی قتل کر دیتا۔“

(۱۰۲)..... قصر صداقت کے شہنشاہ ہیں، منبع صدق و صفا ہیں۔

(۱۰۳)..... معدنِ جود و سخا ہیں واقفِ اسرارِ نبوت ہیں۔

(۱۰۴)..... زینتِ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صدق اکبر کی ایک پیاری دعا ہی پڑھ لیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ -

”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ دانستہ شرک کروں اور اے اللہ تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اس شرک سے جو نادانستہ مجھ سے سرزد ہو۔“..... (یہ دعائیں بار پڑھیں)

(تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۶۱ آخرسوہ کہف)

**سوال** پہلا خلیفہ کون ہوگا؟

**جواب** شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ گیارہویں امام ہیں ان کی تفسیر پارہ ۲۸

آیت فلما نبأها به قالت من أنبأك هذا قال نبأني العليم الخبير۔  
(آیت ۳ سورۃ التحریم)

”پس جب آپ نے اس کو آگاہ کیا تو اس نے پوچھا آپ کو اس کی خبر  
کہن نے دی ہے فرمایا مجھے اس نے آگاہ کیا ہے جو علیم وخبیر ہے۔“  
(ترجمہ ارضیاء القرآن ج ۵ سورۃ مذکورہ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں آیا وہ  
اجداد سے روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کے بعد  
کون خلیفہ ہوگا؟ فرمایا میرے بعد ابو بکر خلیفہ ہوں گے۔ دو بارہ پوچھا گیا  
تو فرمایا ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔  
(انوار قمریہ ص ۱۲۲ تالیف مولانا قاری غلام احمد سیالوی)

### منقبت:

سب تھیں اول بعد نبیاں صدیقاں وچہ اکبرؓ  
ابو بکرؓ بن ابی قحافہؓ نائب جائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
(قصص الحسنین مصنف مولوی غلام رسول عالم پوری)

### شعر:

پیر مرید صدیق اکبرؓ پہلے ایاب پیارے  
حق جہاندے بٹانی اشہین اوصار فی الغار ہے  
(حضرت میاں محمد بخش علیہ السلام مصنف سیف الملوک)

ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ  
عبداللہ بن ابی بکرؓ حضرت فلیوق اعظم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام اہل زمین کے ایمان سے تو

لا جائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کا پلہ جھکا رہے گا“ کاش میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ بے کینہ کا ایک بال ہوتا“

یہ حدیث شریف ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اسے قاری محمد طیب دارالعلوم دیوبند نے اپنے خطبات میں کئی بار بیان فرمایا ہے۔ اور فضائل صحابہ و اہل بیت مصنف مولانا محمد علی حسن الکبری، اشاعت ۱۹۸۷ء میں بھی ہے۔

ارشاد امام شافعی رضی اللہ عنہ:

تمام اصحاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کو بہتر نہ پایا۔ اس لئے سب نے اپنی اپنی گردنیں اطاعت کیلئے پیش کر دیں۔ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا۔

امام احمد رضی اللہ عنہ و حاکم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بنی مصطلق نے ایک آدمی بھیجا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم زکوٰۃ اور صدقات کس کو پیش کریں۔ ارشاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ”ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو“۔

اسی کتاب میں خلافت سے متعلقہ وہی آیات ہیں جو الراقم نے متعلقہ مقام پر لکھی ہیں۔ (کتاب مذکورہ)

عظمت بوجہ خطبات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

خطبات، حکیمانہ تقاریر، فصاحت و بلاغت میں بے مثل تھے۔ آپ کی عظمت کا ایک پہلو ان کے عظیم الشان خطبات بھی ہیں یہ ذرّہ حقیر صرف ایک خطبہ کے چند الفاظ نقل کرتا ہے جو آپ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر دیا۔ یہ وہ موقع تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی عظیم شخصیت پر جذبات کا اتنا شدید غلبہ تھا کہ وہ

ہاتھ میں تلوار لئے مسجد نبوی شریف میں کھڑے تھے اور قسم اٹھا کر کہہ رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس حادثہ کے وقت ”مسخ“ میں تھے۔ اطلاع ملتے ہی فوراً آ گئے۔ آپ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد مسجد نبوی شریف میں پہنچے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کی کوشش کی دو مرتبہ کہنے کے باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش نہ ہوئے تیسری بار فرمایا ”اے قسم کھانے والے، جلدی نہ کرو ٹھہرو۔ اب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ حمد و ثناء کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ بلاشبہ آپ کی موت واقع ہوگئی، مگر ہاں جو شخص اللہ کی بندگی کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور اس کے لئے موت نہیں۔ قرآن مجید کی سورہ آل عمران کی دو آیات نمبر ۱۴۴، ۱۴۵ تلاوت فرمائیں۔ یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ لوگوں کو یوں محسوس ہوا کہ یہ آیات انہیں معلوم ہی نہ تھیں۔ تلاوت سن کر ان کی آنکھیں کھلیں، پردہ اٹھ گیا، ہر شخص کی زبان پر آیات جاری ہو گئیں۔

(ماہانہ نور و ظہور جنوری فروری ۱۹۶۱ء ص ۴۶، ۴۷)

ہر جگہ تمام خطبات و تقاریر کی ایسی ہی تاثیر تھی۔

آیت ۱۴۴ سورہ آل عمران:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ الْقَلْبَتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝

”اور نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر (اللہ کے) رسول۔ گزر چکے ہیں آپ سے پہلے کئی رسول تو گیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید کر دیئے جائیں



## الرسائل: بطور نمونہ ایک فرمان عالیشان

کتاب ابنی بکر رضی اللہ عنہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ و من معہ

”سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف“  
(حدیقہ الاوتاب الجز ثانی برائے امیر کلانز جحوالہ حمیرة رسائل العرب فی عصور  
العربیة الزاهرة احمد ذکی صفوت)

ترجمہ از پائلٹ آمینہ حدیقہ الاوتاب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مثنیٰ بن حارث ثقیانی کو لشکر ڈے کر عراق کی طرف  
بھیجا۔ پس آپ عراق آئے۔ ایک سال لڑتے رہے۔ پھر اپنے بھائی

مسعود بن حارث کو آمد اطلب کرنے کیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔  
پس حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو کہ

پیامہ میں تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عبداللہ ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خالد بن ولیدؓ ان کے

ساتھی مہاجرین و انصار اور نیکی کے پیروکاروں کی طرف۔

سلام علیکم۔ فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا هو اما بعد

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جن نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس

نے اپنے دین کی مدد کی اور اپنے دوست کو عزت بخشی اور اپنے دشمن کو

ذلیل و خوار کیا اور اس نے گروہوں پر ایک فرد کو غالب کر دیا، پس اللہ

تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

خدا نے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا جو ایمان لائے اور نیک

عمل کئے ”ہم ضرور انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائیں گے جس طرح انہیں خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے۔ (عربی عبارت):

عربی عبارت: وَعَدَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ -

”اور وہ اللہ ان کیلئے دین کو ضرور قوت عطا کرے گا جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا۔“

اور وہ ضرور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ ہماری عبادت کرتے ہیں اور کسی چیز کو ہمارا شریک نہیں ٹھہراتے۔

اور جس نے اس کے بعد کفر کیا، پس یہی نوگ فاسق (نافرمان) ہیں اور یہ ایسا وعدہ ہے جس کی خلاف ورزی نہ ہوگی اور یہ ایسی بات ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اور اس نے مومنوں پر جہاد فرض کیا۔

وَفَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الْجِهَادَ

”پس اسی نے فرمایا جو کہنے والا بزرگ و برتر ہے تم پر فی سبیل اللہ لڑنا فرض کیا گیا اور وہ تمہیں ناپسند ہے۔“

اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور تمہارے لئے بری ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو۔“ پس تم اللہ کے وعدے کو ضرور پورا کرو اور اللہ کی اطاعت کرو اس بات میں جو تم پر اس نے فرض کی۔ خواہ اس میں بہت بڑا بوجھ ہو اور خواہ اس میں سخت مصیبت ہو اور منزل مقصود بہت دور ہو خواہ تمہیں اس میں مالی اور جانی نقصان بھی ہو۔ پس بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے عظیم ثواب کے مقابلے میں آسان ہے اور البتہ صادق

المصدق صلی اللہ علیہ وسلم (سچے اور سچے مانے گئے) نے فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شہیدوں کو اس حالت میں اٹھائے گا انہوں نے اپنی تلواریں سونتی ہوں گی وہ اللہ سے کسی چیز کی تمنا نہ کریں گے..... یہاں تک کہ ان کو ان کی تمام آرزوئیں عطا کر دی جائیں گی۔ اور وہ انہیں وہ چیزیں بھی عطا کرے گا جن کا ان کو کبھی خیال بھی نہ آیا ہو (جو ان کے دلوں پر کھٹکی بھی نہ ہوں) مگر یہ کہ اللہ ان کو دنیا میں لوٹا دے پس وہ اللہ کی محبت میں اللہ کے بڑے ثواب کیلئے قتل کئے جائیں گے جیسے کپڑوں کو قینچی کاٹتی ہے۔ اللہ تم پر رحم کرے، تم اللہ کے راستے میں نکل پڑو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

پس میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عراق جانے کا حکم دیا ہے وہ یہیں رہے حتیٰ کہ اس کے پاس میرا حکم آجائے پس تم اس کے ساتھ چل پڑو اور اس سے سستی نہ کرو پس بے شک یہی راستہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں بڑا اجر دے گا ان لوگوں کو جن کی نیت اچھی ہو اور بھلائی میں انکی رغبت بہت زیادہ ہو پس جب تم عراق آؤ تو وہیں رہو حتیٰ کہ تمہارے پاس میرا حکم آجائے۔

كَفَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مَهْمًا أُمُورِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
رَحْمَةُ اللَّهِ

”دنیا اور آخرت کے اہم کاموں میں اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری کفایت فرمائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

بسلسلہ فضائل و سیرت مقدسہ:

ترجمہ اشعار حضرت حسان رضی اللہ عنہ: (صرف بعض منہ غواں کا)



”وہ دنیا میں سب سے دنیا دوستی مند عادل تھے سب سے زیادہ وفادار اور صلح کا رستہ تھے خدا کی طرف رجوع فرمانے والے اور بیارغلا تھے سب سے بڑے لؤل تصدیق کنندہ تھے“

بخاری کی حالت میں: (ہجرت کے فوراً بعد)

ہجرت فرمانے کے بعد اکثر مہاجرین بیمار ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی شدید بخار ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے حال پوچھا تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ)

”ہر شخص اپنے اہل و عیال کے ساتھ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ موت جوتے کے تسمہ سے بھی قریب تر ہوتی ہے۔“

حضرت صدیق کائنات رضی اللہ عنہ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حال عرض کیا۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

”یا اللہ جس طرح تو نے ہمیں مکہ شریف کی محبت عطا فرمائی اس طرح مدینہ شریف کی محبت بھی عطا فرما۔ بلکہ اس سے زیادہ عطا فرما اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد (پیمانے) میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے اس کی آفت و ہوا صحت بخش بنا دے اور اس لئے بخار کو جفہ کی طرف منتقل فرما دے۔“

دعا قبول ہوئی سب صحت یاب ہو گئے۔ (معجزہ) تا قیامت مدینہ طیبہ کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دیا گیا۔ (متفق علیہ) اور اس کے بعد اسلام کی تاریخ میں اس کی بلندی اور عظمت کی مثالیں ملتی ہیں۔

بلاشبہ اس بارے میں بلند ترین مقام تھا۔ مشائخ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو پیشوا

اہل مشاہدہ مانتے ہیں۔ ارشاد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر توجہ کریں۔ ہمارے سانس گنتی کے ہیں۔ اور ہماری سستی نیدستور موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر کبھی نہیں ہوتا۔  
 حضرت واسطی رضی اللہ عنہ: امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے تصوف کا بھید حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک نے اشارۃً فاش کیا جس سے اہل فہم و دانش نے لطائف اخذ کئے جب آپ تمام مملوکات (ساز و سامان) سے دستبردار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بال و عیال کیلئے کیا چھوڑا؟ آپ نے پہلے اللہ کا نام لیا پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اہل توحید کے لئے یہ اشارہ عظیم الشان ہے۔ یہ توکل کا حال ہے!

صدق کیلئے خدا اور اس کا رسول بس

(بحوالہ سیرت صدیق اکبر مصنف محمد الیاس عادل)

### فصلی

اس موضوع پر لکھنے کا ارادہ نہیں ہے تاہم سوانح حیات کا تقاضا ہے کہ ہر شعبہ زندگی پر لکھا جائے اس لئے بطور تبرک و حصول برکات و فیوضات چند ایک فصلیے:

#### (۱) قتل کا حکم:

ایک چور کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا فرمایا۔ اس کو قتل کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اس نے تو چوری کی ہے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس نے پھر چوری کی۔ پیش کیا گیا۔ فرمایا قتل کر دو۔ صحابہ نے عرض کیا اس نے چوری کی ہے فرمایا اس کا پاؤں کاٹ دو۔ چنانچہ پاؤں کاٹ دیا گیا۔ کچھ مدت کے بعد اس نے پھر چوری کا جرم کیا حتیٰ کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں سزا کے

باعث کٹ گئے۔

دور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں اس کے منہ کے ساتھ چوری کی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔

### (۲) باپ کا حصہ:

ایک شخص نے شکایت کی کہ میرے والد میرا تمام مال لے کر مجھے کنگال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے والد سے فرمایا کیا تم اپنے بیٹے کے مال سے بقدر ضرورت مال لے سکتے ہو؟ اس نے کہا ”کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ ”تو اور تیرا سا مال تیرے باپ کا ہے“ فرمایا ہاں! بلاشبہ مگر اس سے مراد نفقہ ہے۔

### (۳) مسئلہ وراثت:

ایک مرتبہ ایک دادی اپنا ترکہ حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دلویا تھا“۔ فرمایا ”اس وقت تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آدمی تھا؟“ محمد بن مسلمہ گھڑے ہوئے عرض کیا بالکل اسی طرح ہے یعنی میں گواہ ہوں۔ پس دادی کو چھٹا حصہ دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء)

### (۴) چور کو سزا:

علامہ سیوطی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ”یمن کا ایک شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا حاضر ہوا اور کہنے لگا حاکم یمن نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔“ وہ آدمی رات کو انہیں کے دولت کدہ میں ٹھہرا۔ ساری رات عبادت میں لگا رہا اسی اثناء میں زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ کا زیور گم ہوا۔ وہ مہمان تعلیم حاصل کرتا رہا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیلئے دعائے خیر مانگتا رہا۔ وہ زیور ایک زونگ

سے برآمد ہو گیا۔ اور پتہ لگا کہ وہی مہمان چرا کر اس زرگر کے پاس لایا تھا۔ آخر کار خود ہی چوری کا اعتراف کر لیا۔ اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا۔ فرمایا اس کی دعا اس کی چوری سے زیادہ ناگوار تھی۔ (تاریخ الخلفاء)

### سزا کے بارے میں احتیاط:

(۱) ..... ایک بار آپؐ ایک شخص پر بے حد خفا ہوئے۔ ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اس کا سر قلم کر دیجئے۔ آپؐ قتل کا نام لے کر خاموش ہو گئے۔ غصہ ٹھنڈا ہوا تو فرمایا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ شرف کسی کو حاصل نہیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

(۲) ..... حاکم یمامہ کے پاس دو گانے والی عورتیں لائی گئیں۔ ایک شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کرتی تھی دوسری مسلمانوں کی مذمت و ہجو کرتی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے دونوں کے ہاتھ کٹوا دیئے دانت بھی اکھڑا دیئے۔

اس سزا کے بارے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حاکم یمامہ کے نام لکھا ”اگر تم نے سزا دینے میں جلدی نہ کی ہوتی تو میں گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قتل کی سزا تجویز کرتا۔ ایسی گستاخی کرنے والا مرتد ہے یا غدار محارب ہے۔ (جس سے جنگ کرنا فرض ہے) اور دوسری عورت جو مسلمان کی دعوی دار ہے تو اس کو شرم دلانی چاہئے اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹنے چاہئے تھے اس کو ادب سکھانا چاہئے تھا۔

اگر وہ ذمیہ ہے تو اس کی یہ حرکت شرک سے تو بڑھ کر نہیں تھی۔ شرک پر صبر کر لیا ہے تو اس کی اس حرکت پر بھی صبر کر لینا چاہئے تھا۔ اب دونوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔“ (بحوالہ سیرت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مصنف علامہ محمد الیاس عادل)



(ر) حضرت نافع "ابن عمر" سے۔ بخاری، ابوداؤد، سیوطی، نووی، ودیگر نے نقل فرمایا۔

(س) ابن عمر۔ احمد، عبداللہ بن احمد، خلال، لاکانی نے نقل فرمایا۔

(ص) جابر بن عبداللہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ترمذی، حاکم و دیگر کئی حضرات۔

(ن) سعد بن زرارہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے آپ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ نے ابوبکر ابوبکر پکارا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے آپ کی امت میں سب سے بہتر آپ کے بعد ابوبکر ہیں۔

(طبرانی، المعجم الاوسط ۶: ۲۹۲، رقم ۶۳۳۸، مجمع الزوائد ۹: ۲۴)

(و) عن ابی الدرداء۔ حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے

آگے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا "تم پس ہستی کے آگے کیوں چل

رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ اس شخص سے بہتر ہیں

جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (احمد، ابن ابی عاصم، السنہ، پیشی

(مجمع الزوائد، ختمیہ، محبت طبری، ریاض النضرۃ)

(ہ) عن ابی جحیفہ۔ روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ (ابن ابی شیبہ، طبرانی،

احمد، ابن ابی عاصم، ابن الجعد، بزاز نے نقل فرمایا۔

(۳) حدیث "اگر کوئی خلیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے۔ (سات روایات)

(۴) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ "حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" پانچ احادیث۔ ۲۸ کتب

کے حوالے۔ (حبیب اور محبوب تھے)

(۵) "صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شناسائے مزاج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" چار احادیث۔

- (۶) ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فنائے ادب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ احادیث۔“
- (۷) ابوبکر گشتہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، بارہ احادیث۔“
- (۸) ”صدیق اکبرؓ ناراض تو حضور ﷺ ناراض“ دو احادیث مع واقعات
- (۹) ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو پیار سے دیکھتے اور تبسم فرماتے۔“ (دو احادیث)
- (۱۰) اللہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجا۔“ اور پوچھا کہ ”تم مجھ سے راضی ہو“ بے شمار کتب کے حوالے۔“
- (۱۱) ”صدیق اکبرؓ حسن خلق کا پیکر اتم“ پانچ احادیث۔“
- (۱۲) ”جملہ حسنات کے جامع“ (چھ احادیث۔“
- (۱۳) ”آخرت میں دیدارِ خاص صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا ہوگا۔“ چھ راوی
- (۱۴) ”اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رضوان اکبر عطا فرمائی ہے“

سوال رضوان اکبر کیا ہے؟

جواب ”خصوصی تجلی“

- ابن حبان، ابن حجر، امام ذہبی، ابن عساکر۔ نے غارِ ثور میں رضوانِ اکبر کا ذکر فرمایا ہے۔ کاتب الحروف نے معارج النبوة میں بھی رضوانِ اکبر کا تفصیلی حال پڑھا ہے۔ اور واقعہ ہجرت میں ذکر کیا ہے۔
- (۱۵) وصالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت پر۔“
- (۱۶) ”صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار والمزار“ رضی اللہ عنہ والی روایات۔“
- (۱۷) ”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت و اطاعت اور شکر امت پر واجب ہے“ راوی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ۔“

ویلمی اور خطیب بغدادی نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

(نوٹ: ویلمی ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں یہ بزرگ تھے)

(۱۸) ”میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا“۔ راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

گیارہ کتب کے حوالے جن میں کتب صحاح بھی ہیں۔

(۱۹) حدیث میں ۲۲ کتب کے نام لکھے ہیں۔ حدیث متعلقہ شان صدیق اکبرؓ

(۲۰) محبت اہل بیت نبوت رضی اللہ عنہم سے متعلقہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تین احادیث:

۱: ”خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے اقرباء

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری زیادہ عزیز ہے۔ (بخاری

حدیث ۳/۱۳۶۰، ۴/۱۵۲۹، مسلم ۳/۳۸۰، ابن حبان، بیہقی، احمد)

۲: ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کوکھ میں درد اٹھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگ

سے گرم کر کے پھیرتے رہے اور اس کو سینکتے رہے۔ (احمد، ابن عساکر،

سیوطی، شوکانی، محبت طبری نے اسے نقل فرمایا)

۳: میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ”علیؓ کے چہرے کو دیکھنا عبادت

ہے۔“ راوی ابوبکرؓ

فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ بروایات علیؓ پانچ احادیث۔ اٹھاون کتب حدیث کے

نام لکھے جن میں یہ روایات ہیں ان میں کتب صحاح بھی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا تھا اور روضہ شریف سے

اجازت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہی نے طلب کی تھی۔ (کتاب القول

الموثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ مصنف ڈاکٹر طاہر القادری مدظلہ)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک خاص نیکی:

علماء تاریخ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں اس نیکی کا

بھی اضافہ کرنا لازمی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو (جامع

المحاسن ہستی) کو امت پر خلافت کیلئے نامزد فرمایا۔ آپؓ کا اندازہ صحیح ثابت ہوا۔



حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلافت کیلئے نرا پارحمت و برکت ثابت ہوئے۔ (ایام خلافت راشدہ) (۱)

## فضائل صرف ترمذی شریف ج ۲ سے

وَأَسْمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ وَ لَقَبَهُ عَتِيقُ - (۵۱)

(۵۱) مناقب میں قریباً پچپن احادیث ہیں۔ ان میں امامت و خلافت سے متعلقہ بھی ہیں۔ بعض مختصر کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا آئندہ ہوگا۔ اقتدا کرو میرے بعد ابو بکر و عمر کا۔ یہ حدیث حسن سے اور صحیح سے بمطابق امام ترمذی۔ مترجم کے الفاظ: اس میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا۔ اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقاد خلافت باجماع صحابہ ہوا اور کسی اہلسنت نے اس کا انکار نہ کیا۔ سوائے کلاب ناس گرفتار دسواں شیطین بالائین روافض ملاحظہ کیے۔ قول ابو عیسیٰ ترمذی۔ کئی محدثین اس کا درس دیتے رہے۔ آگے احادیث بھی اسی مضمون کی ہیں پھر ابن مسعود سے بھی یہی روایت ہے۔ ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے بھی۔ یہی روایت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات ہیں حسن اور صحیح ہے۔ (جبیر بن مطعم سے بھی احسن اور صحیح حدیث) ان پچپن روایات میں اکثر میں ابو بکر و عمر کا بیان ہے۔ آگے مترجم ذکر صدیق اکبر کے بارے میں لکھتے ہیں: (خلاصہ و مفہوم و اشارات الرام عرض کرتے گا: سوائے اسلامیہ اور خصائل ایمانیہ بہت ہیں۔ نسب میں کوئی عیب نہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کوئی عیب نہیں اول تا آخر۔ اس لئے یہاں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و صداقت مآب رضی اللہ عنہ میں مشابہت و مماثلت و مطابقت و ایک ہی اور وحدت جائے اور اس سے بچنا)

(لَا تَأْتِيهِمْ تَوَكُّلٌ غُفْرًا)

بت کو بھی سجدہ نہ کیا۔ اللہ کی ذات میں کبھی شک نہ کیا۔ مشرک الملک الدغنة نے اس کی شرافت ہیچوڑا و سخا بہنہان تو ایسی اور ہلڈر دی تھو پر گواہی دے گی

اعلانِ نبوت کے بارہ سال بعد۔ یہی الفاظ ام المومنین خدیجہؓ نے آغازِ وحی میں فرمائے۔ کیسی مشابہت و وحدت! (الراقم)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ترغیب سے بہت لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ راوی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ”ایک دن میں درخت کے نیچے بیٹھا تھا درخت نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر علیہ السلام ظاہر ہوگا تو سب سے اول ان پر ایمان لانا، پھر جب وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں خدمت اقدس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور رسالت کی تصدیق کی۔“

قریش نے کئی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں دیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بلیات و آفات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر تھے۔ پہلی مسجد آپؐ نے بنائی (بخاری) ابوبکرؓ نے شرط لگائی۔ روم و فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز صبح و شام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے تھے۔ مشاہدہ انوارِ غیبیہ اور آیات الہیہ میں یگانہ آفاق ہیں۔ بدر میں آپؐ پر الہام ہوا (راوی ابن عباسؓ) کہ دعا قبول ہوگئی۔ بدر میں میمنہ لشکر میں میکائیل آپؐ کے ہمراہ۔ میسرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسرافیل کو کیا۔ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام کفار نے پکارا پھر عمر رضی اللہ عنہ کا۔ غزوہٴ مرسیع میں برأت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سورہ نور نازل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر آیا۔ صلح حدیبیہ میں بھی ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔ عروہ بن مسعودؓ نے (بھی ایمان نہ لائے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دشنام سخت و اظہارِ جلالت و جرأت کیا کہ وہ مائل بہ صلح ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ”مجھے ہر وقت ابوبکرؓ و عمرؓ سے کام رہتا ہے۔“ (سریہ فرازہ کے وقت لوگوں نے عرض کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ کو تعلیمِ اسلام کی خاطر کیوں نہیں بھیجتے) اس وقت کا یہ ارشاد ہے۔ ”اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں۔“ (سورۃ تحریم میں اللہ نے

شیخین کو صالح المومنین فرمایا۔ (رواہ حاکم) ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آپ سے مشورہ فرماتے اور صبح اس پر کاربند ہوتے۔ (رواہ احمد)

صحابہ میں آپ کا لقب سابق الخیر ہو گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سابق الخیر فرمایا۔ ہر غزوہ اور مہم میں آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل نمایاں ہوئے۔

حضرت ابوسفیان (قبل فتح مکہ) مدینہ شریف آئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے طلب شفاعت (سفارش) ہوئے۔ یعنی کفار بھی جانتے تھے اصحاب میں ابو بکر کو بڑا مرتبہ حاصل ہے۔ ”مگر تعجب روافض کا۔“

(جامع ترمذی ج ۲ مترجم اردو باز تالیف علامہ بدیع الزمان برادرزادہ علامہ وحید الزمان تاریخ اشاعت اپریل ۱۹۸۸ء)

### صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بمطابق کشف المحجوب:

حضرت داتا گنج بخش علی جویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شیخ الاسلام، اہل تجرید کے امام خلیفہ۔ ارباب تفرید کے شہنشاہ جو دو سخا میں فقید المثال، کشف و مشاہدہ میں سب سے مقدم، اسباب غنا کے باوجود غفلت اور معصیت (گناہ) سے پاک۔ اس صفت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم سب سے مقدم ابتداء انتہا میں ہمیشہ تسلیم و رضا کو اختیار کرنے والے۔ توحید و سنت میں محو۔“

آپ کی طریقت اکبر آپ سے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء۔ اس لئے

یہ بھی اکبر۔ (خواجہ صدیق احمد سیدوی قدس سرہ)

جناب مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سورہ نور میں ان کا ڈیرہ اور واللیل پر ان کا قبضہ  
سورہ توبہ میں ان کا جلوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سورہ سجدہ میں تذکرے ان کے سورہ فتح میں ان کے چرچے  
ان کا ثنا خوان خود رب تعالیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
شان ان کی حجرات سے پوچھو بلکہ شہہ لولاک سے پوچھو  
بعد نبی مخلوق سے اعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر رحمت کا غلبہ:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت شان رحمت سے فرمائی گئی۔ صحابہ میں  
اجل صحابہ اور افضل صحابہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس واسطے حدیث میں فرمایا گیا  
ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد اگر کوئی شخصیت ساری کائنات پر افضل ہے تو وہ  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر رحمت کا غلبہ ہے۔

حدیث میں واقعات آتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مکان سے مسجد نبوی  
کی طرف چلتے تھے۔ گویا دربار خلافت میں پہنچتے تھے۔ تو رحمت کا غلبہ اس درجہ پر تھا  
اور اس درجہ مخلوق اس رحمت سے آپ کی طرف متوجہ ہوتی تھی کہ چھوٹے چھوٹے  
سینکڑوں بچے آپ کے پیچھے ہوتے تھے۔ کوئی کہتا تھا ”اے باپ“ کوئی کہتا  
”اے چچا“۔ اور صدیق اکبر ہیں کہ کسی بچے کو کندھے پر چڑھائے ہوئے ہیں۔  
کسی کو گود میں لئے ہوئے ہیں کسی کے سر پر ہاتھ ہے۔ بیسیوں پیچھے پیچھے ہیں اور  
دربار خلافت میں امیر المومنین جارہے ہیں یہ رحمت کا غلبہ تھا۔ سب سے رحیم  
القلب اور شفیق صدیق اکبر کو فرمایا گیا ہے۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت  
یافتوں میں سب سے زیادہ اکمل اور ارحم فرمایا گیا ہے۔

(ماخوذ خطبات حکیم الاسلام محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## خاص خصوصیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

(۱) ..... ”فی الحقیقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حق و صداقت اور عشق و وفا کے وہ پیکر ہیں جو سید الکونین رحمتِ دو لم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کا کامل نمونہ تھے لاریب ان کا قلب اطہر ہر آن زندگی کے آخری سانس تک تجلیاتِ جمال نبوت کا جلوہ گاہ بنا رہا۔“ (سیرۃ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مصنف جناب طالب البہاشمی)

(۲) ..... ہمتِ اوکتِ ملتِ راجو ابر - ثانی اسلام و غار و بدر و قبر (اقبال)

## عظمتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

تمام انبیاء علیہم السلام میں سے فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا حواری ملا۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷ جولائی ۱۹۸۹ء از شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ)

حدیث شریف: راوی ربیع بن انسؓ۔ انہوں نے فرمایا ہم نے انبیاء و علیہم السلام کے اصحابؓ میں غور کر کے دیکھا ہے، پھر ہم نے کسی نبی کو نہیں پایا جس کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا ساتھی ملا ہو۔ (اخرجہ ابن عساکر) از رسالہ مذکورہ بیان کردہ صاحب موصوف مذکور۔

حدیث شریف: ابن حصین رضی اللہ عنہ راوی۔ فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں۔ انبیاء و رسولوں کے بعد حضرت ابوبکر فاروق رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی آدمی جنا نہیں گیا اور البتہ تحقیق ابوبکرؓ نے مرتد ہونے والے قبائل کے مقابلہ میں وہ کام جو کوئی نبی ہی کر سکتا ہے۔

(مولانا احمد علی لاہوری نے اپنے مضمون و بیان میں نقل فرمایا، ماخوذ: رسالہ مذکورہ)

لقب صدیق و عتیق پر مزید گفتگو از بیان دلپذیر صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ:

لقب عتیق کے معانی: آزاد، حسین، جمیل، بزرگ، کہنہ، کریم، عمدہ، نجیب، شریف، خالص الاصل، معانی، لقب صدیق: ابوبکرؓ نے یہ واقعہ خود سنایا۔ میں نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ میرے والدؓ بھی بچپن میں مجھے بت کے سامنے لے گئے میں نے بت کو توڑ ڈالا۔ والدہؓ نے بھی تصدیق فرمائی۔ جبرائیل آگئے تین بار فرمایا ”ابوبکرؓ نے سچ کہا ہے“ امام قسطلانی نے شرح بخاری میں یہ واقعہ تفصیل سے لکھا ہے ”ابوبکرؓ بعثت سے پہلے بھی مومن تھے“ ابن جوزی، سیرت حلبیہ، کنز العمال) ”آپؐ کی صداقت، صدیقیت پر اس قدر دلائل ہیں اگر کیجا کریں تو آپؐ کے خلاف ناقص اذہان میں اٹھنے والے نفرت کے لاوے برف کی سلوں کی طرح منجمد ہو جائیں۔“ (صائم چشتی)

واقعہ:

”جنتی رومال پر صدیق لکھا“۔ (راوی حدیفہ، الحاوی الفتاویٰ اللسیوطی

(ج ۲ ص ۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھی۔ پوچھا ابوبکر کہاں ہے؟ عرض کیا حاضر ہوں۔ تو پہلی رکعت میں میرے ساتھ تھا۔ عرض کیا۔ طہارت میں شک ہو مسجد کے دروازے پر گیا وہاں سونے کے پیالے میں برف اور موم جیسے شہد کی طرح خوشبودار پانی تھا اس پر رومال تھا جس پر لَالِہِ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابوبکر الصدیق لکھا تھا۔ میں نے اس سے وضو کیا۔ رومال اوپر دے دیا۔

خصوصیات صدیق:

(۱) صدیق رب کو دیکھتا ہے۔

(۲) صدیق پر صدیق (علیؑ) کی مہر ہے۔

(۳) تورات میں اسم صدیق لکھا ہے۔

(۴) انعام کن پر؟ انبیاء صدیقوں شہداء صالحین پر۔ جن حضرات پر انعام ہوا۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝  
ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝

”اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا“ (کنز الایمان)

رب العزت کا انعام یافتہ لوگوں کے ذکر میں انبیاء علیہم السلام کے بعد صدیقوں کا ذکر فرمایا ظاہر ہے درجہ نبوت کے بعد درجہ صدیقت ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیقوں کے سردار اور امام ہیں۔

(۵) امام باقر علیہ السلام: ”وہ صدیق ہیں“ صادق اور صدیق؟

صدیق بہت سچ بولنے والا، قلب میں اکمل ترین استعداد رکھنے والا۔  
صدیق وہ جو ہمیشہ سچ بولنے کے ساتھ اپنے صداقت آفرین اقوال پر ہمیشہ عمل بھی کرتا ہے۔

شاہ ولی اللہ علیہ السلام کا ارشاد: صدیق راست گفتار کے ساتھ راست کردار بھی ہوتا ہے۔

امام نسفی علیہ السلام امام صادی علیہ السلام کا فرمان: صادق وہ ہے جو راست گفتار اور راست کردار ہو مگر صدیق وہ ہے جو راست گفتار، راست کردار ہو اور احوال

میں بھی راست اور مستقیم ہو۔

صدیق کثیر تصدیق کرنے والا، احکام پر خلوص کے ساتھ عمل کرنے والا (کمالاتِ نبوت اور تجلیاتِ ذاتی میں مستغرق۔ بلا حجاب، دائمی تصرف کے مالک، نبوت کے بعد صدیقین کا درجہ ہے۔

”ابوبکر صدیق ہی نہیں بلکہ امام الصدیقین ہیں“ (بے شمار کتب کے

حوالے درج ہیں)۔

### ابوبکر کی تشریح اور معانی:

اذان سے قبل مسجد میں پہنچے والا، پہلا خطبہ سننے والا، ابتداء کرنے والا، اولیت والا، سب سے پہلے تیار ہونے والا پھل، موسم بہار کی پہلی بارش، تبلیغ رسالت پہلا ثمر امت کا پہلا مبلغ، اسلام کا پہلا خطیب، غار میں پہلے داخل ہونے والا، حج کے پہلے امیر بننے والے، سب سے پہلے جامع قرآن حکیم، خلافتِ راشدہ کی پہلی خلافت لینے والے، سب سے پہلے مزارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جانے والے، ابوبکر رضی اللہ عنہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (ریاض النفرة 54/1) (کتاب الصدیق رضی اللہ عنہ مصنف حضرت صائم چشتی رحمہ اللہ اشاعت ۱۴۰۳ھ)

### منقبت در شان صدیق اکبر رضی

(ضرور پڑھیے اور لطف اٹھائیے)

سدا نور صدیق بڑھتا رہے گا  
نام صدیق اونچا رہے گا  
ہے قرآن بھی جس کے پڑھتا قصیدے  
وہ ہے ماہ انوار صدیق اکبرؓ



خلیفہ اول محمد ﷺ کا نائب  
 صحابہ کا سردار صدیق اکبر  
 سراپا محبت سراپا صداقت  
 سراپائے ایثار صدیق اکبر  
 کہا ثانی اشہین ان کو خدا نے  
 کہا ان کو صدیق مصطفیٰ ﷺ نے  
 محمد ہیں شاہکار رب جلی کا  
 محمد کا شاہکار صدیق اکبر  
 دو عالم کی رحمت سمیٹے ہوئے ہیں  
 محمد کے قدموں میں لیٹے ہوئے ہیں  
 کوئی اس سے بڑھ کر نہیں اور جنت  
 ہیں جس جا پہ سرکار صدیق اکبر  
 صداقت کا تاج ان کے سر پر سجایا  
 امام ان کو شاہ جہاں نے بنایا  
 یہ صائم بتائے تو کیوں کر بتائے  
 مقامات و اسرار صدیق اکبر

### منقبت

خلافت کی قبا کو جس نے حسن سادگی بخشا  
 جہانبانی کی فطرت کو شعور عاجزی بخشا  
 عمر و عثمان و حیدر تھے خلافت میں مشیر ان کے

جلیل القدر اصحابِ پیغمبر تھے وزیر ان کے  
نگہبان تھا رعایا کا لبوں پر تھی مناجاتیں  
خلافت کے لئے دن تھے عبادت کیلئے راتیں  
(حافظ لدھیانوی فیصل آبادی رضی اللہ عنہ)

## کنیت ”ابوبکر“ کے بارے میں

ہمدرد و غمگسار، ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ملول رہا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ المتوفی ۶ھ کی بیوی خولہ بنت حکیم  
رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا  
نکاح کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس سے؟ خولہ نے کہا۔ بیوہ اور کنواری دونوں  
طرح کی لڑکیاں موجود ہیں..... ”بیوہ تو سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں اور کنواری  
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی لڑکی عائشہ رضی اللہ عنہا“

یورپ کے مستشرقوں اور عیسائی محققوں کی شرمناک جہالتوں کا ایک نمونہ  
یہ ہے کہ چونکہ بکر عربی میں کنوارے کو کہتے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا تنہا کنواری بیوی  
تھیں اس شرف کی بنا پر ان کے باپ کا خطاب اسلام میں ابوبکر قرار پایا۔ اگر  
بیگانوں کو اصلی واقعہ کی خبر نہ ہو تو محل افسوس نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اپنوں کو بھی  
گھر کی اطلاع نہیں۔ مسٹر امیر علی جو ہماری جدید تعلیم کے بہترین پیداوار ہیں۔  
لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باب ۴۱ میں اس غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔  
عرب میں کنیت عزت کا نشان سمجھا جاتا تھا جو لوگ معزز ہوتے تھے کنیت  
کے آگے ان کے اصل نام گم ہو جاتے تھے..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال

ہے یہ کنیت نہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش بلکہ خود اسلام کی پیدائش سے بھی پہلے رکھی جا چکی تھی۔ عربی میں کنوارے کو بکر نہیں کہتے بلکہ بکر۔

(سیرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تالیف علامہ سید سلیمان ندوی)

## دلچسپ مکالمہ مابین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ علی المرتضیٰ

### مختصر واقعہ:

مدینہ منورہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک حجرے (مکان) پر پہنچے کُنڈی کون ہلائے (دستک کون دے؟) اس پر مکالمہ ہوا جو کہ اشارۃً عرض ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ:..... کُنڈی آپ بجائیں۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انکار فرماتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کُنڈی ہلانے کیلئے کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ:..... میں ایسے شخص سے آگے بڑھ کر کُنڈی نہیں بجانا چاہتا جن کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے ”میرے بعد کسی افضل شخص پر سورج نہ طلوع ہو نہ غروب سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے۔“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:..... آپ کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان ہے ”جو شخص آدم ﷺ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو اور موسیٰ علیہ السلام کی نماز کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد کو اور خلقِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھنا چاہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ:..... ارشاد گرامی آنجناب نبی الانبیاء ﷺ ہے: ”اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تم میری آنکھیں ہو“ اور ”قیامت کے دن خازنِ جنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنت کی چابیاں دے گا اور کہے گا جسے جنت میں بھیجنا چاہو بھیجو اور جسے دوزخ میں چاہو بھیج دو۔“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:..... حضور علیہ السلام نے فرمایا ”جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا رب تعالیٰ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے..... حسن و حسین کو محبوب رکھتا ہے..... تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا۔“

الغرض مکالمہ جاری تھا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے ان کے کہنے پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دروازہ کھولا۔ دونوں کی پیشانیوں پر بوسے دیئے۔ فرمایا تمہارے فضائل قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ یہ مکالمہ تمام ملائکہ نے سنا۔  
(رسالہ السعید ملتان یکم جولائی ۱۹۵۹ء الصدیق ”از صائم چشتی، نور الابصار)

## حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کے مابین

حیات طیبہ میں کامل توافق و تشابہ، مکمل یک رنگی اور ہم آہنگی (جو کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امتیازی وصف اور مخصوص جوہر ہے)

### ثبوت مختلف مراحل سے:

(۱)..... زمانہ خلافت کو بغور دیکھئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ کام کبھی نہیں کیا جو حضور علیہ السلام نے نہیں کیا اور جو کام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ آپ نے کر کے چھوڑا۔

(۲)..... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم راوی: (حدیث شریف) جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان پر ایک چادر اڑا دی گئی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے جاتے تھے پھر فرمایا ”اے ابو بکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے اور سیرت و عادت و راست روی و مہربانی اور فضل و بزرگی میں حضور علیہ السلام سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔“

(استیعاب، ریاض النضرۃ، ازالۃ الخفاء)

### ایک پر دوسرے کا گمان:

ہجرت فرما کر جب نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف لائے۔ دو شنبہ (پیر / سوموار) کا دن تھا مہینہ ربیع الاول۔ انصار میں سے جس نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا تھا وہ آ کر پہلے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کو سلام کرتے تھے یہاں تک کہ دھوپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے لگی تو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور آپ پر اپنی چادر سے سایہ کر دیا ”تب لوگوں نے آپ کو پہچانا۔“

کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کی:

طبرانی شریف، راوی سہل، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو منبر پر چڑھے۔ فرمایا ”اے لوگو! بلاشبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کبھی مجھے رنجیدہ نہیں کیا۔“ (تاریخ الخلفاء)

### طینت واحدہ:

محدث خطیب نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں اور ابو بکر و عمر ایک ہی (پاک) مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور اس ایک ہی مٹی میں ہم دفن ہوں گے۔“ (المحقق والمفترق)

شرح مناسک میں امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ”آدمی جس جگہ دفن ہوتا ہے اسی جگہ کی مٹی سے ابتدا میں وہ پیدا کیا جاتا ہے۔“ (خصائل حج مصنف مولانا محمد زکریا محدث مظاہر العلوم سہارن پور)

ثابت ہوا تربت و طینت میں بھی یگانگت ہے وحدت ہے اسی لئے ان نفوس قدسیہ کی سیرت طیبہ و حیات قدسیہ میں یک رنگی وہم آہنگی ہے۔

## عزیز واقارب۔ اولادِ امجاد:

(۱) ..... ہر دو حضرات (سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور رئیس التجار رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں ہونے کے باوجود..... نہایت تنگی سے گھریلو زندگی بسر کریں۔

(۲) ..... دونوں اپنے گھر کا سارا کام خود کرتیں۔

(۳) ..... ہر دو حضرات کے داماد عشرہ مبشرہ میں سے۔

(۴) ..... دونوں کے نواسے شہید ہوں۔

(۵) ..... خلافت کے سوال پر شہید ہوں۔

(۶) ..... نہایت بے دردی سے شہید کئے جائیں۔

(۷) ..... ہر دو مظلوم شہیدوں کی شہادت سے پہلے ان کے اعزہ واقارب شہید کئے جائیں۔

(۸) ..... ہر دو مظلوم شہیدوں کو شہادت کے بعد بھی معاف نہ کیا جائے۔

(۹) ..... تین دنوں تک دونوں مظلوموں کی سربریدہ نعشیں بے گور و کفن پڑی رہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کمالات، محمد صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے والے، بارِ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متحمل ہونے والے، بقول امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ۔

## ہم خانہ و ہم منزل:

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت پیغمبر ﷺ کے ساتھ گویا ہم خانہ ہیں اگر فرق ہے تو صرف بلندی اور پستی کا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی۔ صدیق رضی اللہ عنہ کے طفیل اسی دولت سے مشرف ہیں (مکتوب شریف ۲۵۱ دفتر اول)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالائی منزل میں ہیں اور صدیق رضی اللہ عنہ اس محفل کی نچلی منزل میں۔ حضرات شیخین علی فرق مراتب کمالات محمدی حاصل کر چکے ہیں۔ مثل

کمالاتِ انبیاء علیہم السلام نبوت محمدی کے بار کے حامل ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم خانہ و ہم منزل ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”یہی وہ مقام ہے جس کو اصحاب اشارات نے ”نسبت محمدی“ سے تعبیر کیا ہے۔ بعض اصحاب نے اصلاح ”اتحاد“ کے مقام سے..... مطیع اور محبت کا مطاع و محبوب کے تمام صفات و خصائص سے متمثل و متخلق ہو جانا۔ عملاً استغراق محبت رسول و ترکِ ماسوی..... کامل مرتبہ معیب و یگانگت سے بہرہ اندوز ہونا۔ (تذکرہ مولانا آزاد) علوم و معارف نبوی سے استفادہ تامہ ہے عشق و اتباع و محبت میں فانی اور اپنی خواہشات کو پامال کرنا۔ یہ حقیقت ثابت اور غیر مشتبہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس مرتبہ علیا پر فائز تھے:

- (۱) ہر دو حضرات شہادتِ خفی کے شرف سے مشرف ہوئے۔
  - (۲) ہر دو حضرات کو زہر دیا جائے۔
  - (۳) زہر دینے والے یہودی ہوں۔
  - (۴) زہر پلے کھانے میں ہر دو حضرات کے ساتھ دوسرے آدمی شریک ہوں۔
  - (۵) ان کے حق میں زہر فوری اثر کرے اور وہ فوراً وفات پا جائیں۔
  - (۶) مگر ان دو حضرات کے حق میں زہر سریع الاثر نہ ہو۔
  - (۷) اور ہر دو حضرات کئی سال بعد اس زہر سے شہید ہوں۔
- دونوں حضرات رضی اللہ عنہما مرضِ وفات کی مدت بھی ایک یعنی قریباً دو ہفتے، عمر بھی ایک یعنی تریسٹھ سال، مرضِ وفات کی نوعیت بھی ایک یعنی شدید بخار، وفات کا دن بھی ایک یعنی دو شنبہ، تدفین کا وقت بھی ایک یعنی رات!

## اخلاق و شمائل اور عادات و خصائل:

اخلاق و شمائل اور عادات و خصائل میں بھی وحدت و یک رنگی ہے۔  
مطابقت، موافقت، مشابہت، تطبیق، مماثلت)

## خلاق کریمانہ:

آغازِ وحی کے وقت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تھا ”بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں ضعیفوں اور بے کسوں کا بار اٹھاتے ہیں فقیروں تاجروں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان نوازی فرماتے ہیں۔ مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں۔“ (صحیح بخاری باب کیف کان بدالوحی)

اور ابن الدغنه (مشرک) نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پورے بارہ سال بعد (متکلم جدا جدا اور مدت میں بارہ سال کا فرق) وہی الفاظ بعینہ کہے۔ ”بلاشبہ آپ ناداروں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی فرماتے ہیں، ضعیفوں کا بھارا اٹھاتے ہیں، مہمان نواز ہیں، مصائب میں حق کی حمایت کرتے ہیں۔“ (صحیح بخاری باب ہجرت)

ثابت ہوا اخلاق کریمہ صفات عالیہ سیرت مقدسہ و اعمال حسنہ میں کامل توافق و تطابق تھا۔ وحدت اور یک رنگی تھی۔

## رافت سراپا و رحمت مجسم:

حضور علیہ السلام بمطابق قرآن کریم رؤف الرحیم پارہ ۱۱ سورۃ توبہ:

(۱)..... حضرت ابراہیم الخلیل علیہ السلام راوی۔ ابن سعد مطبوعہ بیروت ج ۳

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بوجہ اپنی رافت اور رحمت کے اوّٰاہ مشہور تھے۔“

(۲)..... راوی ابو سعید خدری: اللہ کے دین میں سب سے زیادہ رحیم ابو بکر ہیں۔



سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے بچے حیا دار عثمان ہیں اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علی بن ابی طالب ہیں“ ابو عمر نے استیعاب میں نقل کیا ہے۔

(۳)..... راوی ابو بکر رضی اللہ عنہ: ”میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر شفیق ابوبکر ہیں۔“

(۴)..... انس بن مالک کی حدیث: ”میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحیم ابوبکر ہیں۔“ (ازالۃ الخفاء، استیعاب میں ابو عمر نے لکھا ہے)

(۵) امام احمد و امام ترمذی نے بھی ایسی ہی روایت بیان فرمائی ہے۔ ابن سعد نے بھی طبقات میں روایت کی ہے۔

(۶) ابو یعلیٰ نے ابن عمر سے بھی ایسے ہی روایت کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد) غیرت مجسم:

طبقات ابن سعد ج ۳ میں ہے: حدیث شریف۔ ”اس امت میں سب سے زیادہ غیور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔“ جسد عنبریں:

دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کے وجود اطہر عود و عنبر اور عطر و مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھے۔

(۱) راوی انس رضی اللہ عنہ: ”میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبو نہ مشک میں سو مگھی اور نہ عنبر میں۔“ (بخاری و مسلم)

(۲) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (والدہ انس) راوی: وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ جمع کر لیا کرتی تھیں اور اسے خوشبو کے طور پر استعمال کرتی تھیں۔ (متفق علیہ)

اور مشکوٰۃ اور خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔

(۳) راوی جابر رضی اللہ عنہ ”آپ جس راستے سے بھی تشریف لے جاتے اور آپ کے پیچھے کوئی اس راستے سے گزرتا تو وہ جان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں۔“ (دارمی، بخاری و مسلم)

(۴) راوی عمر رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وجود اطہر کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھی۔ (ابو نعیم) تاریخ الخلفاء میں بھی ہے۔

### شاعری سے بعد:

حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شاعری سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ (قرآن مجید، تاریخ الخلفاء، ابن عساکر، راوی عائشہ صدیقہ، عبداللہ بن زبیر بھی راوی ہیں)

### کلام موزوں:

کئی موقعوں پر زبان مبارک سے حقیقی عبارت اور موزوں الفاظ کا بے ساختہ صدور ہوا۔ غزوہ احزاب میں جو الفاظ تھے۔ وہ بخاری شریف کتاب المغازی میں ہیں۔ اسی طرح ایک بار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا بے اختیار گود میں اٹھالیا اور فرمایا ”میرا باپ فدا ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہے۔“

(خلفائے راشدین بحوالہ مسند احمد ج ۱، مصنف معین الدین احمد ندوی)

### شراب سے اجتناب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لب بھی شراب سے کبھی تر نہ ہوئے۔ علامہ سیوطی، ابن عساکر، ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ”بلاشبہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام سے پہلے ہی شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا۔“

### نظافت اور صفائی پسندی:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی لطیف الطبع اور صفائی پسند تھے۔ سراپا طہارت اور مجسم پاکیزگی تھے۔ غزوہ احد میں شدید درد تکلیف بے حد زخم خوردگی و تشنگی کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر صاف پانی نوش فرمانے سے انکار کر دیا۔

### حفیظ جالندھری:

لہو تھمتا نہ تھا پیشانی و رخسار انور سے  
لب و دندان پر بھی ضرب شدید آئی تھی پتھر سے  
تھا اس دم درد کا احساس بھی اصحاب اکبر کو  
لگی تھی انتہائی پیاس بھی ساقی کوثر کو  
”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پانی کی تلاش فرما رہے تھے، پہاڑ کے ایک نشیبی جگہ پر  
پانی تھا۔“

ملا تو اس جگہ لیکن بہت ناصاف تھا پانی  
اکٹھا ہو گیا تھا اسک گھڑے میں آب بارانی  
علی المرتضیٰ اس کو سپر میں بھر کے لے آئے  
نبیؐ نے کلیاں فرمائیں اس سے زخم دھلوائے  
یہ پانی پی سکا ہرگز نہ وہ پیکر نظافت کا  
ہوا پانی کی بو سے منقص شان رحمت کا

(تاریخ عمران ۲ شاہانہ اسلام ج ۳)

یہی حال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تھا، دوران ہجرت ایک منزل پر ایک چرواہا بکریوں کا ریوڑ لئے نظر آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے دودھ کی فرمائش کی۔ جب دودھ دوہنے کا وقت آیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے اس سے کہا بکری کے تھن غبار سے صاف کرے پھر کہا اپنے ہاتھ صاف کرے پس اس نے برتن میں دودھ دوہا اور میں اس برتن کے منہ پر کپڑا ڈال کر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لے آیا“ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب مناقب المہاجرین)

### جوش تبلیغ:

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جذبہ اشاعت اسلام اور جوش دین تبلیغ دین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں پایا جاتا ہے اس کی نظیر اور مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔

مماثلت اور مشابہت کا یہ عالم ہے جس طرح حضور ﷺ پر پتھروں کی بارش ہوئی ہے اور آپ لہو میں نہا گئے۔ (طائف کے سفر کا حال متعلقہ دعوت و تبلیغ) اسی طرح یارِ غار رضی اللہ عنہ پر کفار و فجار نے سنگ باری کی، لہولہان اور بے ہوش ہوئے۔ پہلے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اشارۃً چند واقعات اور پھر حضور صداقت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق۔

(1) (طائف والے سفر کا واقعہ بیان ہے)۔ شہر کے اوباش صف باندھے پتھر لے کر دورویہ کھڑے ہوئے۔ ادھر سے گزرنے پر پاؤں پر پتھر مارنے شروع کئے۔ جوتیاں مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور ہو کر بیٹھ جاتے وہ بدمعاش ظالم بازو تھام کر کھڑا کر دیتے، پھر چلنے لگتے تو پتھر برساتے۔ گالیاں بھی دیتے، تالیاں بجاتے۔

(سیرۃ النبی حصہ اول مواہب لدنیہ، موسیٰ بن عقبہ، طبری، ابن ہشام)

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ: بخاری شریف راوی عروہ بن زبیر، ”سب سے سخت کام جو کفار نے کیا۔ عقبہ بن معیط نے آپ کی چادر آپ کے گلے میں لپیٹ کر گلا مبارک گھوٹنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو وہ آئے اور انہوں نے عقبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا۔“ (ازالۃ الخفا مقصد اول فصل ۳)

(۳) حاکم، راوی انس، ”کافروں نے ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر مارا آپ بے ہوش ہو گئے۔“ ”لقد ضربوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی غشی علیہ“ اب دیکھئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کس قدر اس معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل و مشابہ ہیں۔

### واقعہ:

مختصراً۔ ریاض النضرۃ۔ راوی عائشہ رضی اللہ عنہا۔ اصحاب جمع ہوئے کل ۳۹ مرد تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان اسلام کی بابت اصرار کیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور اعلان فرما دیا۔ ابوبکرؓ نے خطاب شروع کیا۔ ”وہ سب سے پہلے خطیب ہیں جنہوں نے اللہ عز و جل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔“

تب مشرکین ابوبکرؓ اور مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے، سخت مارا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیروں تلے روندادوٹسی ابوبکر و ضرب ضرباً شدیداً۔

اتنے میں بنی تیم کے لوگ آئے اور مشرکوں کو ہٹایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کپڑے میں اٹھا کر گھر لے گئے۔ اور ان کو آپؐ کی موت میں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ ابو قحافہ اور گھر کے افراد برابر ان سے کلام کرتے مگر وہ بے ہوش تھے بالآخر شام کے قریب جواب دیا تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گزری؟ والدہ ام الخیر رضی اللہ عنہا نے اصرار

کیا کچھ کھاپی لیں۔ آپؐ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حال پوچھتے رہے۔ والدہ نے فرمایا ”واللہ مجھے تمہارے صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نہیں۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام جمیل بنت خطاب کے پاس جاؤ اور سید البشر علیہ السلام کا حال پوچھو۔ چنانچہ والدہ مکرمہ ام جمیل کے پاس گئیں وہ ساتھ چلی آئیں۔ ابوبکرؓ بولے قال ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام جمیل (بہن عمر فاروقؓ) نے کہا ”آپ صحیح و سلامت ہیں“ پوچھا ”کہاں تشریف فرما ہیں؟“ کہا ”دارالرقم میں..... ام جمیل و ام الخیر نے کھانے کیلئے اصرار کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”میں نے اللہ سے عہد کر رکھا ہے کہ جب تک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوں گا تو کچھ کھاؤں گا نہیں اور نہ پیوں گا۔“ رات بہت ہو گئی۔ یہ دونوں آپؐ کو لے کر چلیں اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک پڑے اور آپ کا بوسہ لیا اور تمام اصحاب ابوبکرؓ پر جھک پڑے۔“

فانكب عليه فقلبه و انكب عليه المسلمون۔

”حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی۔“ (بخاری شریف)

”جس دن آپؐ کو نشانہ جفا بنایا گیا اس دن سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام

لائے اب تعداد چالیس ہو گئی۔“ (ازالۃ الخفاء مقصد اول فصل سوم)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے سیرۃ الحلبیہ میں تعداد اڑتیس (۳۸) لکھی ہے اور

یہ واقعہ نقل فرمایا ہے۔ علامہ زنجشیری نے بھی۔ علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ

نے بھی۔ ریاض النضرۃ میں بھی ہے۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔

فضائل صدیقی کا زریں باب:

مذکورہ روایت بڑی ایمان افروز ہے۔ (بار بار پڑھیے۔ الراقم) کتاب

فضائل کا زریں باب ہے۔ اس سے آپؐ کے کئی فضائل ثابت میں مثلاً

- (۱) ..... اولین صحابیؓ اولین خطیب۔
- (۲) ..... اولین جو روحنا کا نشانہ بننے والے۔
- (۳) ..... کمال محبت ظاہر ہے۔ اما فعل رسول اللہ ﷺ ”یعنی آپ ﷺ کیسے ہیں؟“ جب تک بارگاہ عالیہ میں حاضر نہ ہوں نہ پیوں گا نہ کھاؤں گا۔  
والله لا اذوق طعاما او شرابا۔

(۴) ..... آپ ﷺ کو دیکھنے پر آپ ﷺ جبیں مبارک کو چوما۔ (کیسی فضیلت) حضور ﷺ کو طائف سے آپ کے غلام زید رضی اللہ عنہ اٹھا کر باغ میں لے گئے تھے۔ یار غار رضی اللہ عنہ کو حرم شریف سے آپ کے خاندان کے افراد اٹھا کر گھر لے گئے تھے۔ دونوں ہستیاں بے ہوش بھی ہوئیں۔

مرض وفات میں نماز کے لئے مسجد میں آتے ہوئے پاؤں زمین پر گھسے جارہے تھے اس طرح صدیق اکبرؓ کے پاؤں بھی..... جب ام جمیلؓ وام الخیرؓ آپؓ کو لے کر آپ ﷺ کے پاس گئیں۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، کتاب المنازی با مرض النبی ﷺ)

جس طرح آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے لپٹ گئے اسی طرح تمام اصحابؓ آپؓ سے لپٹ گئے۔ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ کی دعا سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اسی طرح دعائے صداقت مآب رضی اللہ عنہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

عزم و ثبات، استقامت، توکل:

حضور ﷺ نے فرمایا:

قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں کافروں سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو جائے یا اللہ اپنا دین غالب کرے۔“

(بخاری شریف)

یہی الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف میں ابوطالب سے فرمائے تھے۔

سہیل سے حدیبیہ میں بھی۔

سیرۃ حلبیہ جزء اول سیرت ابن ہشام جلد اول:

”خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ

میں چاند لاکر رکھ دیں تاکہ میں دعوت سے دستبردار ہو جاؤں تب بھی

اس سے دستبردار نہیں ہوں گا یہاں تک کہ اللہ دین غالب کرے گا یا میں

مارا جاؤں۔“

### صداقت مآب رضی اللہ عنہ کا عزم و ثبات:

مانعین زکوٰۃ کے سلسلہ میں (تفصیل لکھ چکا ہے یہ احقر العباد)

راوی عمرؓ ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ لوگ زکوٰۃ کے اونٹ تو

بڑے ہیں ان کے باندھنے کی رسی جو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے نہ دیں گے تو ان

سے ضرور جہاد کروں گا۔“

”اے عمرؓ! تم جاہلیت میں تو بڑے بہادر تھے کیا اسلام میں بزدل

ہو گئے؟“ (مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب ابی بکرؓ)

”وحی منقطع ہو چکی۔ دین پورا ہو گیا۔ کیا دین میں کمی کی جائے اور میں

زندہ ہوں۔“ ارشاد یار غارؓ

رزئیؓ نے روایت کیا ہے، انس بن مالک راوی: ”ابتدا میں تمام اصحابؓ

مانعین زکوٰۃ سے لڑنے کو برا سمجھتے تھے ابوبکرؓ تنہا جہاد کو نکلے تو پھر سب نے جہاد

کے لئے نکلنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا۔“

عبداللہ بن مسعودؓ کا بھی ایسا ہی ارشاد ہے امام بغویؒ نے روایت



کیں۔ (ازالۃ الخفاء)

دارقطنی ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اپنی سواری پر بیٹھے تو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مہار پکڑ لی اور کہا یا خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہاں جاتے ہو؟ میں آپ سے وہی کہتا ہوں جو آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کہا تھا۔

”اپنی تلوار کو میان میں کر لیجئے اور اپنی ذات کے لئے ہم کو پریشان نہ فرمائیے اور مدینہ واپس لوٹ چلئے۔“ (تاریخ الخلفاء)

”خدا کی قسم! اگر ہمیں آپ کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا تو دین کا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا اور اسلام میں کبھی نظام باقی نہ رہے گا۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو سرمایہ امن و سکون اور دین کے لئے اساس نظام و استحکام قرار دیتے ہیں۔

### سمع و بصر:

راوی علیؓ، علامہ حلبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ”عبدالرحمن بن ابوبکر بدر کے دن مشرکین کے ساتھ تھے انہوں نے یوم بدر مبارزت کی یعنی اپنے ساتھ لڑنے کے لئے مسلمانوں کو چیلنج کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کے مقابلہ کے لئے اٹھے تو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے ابوبکر ہمیں اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے کیا تم نہیں جانتے کہ آپ کا مقام میرے نزدیک سمع و بصر ہے۔“

### قتال مرتدین کے سلسلہ میں:

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ۔ ابوبکر بن عیاشؓ نے حضرت ابو حصینؓ سے سنا:

”پیغمبروں کے بعد ابوبکرؓ سے افضل کوئی شخص پیدا نہیں ہوا مرتدین سے

لڑنے میں انہوں نے وہ کام کیا جو ایک نبی کرتا۔“  
امام بغوی نے یہ روایت لکھی ہے۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے قاسم بن محمد

سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی:

”حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر وہ مصیبت پڑ گئی کہ اگر پہاڑوں پر پڑتی تو ان کو ریزہ ریزہ کر دیتی۔ نفاق مدینہ میں پھیل گیا اور اہل عرب مرتد ہو گئے، مگر خدا کی قسم ان لوگوں نے ایک نقطہ میں بھی اختلاف کیا تو میرے والد فوراً اس کو مٹانے اور اسلام کو اس سے بچانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔“ (ازالۃ الخفا مقصد اول فصل چہارم)

متعدد صحابہ تابعین عظام کا بھی ارشاد ہے ”صدیق اکبر نے قتال مرتدین

ہی وہ کام کیا جو انبیاء علیہم السلام کے کرنے کا تھا۔“

جیش أسامہ رضی اللہ عنہ:

امام بیہقی، ابن عساکر، راوی ابو ہریرہؓ ”اگر ابوبکر خلیفہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جاتی۔ تین بار یہی فرمایا۔“ دریافت کیا گیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کیسے؟

فرمایا! حضور علیہ السلام نے أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کی طرف بھیجا جب وہ ذوحشب میں پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اطراف مدینہ میں عرب مرتد ہو گئے۔

اصحاب نے کہا! ابوبکر سے۔ ”فوج واپس بلا لیجئے، آپ اس فوج کو روم

بھیج رہے ہیں حالانکہ اطراف مدینہ میں عرب مرتد ہو گئے ہیں۔“

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا ”خدا کی قسم! اگر مجھے پرندے

اچک لے جائیں تو یہ مجھے اس بات سے محبوب ہوگا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

میں کوئی ترمیم کروں۔“ یہ فرما کر لشکر کو روانہ فرما دیا۔

ایک اور روایت: ”اگر مدینہ میں میرے سوا کوئی بھی متنفس باقی نہ رہے تو پھر بھی میں لشکر کو ضرور روانہ کروں گا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ناراضگی:

ایک روایت ہے اُسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ چہ میگوئیاں کرتے ہیں آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جائیے اور کیئے کہ روانگی لشکر کا حکم منسوخ کر دیں“ تاکہ مرتدین کا مقابلہ کیا جاسکے۔

انصار نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی کہا۔ اور کہا اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر بھیجنے پر مصر ہوں تو وہ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی بجائے اُسامہ رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے کسی آدمی کو سپہ سالار مقرر کر دیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جا کر اُسامہ کا پیغام دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر جنگل کے کتے اور بھیڑیے مدینہ میں داخل ہو کر مجھے اٹھالے جائیں تو بھی میں وہ کام کرنے سے باز نہ آؤں گا جسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا۔“

اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصار کا پیغام دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ابن خطاب رضی اللہ عنہ! اُسامہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مقرر کیا ہے اور تم مجھے کہتے ہو کہ میں اُسے اس کے عہدے سے ہٹا دوں؟“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پشیمان ہو کر سر جھکائے واپس لوٹے۔ جب لوگوں نے پوچھا خلیفہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا؟ انہوں نے بڑے غصے سے ناراض ہو کر کہا!

”میرے پاس سے فوراً چلے جاؤ محض تمہاری وجہ سے مجھے خلیفہ رسول

سے جھڑکیاں کھانی پڑیں۔“

عجیب اتفاق ہے جس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر غضبناک ہوئے اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی غضبناک ہوئے تھے۔ اور جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں پر غضبناک ہوئے اس طرح یہاں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ پر ناراض ہوئے تھے۔ روایت ملاحظہ فرمائیے۔

”شاہ ولی اللہ: ابوداؤد اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند احباب کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کیلئے بلایا تو آپ نے نماز پڑھانے کا فرمایا۔ پس عبداللہ بن زمعہ باہر آئے دیکھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ غائب ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھائیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ جیسے ہی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سنی تو فرمایا ”ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔“ اللہ اس کو نا منظور کرتا ہے اور مسلمان بھی آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا مگر وہ بعد میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کو ختم کر چکے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔

حاکم نے روایت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اے ابن زمعہ! تمہاری خرابی ہو تم نے میرے ساتھ یہ کیا کیا؟ ابوداؤد کی روایت: ”جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اپنا سر حجرے سے نکال کر فرمایا نہیں، نہیں، نہیں، ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“

یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غصہ کی حالت میں فرما رہے تھے (ازالۃ الخفاء)

جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ناراض ہوئے۔

جو اعتراض امارتِ اسامہ رضی اللہ عنہ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا گیا وہی اعتراض حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا گیا تھا۔ اس بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوسالم رضی اللہ عنہ سے دو روایات ہیں۔ (بخاری، کتاب المغازی میں) امارتِ اسامہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت مآب رضی اللہ عنہ دونوں کو بشدت اصرار تھا۔ دونوں نے مطالبہ بجانب عوام مسترد کیا۔

### صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی:

علامہ محمد حسین مینگل سابقہ وزیر معارف مصر نے بھی (مذکورہ بیان فرمایا ہے) ساری زندگی سنتِ مطہرہ کی پابندی و پیروی کی مظہر۔ ہجرت بھی فضائلِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شاہکار ہے۔

رفاقتِ سفرِ خدا کے حکم کے مطابق کی گئی۔ (بخاری شریف، سیرتِ حلبیہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ صدیق میں اس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ صاحبِ رسول ہیں۔

ثانی اثنین اذہما فی الغار۔

غار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوسرے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے دوسرے یارِ غار ہونے کا مرتبہ اور کسی کو نہ ملا۔

اللہ ثالثہما۔

”اللہ دونوں کا تیسرا ہے۔“ (متفق علیہ)

راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث شریف۔

”یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما“ (بخاری و مسلم)

”اللہ تعالیٰ نے ان دو کو تین کر دیا ہے پس اللہ تین کے ایک ہوئے اور

یہ تینوں نفع و نقصان اور فتح و شکست میں مشترک بھی“

(محدث کبیر ملا علی قاری)

اللہ تعالیٰ نے انہیں (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا کر دو کا دوسرا (ثانی اشین) فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کے ساتھ اللہ کو ملا کر تین کر دیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین میں سے ایک ہوئے۔ اور عظمت صدیق کے کیا کہنے! دونوں کو مشرکین مکہ معظمہ نے غمگین و مغموم کیا۔

غار میں کفار کو سامنے آتے دیکھ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا خدا کی قسم میں اپنی وجہ سے نہیں روتا لیکن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔

لَا تَحْزَنُ فرمایا لا تحزن نہیں فرمایا، کیونکہ انہیں آپ ہی کا حزن تھا۔

(سیرة حلبیہ جلد دوم)

جس طرح حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لا تحزن فرمایا اس طرح رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لا تحزن علیہم (پ ۱۴ سورۃ حجر۔ سورۃ نمل پ ۲۰) فرمایا۔

پارہ ۱۱ سورۃ یونس۔ سورۃ یسین پارہ ۲۳ میں بھی۔

معیت باری تعالیٰ:

غار میں دونوں کو (علیہما الصلوٰۃ والسلام) معیت الہی حاصل تھی۔ علامہ حلبی بحوالہ متفق علیہ) اور ایک معیت معنوی بھی معیت لفظی بھی حاصل تھی۔ بحوالہ سیرة حلبیہ خبر ثانی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ یا ان دونوں کا تیسرا لفظاً تھا اور معناً بھی۔

لفظاً..... ایک کو کہا جاتا یا رسول اللہ۔ دوسرے کو کہا جاتا یا خلیفۃ الرسول اللہ اور معنا..... اللہ تعالیٰ باعتبار مدد و نصرت و ارشاد ہدایت و معیت دونوں کے ساتھ تھا۔

### معیت مستقلہ:

یہ معیت وقتی اور ہنگامی نہ تھی۔ بلکہ لفظاً معیت باری تعالیٰ ابد الابد تک ہر دو حضرات کو حاصل ہے۔

### دونوں کے قتل یا گرفتاری پر انعام:

ایک خون بہا کے برابر (سواونٹ) جو ایک کو قتل کرے ۱۰۰ سونٹ جو دونوں کو اسے ۲۰۰ دو سواونٹ۔ (سورۃ حلبیہ)

بخاری شریف: انعام جو قتل کرے یا گرفتار۔ (باب الحجرة)

### دونوں کی خدمت میں تحفہ:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شام سے مڑے دونوں کو قیمتی کپڑے پیش کئے (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول) بحوالہ بخاری شریف: ”سفید کپڑے پہنائے“

### ایک دوسرے کے ردیف:

سفر ہجرت میں اگر چہ الگ الگ اونٹ تھا تاہم قدرت نے تشابہ و توافق پیدا کرنے کے لئے بعض مواقع پر ایک کو دوسرے کا ردیف بنایا۔ اگر آپ ایک اونٹ پر آگے سوار تھے تو آپ رضی اللہ عنہ پیچھے اور اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے تو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے۔ (بخاری شریف)

(راوی انس رضی اللہ عنہ: علامہ ابن عبدالبر طبقات ابن سعد جلد اول)

نوٹ: ایک درجن و جوہ توافق و تشابہ، دوران سفر ہجرت موجود ہیں۔

ردیف بمعنی ”وہ شخص جو کسی سواری پر سوار کے پیچھے بیٹھے“ غزوات

و مشاہد میں بھی ایسا ہی ہے۔ مثلاً

بدر میں شہودِ جبریل سے خوشی:

دونوں کیلئے خصوصاً ملائکہ کا نزول و شہودِ خوشی کا موجب ہوا۔ حدیث

شریف ”ابو بکر رضی اللہ عنہ خوش ہو جاؤ اللہ کی مدد تیرے پاس آگئی یہ جبریل ہیں اپنے

گھوڑے کی عنان پکڑے ہوئے ہیں۔“ (ابن اسحاق، ابن سعد، بخاری)

وادئ عطیہ بن قیس:

بدر سے فارغ ہونے پر جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سُرخ گھوڑے

پر آئے۔ اور کہا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا اور حکم دیا

ہے کہ جب تک آپ خوش نہ ہوں میں آپ کو نہ چھوڑوں گا۔ کیا آپ راضی ہیں

فرمایا ہاں۔“ (بخاری)

بدر اور ذی القصدہ میں تشابہ کامل:

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد کی یہ پہلی لڑائی جنگِ بدر سے مشابہ ہے۔

(۱) بدر میں مسلمان ۳۱۳ مشرکین ایک ہزار تھے۔

(۲) ذی القصدہ میں مسلمان قلیل اور مخالفین کثیر تھے۔

(۳) ذی القصدہ میں مخالف مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور بدر میں بھی مشرک

مسلمانوں پر۔ (بخاری)

(۴) بدر میں حیرت انگیز ایمان کا مظاہرہ ہوا ذی القصدہ میں بھی ایمان کا کامل

ثبوت دے کر فتح پائی۔

(۵) بدر اور ذی القصدہ دونوں کے نتائج دُور رس نکلے۔



## غزوہ احد اور یمامہ میں وحدت:

احد میں ستر اصحاب شہید ہوئے جن میں زیادہ انصار تھے۔ راوی انس رضی اللہ عنہ اور بئر معونہ اور یمامہ کی جنگ میں ستر ستر شہید ہوئے۔ یمامہ دور صدیقی میں لڑی گئی۔

## فکر و ذہن:

دونوں کے فکر و ذہن میں بھی تشابہ و توافق بلکہ وحدت کامل تھی۔

(۱) بعد میں قبولِ فدیہ پر دونوں کی رائیں ایک تھیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے خلاف جن کے مطابق آیت نازل ہوئی (انفال پ ۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ عتاب سن کر رو پڑے یہ روایت تاریخوں اور احادیث میں موجود ہے۔

(۲) اشکباری: علامہ حلبی: بحوالہ امام احمد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”آپ دونوں کو کیا چیز رلاتی ہے۔“ مسلم و ترمذی: راوی ابن عباس میں روایت ہے۔

(۳) سلب قاتل کا حق ہوتا ہے۔ راوی ابوقادہ غزوہ حنین میں ابوقادہ رضی اللہ عنہ کا ایک مشرک سے مقابلہ ہوا وہ مر گیا ایک شخص نے کہا ابوقادہ رضی اللہ عنہ اپنا حق مجھ سے وصول نہ کرے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”یہ نہیں ہو سکتا“ حضور علیہ السلام نے فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور ابوقادہ رضی اللہ عنہ کو سامان دلوادیا۔ بخاری، کتاب الجہاد، باب متعلقہ اسلاب) ”اللہ تعالیٰ کا شیر فی سبیل اللہ لڑا اور اس کا سلب دوسرے کو کیوں دیا جائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(۴) سلب: جو ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑیں گے، غزوہ حدیبیہ کے لئے

جب ذوالحلیفہ پہنچے تو قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص کو دریافت حال کیلئے آگے بھیجا جب غدیر الاشقاط کے قریب پہنچے تو اس شخص نے بتایا کہ قریش نے آپ کے مقابلہ کیلئے فوجیں جمع کی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہؓ سے فرمایا ”کیا تمہاری رائے ہے؟ کہ ان قبائل کے اہل و عیال پر حملہ کر دیا جائے جو قریش کی امداد کے لئے گئے۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا (بخاری باب غزوہ الحدیبیہ) ”آپ سیدھے چلے..... جو ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔“ اور یہی الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عروہ بن مسعودؓ بریل بن درقا وغیرہ سفیروں کو فرمائے۔ (خلاصہ)

حضرت عمرؓ کے ساتھ مکالمہ میں ایک ہی الفاظ تھے۔ صلح حدیبیہ میں قریش کے سفیر سہیل نے توہین آمیز رویہ اختیار کیا تمام صحابہؓ خصوصاً حضرت عمرؓ آتش زیر پا ہو گئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی۔ (بخاری شریف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم ملا ”رسول اللہ“ کے لفظ محو کر دو۔ آپؐ نے وفود عقیدت میں انکار کیا۔ سہیل نے اپنے بیٹے ابو جندل رضی اللہ عنہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ تمام اصحابؓ ٹرپ اٹھے۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ابو جندل رضی اللہ عنہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صلح ہو چکی ہے۔ تم صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تیرے لئے کشائش اور نجات کی صورت پیدا فرمائے۔“ (طبقات ابن سعد جلد دوم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفود جوش سے از خود رفتہ ہو گئے۔ اور یہ مکالمہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ نبی برحق نہیں؟

ارشاد: ہاں! ہاں!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم: ہاں! ”ہیں“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ہم دین میں ذلت کیوں گوارا کریں؟

ارشاد گرامی: ”میں اللہ کا رسول ہوں اس کی نافرمانی نہیں کر سکتا اور وہی

میرا ناصر و مددگار ہے“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا ”ہم بیت اللہ جائیں گے“

ارشاد مبارک: ہاں! لیکن کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم اس سال کعبۃ

اللہ جائیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: نہیں۔

ارشاد شریف: پس تم بیت اللہ جاؤ گے اور طواف بھی کرو گے۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو

کچھ دور قیام فرماتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ و ابوبکر رضی اللہ عنہ میں یوں مکالمہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ! کیا آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق نہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: ہاں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: ہاں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: ہم دین میں یہ ذلت کیوں گوارا کریں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ: عمر!

انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیس یعصی ربہ و هو ناصرہ فاستمسک

بغزۃ واللہ علی الحق۔

بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں، اپنے رب کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔  
اور وہی ان کا ناصر ہے۔ پس تم آپ کی اطاعت میں ثابت قدم رہو۔  
بخدا آپ حق پر ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ جائیں گے  
اور طواف کریں گے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ”ہاں لیکن کیا یہ بھی فرمایا تھا کہ اس سال“  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ: نہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ: پس تم بیت اللہ جاؤ گے اور اس کا طواف بھی  
کرو گے۔

مزید مکالمہ کتاب التفسیر صحیح بخاری میں ہے۔ یہاں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جوابات ایک ہی ہیں۔ ذہن و فکر میں  
کیسی وحدت!

قلعہ بھی فتح نہ ہوگا:

ابن اسحاقؒ، محاصرہ قلعہ طائف کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
ایک خواب دیکھا کہ دودھ سے بھرا ہوا بڑا پیالہ مجھ کو دیا گیا لیکن ایک مرغ نے آکر  
ٹھوکر ماردی پیالہ میں جو کچھ تھا گر گیا۔ صدیق اکبر قلعہ فتح کرنے کا آپ کا ارادہ  
ہے وہ ابھی حاصل نہ ہوگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا: علیہما السلام

اعمال و افعال میں تشابہ و یک رنگی وحدت ہم آہنگی:

فدک:

(۱) حدیث شریف، راوی حضرت عائشہؓ سیدہ فاطمہؓ نے ترکہ خیبر فدک وغیرہ

سے حصہ مانگا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ بخاری کتاب الجہاد باب فرض الخمس ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں ذرہ بھر بھی نہیں چھوڑوں گا ان کے مطابق پورا عمل کروں گا۔ ورنہ میں راہِ راست سے بھٹک جاؤں گا۔“ (حدیث شریف)

(۲) حدیث شریف: ”راوی حضرت عائشہ: ہمارا کوئی وارث نہیں۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔“ (بخاری ”خدا کی قسم صدقات میں جیسا کہ عہد نبوی میں تھے ذرہ بھر بھی تغیر و تبدل بھی نہیں کروں گا۔ آپ کے عمل کے مطابق ان میں عمل کروں گا.....“ (حدیث شریف)

(۳) حضرت مغیرہؓ راوی، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا اس طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح عمل کیا..... ابوداؤد کی روایت ہے (مشکوٰۃ باب الفسی) جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ نے انکار فرمایا اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا۔

(۳) حضرت مغیرہؓ راوی: جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا رہا اسی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح عمل کیا..... ابوداؤد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے (مشکوٰۃ باب الفسی) جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ سے انکار فرمایا اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اوج کمال ہے کہ اسی طرح عمل کیا جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمل فرمایا۔

دونوں حضرات علیہما السلام سے ایک ہی مطالبہ: دین کا ایک رکن معاف

کردیتے۔ علامہ ہیکل لکھتے ہیں: باغی قبائل عبس ذبیان بنو کنانہ، عطفان و خزarah کے لشکر کے سرداروں نے پیغام بھیجا: زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر دیں۔ ایسا واقعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی پیش آیا تھا۔ قبیلہ ثقیف نے مطالبہ کیا تھا نماز معاف کر دی جائے۔

(۴) ایک ہی عمال حکومت رہے دو صدیقی میں جو عہد نبوی میں تھے۔

(۵) نظام حکومت بھی ایک ہی رہا۔

(۶) بنو خضاعہ سے عہد رسالت میں اور عہد صدیقی میں بھی جنگ ہوئی۔

دونوں بار اسلامی لشکر کے سپہ سالار عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(۷) اسلامی فوج کا راستہ بھی ایک ہی رہا۔

(۸) دونوں عہدوں میں بنو خضاعہ کو شکست ہوئی۔

(۹) جس ترتیب سے واقعات عہد رسالت میں صادر ہوئے اسی ترتیب سے

عہد صدیقی میں۔

(۱۰) سیدنا خالد بن ولید کے ساتھ ایک سلوک ہی عہد رسالت اور عہد صدیقی

میں ہوا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

امیر حج بنا کر بھیجا اور دوسرے سال ۱۰ھ میں خود تشریف لے گئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر

بھیجا اور دوسرے سال خود تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ

روایت طبقات ابن سعد جلد سوم میں ہے۔

(۱۱) حضرت حسن علیہ السلام کو دوش مبارک پراٹھانا: ہر دو حضرات علیہما السلام

نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے دوش مبارک پراٹھایا۔ راوی عقبہ رضی اللہ عنہ بن

الحرث عصر کی نماز پڑھ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد مبارک سے باہر جا

رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو کاندھے پر اٹھا لیا۔ اور فرمایا: ”بابی شبیہ بالنبی لا شبیہ بالعلی“ ”میرا باپ قربان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل ہو علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہو۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ ساتھ تھے سنا تو ہنس پڑے۔

(صحیح بخاری، باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۲) ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات جن لوگوں کے ساتھ حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لطف و کرم رہتا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی تعظیم کا خاص خیال رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات کیلئے تشریف لے جاتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلہ کو جاری رکھا۔

(۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی عیادت: راوی جابر رضی اللہ عنہ حضرت رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محلہ بنو سلمہ میں پیدل تشریف لا کر میری عیادت فرمائی۔ (بخاری کتاب التفسیر باب یوصیکم اللہ فی اولادکم) اہم ملی، ملکی امور سے لے کر معمولی حالات روزمرہ کے واقعات اور تمام اعمال میں بھی توافقی بلکہ وحدت موجود ہے۔

خویش واقارب میں کامل توافقی اور تشابہ (سسرال، داماد، آل اولاد)

- (۱) ہر دو حضرات کے داماد سابقین اولین میں سے تھے: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما
- (۲) دونوں کے داماد سادات المہاجرین میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ داماد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- (۳) عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔
- (۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی۔ اور

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دوسرے داماد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بمطابق روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی عشرہ مبشرہ میں شامل ہے۔ بحوالہ مسند امام احمد جلد اول۔ اس میں روایت موجود ہے۔ بلکہ تین روایات ہیں۔

(۵) ہر دو حضرات علیہما السلام کی بنات افضل النساء۔ سیدہ فاطمہؓ (مسلم، بخاری، مشکوٰۃ) حضرت عائشہؓ افضل النساء۔

(مشکوٰۃ باب بدء الخلق۔ بخاری و مسلم)

(۶) حضور نور مجسم شفیع معظم رسول محترم نبی اکرم حبیب محتشم باعث تخلیق کائنات فخر موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں سب سے زیادہ پیاری ہیں۔ (بحوالہ مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت۔ مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکرؓ)

(۷) بناتِ مطہرہ کی تنگی: (یہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے)

(۸) بناتِ طاہرہ گھر کا کام خود کرتیں۔

(۹) بناتِ مطہرہ پر حملہ۔ جس طرح سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہوا اسی طرح سیدہ صدیقہ پر بھی جنگِ جمل میں حملہ ہوا۔

(۱۰) جس طرح سیدہ زینبؓ ہووج میں اونٹ پر سوار تھیں۔ اسی طرح نوہ نظر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہووج میں اونٹ پر سوار تھی۔ آہنی ہووج تیروں کی پیہم بارش سے چھلنی ہو رہا تھا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا پر بھی حملہ تیروں سے کیا گیا۔

(۱۱) ہر دو حضرات کی ازواج بابت نفقہ مطالبہ کرتی ہیں۔

(۱۲) نواسوں کا یزید کی بیعت سے انکار: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

(۱۳) دونوں نواسوں نے مطالبہ بیعت پر مہلت طلب کی۔



- (۱۳) دونوں نواسوں کی مکہ معظمہ روانگی ہوئی۔
- (۱۵) ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کی رات کی خفیہ روانگی تھی۔
- (۱۶) دونوں حضرات منصب خلافت پر تھے۔ ایک مکہ معظمہ میں۔ دوسرے کی کوفہ میں۔ بوساطت مسلم بن عقیل۔
- (۱۷) ہر دو حضرات کی دردناک شہادت تھی۔ دونوں کو الم انگیز اور دردناک طریقے سے کیا گیا۔

جس کے تصور سے انسان لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے۔ تھوڑا سا خلاصہ و مفہوم بحوالہ مورخ ندوی: ”ابن اسد اللہ الغالب“ پھر حملہ آور ہوئے جدھر رخ کیا دشمنوں کی صفیں درہم برہم کر دیں۔ (طبری جلد ۷) میدان کربلا میں قیامت برپا تھی۔ ایک دشمن کا ایسا وار تلوار سے ہوا کہ کلاہ مبارک کاٹتی ہوئی کاسے سر تک پہنچ گئی۔ خون کا فوارہ پھوٹ پڑا۔ سارا بدن خون سے لالہ احمر ہو گیا۔ زخموں سے سارا بدن چور تھا۔ (قبلہ ام نے تقریر میں فرمایا تھا تین سو ساٹھ زخم۔ الراقم)

لیکن کسی کو شہید کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ شمر نے پکارا بڑھ کر قتل کر دو۔ شامی چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے۔

ایک تیر گردن میں آکر بیٹھ گیا۔ بائیں ہاتھ پر تلوار ماری گئی۔ پھر گردن میں وار کیا۔ بالکل نڈھال ہو گئے۔ اعضا جواب دے گئے۔ مستان بن انس نے ایسا کاری تیر مارا کہ فلک امامت زمین بوس ہو گیا۔ خولی بن یزید سر کاٹنے کے لئے بڑھا لیکن ہاتھ کانپ گئے۔ سنان بن انس نے سراقس کو جدا کر دیا۔

نواسہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہما:

یہ حال الراقم قدرے تفصیل سے لکھ چکا ہے تاہم بعض الفاظ و جملے: ۷۷ میں عبد الملک نے حجاج ظالم کو ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلہ کے لئے

روانہ کیا۔ حجاج نے مکہ تشریف کا محاصرہ کر لیا۔ مسلسل کئی ماہ تک محاصرہ رہا۔ ہیبت ناک آتش زنی اور سنگ باری کعبہ شریف پر ہوتی رہی کیونکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حرم شریف میں پناہ گزین تھے۔

مکہ شریف میں عام قحط پڑ گیا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دس ہزار لشکری حجاج سے مل گئے بلکہ دو صاحبزادے حمزہ اور حبیب نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ البتہ ایک صاحبزادے ثابت قدم رہے اور شہید ہوئے۔ (ابن اثیر جلد ۴)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت صدیق اکبر اپنی والدہ سے

مشورہ لیا اور شجاعانہ جواب ملا۔

پھر مقابلہ ہوا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ شیر کی طرح حملہ آور ہوتے ہوئے۔ جدھر

رخ کرتے شامی کائی کی طرح چھٹ جاتے۔ حجاج خود سواری سے اتر .....  
 بغیر علم کے لڑتے رہے۔ (ابن کثیر جلد چہارم و مستدرک حاکم) ایک پتھر سر پر لگا کر  
 کھل گیا۔ خون کا فوارہ پھوٹا۔ یہ شجاعانہ شعر پڑھا۔

ترجمہ: ”یعنی ہم وہ نہیں جن کی ایڑھیوں پر خون گرتا ہے۔“ بلکہ سینہ سپر

ہونے کی وجہ سے قدموں پر خون گرتا ہے زخموں سے چور چور تھے۔

شامیوں نے ہر طرف سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ جمادی الثانی ۳۷ھ

”ذات النطاقین“ کا نور نظر شہید ہوا۔ (طبری جلد ۸ مستدرک)

## حجاج کی شقاوت لاش کی بے حرمتی اسماء کی بہادری

سر مبارک عبدالملک کے پاس بھیج دیا۔ لاش قریش کی عبرت کے لئے

بیرون شہر ایک بلند مقام پر سولی پر تھمیر و تکفین کی بھی حضرت اسماء کو اجازت نہ دی۔

عبدالملک نے نہایت غضب آلود خط بھیجا۔ ڈانٹ پر لاش دے دی۔

علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں۔ جب والدہ ماجدہ سیدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہ نے لاش کو جا کر دیکھا تو فرمایا:

یہ زمیں ہے وہی قربان گاہ اسمعیل  
فدیہ نفس ہے خود دینِ خلیلی کا شعار  
بے اختیار زبان سے یہ نکلا: (جبکہ لاش لٹکائی تھی حجاج نے)

ہو چکی دیر کہ منبر پہ کھڑا ہے یہ خطیب  
اپنے مرکب سے اترا نہیں اب بھی سوار

(یعقوب جلد ۲ سیر الصحابہ ج ۶)

اب دیکھئے اس ایک شہادت میں کتنے امور میں مشابہت بلکہ وحدت

ہے مثلاً

(۱) ..... جس طرح کوفیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ غداری کی اسی طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے غداری کی۔

(۲) ..... ہردو حضرات رضی اللہ عنہما کے مد مقابل شامی تھے۔

(۳) ..... ہردو حضرات رضی اللہ عنہما کا محاصرہ کیا گیا۔

(۴) ..... مخالفین کی تعداد دونوں جگہ زیادہ تھی۔

(۵) ..... دونوں کے خویش و اقارب کی بھی شہادت ہوئی۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے بھائیوں اور ایک فرزند نے جان دی۔

(۶) ..... دونوں حضرات رضی اللہ عنہما آخر پر شہید ہوئے۔

(۷) ..... دونوں حضرات رضی اللہ عنہما شیروں کی طرح لڑے۔

(۸) ..... مخالفین کے لشکروں کو ابھارا گیا تا کہ شہید کر دیں۔

(۹) ..... ہردو حضرات رضی اللہ عنہما کا سر کھل گیا۔

- (۱۰) ..... خون کا پھوارہ دونوں کے سروں سے نکلا۔
- (۱۱) ..... دونوں زخموں سے پُور تھے۔
- (۱۲) ..... متعدد اشخاص نے مل کر شہید کیا۔
- (۱۳) ..... دونوں نے صبر و ثبات کا بے مثل مظاہرہ کیا۔
- (۱۴) ..... شہادت کے بعد بھی ظالموں نے معاف نہ کیا۔
- (۱۵) ..... سرتن سے جدا کئے گئے۔
- (۱۶) ..... لاشوں کی بے حرمتی کی گئی۔
- (۱۷) ..... تجہیز و تکفین کی اجازت نہ ملی۔
- (۱۸) ..... دونوں کی لاشیں بغیر سر دفن کی گئیں۔
- (۱۹) ..... سر مبارک دونوں کے شام روانہ کئے گئے۔
- (۲۰) ..... دونوں طرف خواتین نے صبر و استقلال و جرأت کا مظاہرہ فرمایا۔
- رشتہ اور خون میں بھی وحدت ہے۔ ہر دو حضرات کی صفات، و آل و اولاد کے حالات و سوانح حیات میں بھی مطابقت ہے۔ رضی اللہ عنہم

### مناصب و علاق:

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضور علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے میں اور ابوبکر و عمر۔
- (۱) ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد از وصال چار پائی پر رکھے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اللہ آپ پر رحمت فرمائے بلاشبہ مجھے امید تھی کہ اللہ آپ کو آپ کے صاحبین کے ساتھ کر دے گا۔“ (مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب ابی بکر و عمر) بخاری نے روایت کیا ہے۔
- (۲) ..... حضور علیہ السلام اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے محسن ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شان بطنیل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ملی۔

(۳) ..... دونوں حضرات رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مربی ہیں۔ (ارشاد امام ربانی)

(۴) ..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دونوں حضرات محبوب تھے۔

(۵) ..... دونوں ہستیوں کو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی۔

(۶) ..... دونوں حضرات حضرت انس کے محبوب تھے۔

(۷) ..... جس طرح امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے جد امجد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی

طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی (نانا) جد امجد ہیں امام جعفر صادق

رضی اللہ عنہ کے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

پوتے کے نواسے ہیں بلکہ سیدنا صدیق اکبر دو طرح نانا ہوتے ہیں۔

نیچے شجرہ سے حقیقت ظاہر ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ ام فروہ

تھیں جو ابوبکر کے صاحبزادے محمد کے بیٹے قاسم کی صاحبزادی تھیں اور

ام فروہ کی ماں حضرت اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم تھیں۔

نوٹ: ایک اسماء نامی خاتون حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بھی تھیں۔

### شجرہ ذیل دیکھئے

صدیق اکبر	حضور <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	صدیق اکبر
حضرت محمد (بیٹے)	سیدہ فاطمہ	عبد الرحمن (بیٹے)
حضرت قاسم (پوتے)	حضرت حسین	اسماء (پوتی)
ام فروہ (پوتے کی بیٹی)	امام زین العابدین	ام فروہ (پوتی کی بیٹی)
	امام محمد باقر <small>رضی اللہ عنہ</small>	
	امام جعفر صادق <small>رضی اللہ عنہ</small>	

..... صاحبین قوم۔ قرآن مجید میں حضور ﷺ کو صاحبکم فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صاحبکم فرمایا۔ (صحیح بخاری مناقب مہاجرین باب فضل ابی بکر)

..... دونوں حضرات امت کے مقتدا ہیں۔ (بمطابق صحیح بخاری کتاب الحج)۔  
..... بیک وقت ایک ہی نماز میں دونوں امام ہیں یہ وحدت کا کمال ہے۔  
(امان صلوات)

..... دونوں کے اسمائے گرامی آسمانوں میں مرقوم ہیں ہر آسمان پر لکھا ہے۔  
محمد رسول اللہ ﷺ و ابوبکر الصدیق خلقی۔ (مکتوبان فی السماء)  
شب معراج دیکھا گیا ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، ابوسعیدؓ، ابورداءؓ سے  
یہ حدیث مروی ہے۔ اگر سند ضعیف ہے تو اتنی سندیں مل کر مضبوط و  
مستحکم بنتی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

..... دونوں کے تمام اصحاب مداح ہیں۔

(۱) ..... دونوں مشرکین کیلئے مذموم تھے۔

(۱۲) ..... دونوں ظلم و تشدد کا نشانہ بنے۔

(۱۳) ..... دونوں کو وطن عزیز سے نکالا گیا۔

(۱۴) ..... ابوطالب ایک موقع پر حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں کی تعریف کرتے ہیں۔

(۱۶) ..... اللہ نے اپنی رضا کی بشارت دونوں کو دی۔ ولسوف يعطيك ربك فترضني۔ (سورۃ الضحیٰ) حضور انور ﷺ کیلئے اور ولسوف يرضي۔ (سورۃ الليل) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا گیا۔

(۱۷) ..... دونوں حضرات رضی اللہ عنہما ملامت سے بے خوف و بے نیاز رہے۔

(۱۸)..... دونوں بزرگ ترین ہستیاں مورد خاص ہیں فضل الہی میں۔

## مرض وفات، عالم نزع، وفات، مدفن مبارک، عمر

ان میں مکمل توافق، تطابق ہے..... ظاہر ہے یہ تو کوئی راز ہے۔

### مرض وفات:

- ۱۔ زہر کا اثر: دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کی بیماری اور وفات میں زہر کا دخل اور اثر تھا۔
- ۲۔ زہر یہود نے دیا تھا۔
- ۳۔ زہر کھانے میں دیا گیا تھا۔
- ۴۔ کھانا بطور ہدیہ دیا گیا تھا۔
- ۵۔ زہر دونوں کے لئے سریع الاثر نہ تھا۔
- ۶۔ دونوں کے ساتھ کھانے میں دوسرا آدمی بھی شریک تھا۔ اس پر زہر نے فوراً اثر کیا اور فوراً وفات پا گیا۔ رضی اللہ عنہما
- ۷۔ شہادت: وفات دونوں کی شہادت سے ہوئی۔
- اللہ تعالیٰ نے ان خاص الخاص محبوب بندوں کو خاک و خون میں تڑپانا گوارا نہ فرمایا۔
- نوٹ: حضور ﷺ کے ساتھ بشر بن برا بن معرور تھے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عتاب بن اسید اور حارث بن کلدہ تھے۔
- ۸۔ ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کو بخار ہوا۔
- ۹۔ مدت مرض قریباً دو ہفتے تھی۔ بخار، دونوں کو نہایت شدید تھا۔
- ۱۰۔ بوجہ شدت بخار غشی کے دورے دونوں حضرات کو پڑ جاتے تھے۔

- ۱۱۔ ہر دو حضرات نے امامت صلوٰۃ کے لئے دوسرے آدمی کو حکم دیا۔
- ۱۲۔ قائم مقام امام مستقل امام بنا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا جو منصب خلافت پر فائز ہوئے۔
- حضور اکرم ﷺ کو چہار شنبہ کے روز بخار اور درد شروع ہوا۔ جب نبی ﷺ کی علالت بڑھ گئی تو دریافت فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ سیدہ دو عالم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا: میرے لئے ایک برتن میں پانی رکھ دو..... آپ نے غسل فرمایا..... اٹھنے لگے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی..... افاقہ ہونے پر پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا۔ نہیں۔ وہ آپ کے منتظر ہیں..... پھر غسل فرمایا..... اٹھنے لگے لیکن غشی طاری ہوگئی..... افاقہ ہونے پر پھر پوچھا..... کہا۔ نہیں۔ تو ابوبکرؓ کی طرف حکم بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ طبقات ج ۳ صحیح بخاری، صحیح مسلم)
- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پندرہ دن بخار رہا کہ نماز کے لئے بھی نہ آسکتے تھے۔ دونوں پر ضعف کی انتہا ہوگئی۔ سہارے کی ضرورت دونوں کو پڑی۔
- باوجود شدید ضعف کے ہر دو حضرات آخر وقت مسجد نبوی کی طرف جھانکے اور اہل مسجد ان کے جلوہ جمال اور ارشاد سے مشرف ہوئے۔ دونوں کو دوا نوشی گوارا نہ تھی دوا دارو سے اجتناب برتا۔ آخر وقت تک دونوں نے اسلامی خدمات سرانجام دیں۔

### عالم نزع:

- ۱۔ ہر دو حضرات کو وفات کے وقت شدت کی تکلیف پیش آئی۔
- ۲۔ دونوں حضرات کے وصال کے وقت ان کی صاحبزادیاں موجود تھیں۔
- ۳۔ آخری کلمات طیبہ بھی دونوں کے ایک ہی تھے۔



وفات:

- ۱- دونوں کا دو شنبہ۔
- ۲- ہر دو حضرات کی وفات سے پورے مدینہ منورہ میں اضطراب کی یکساں لہر دوڑ گئی۔
- ۳- حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے ہر دو حضرات کی وفات پر گہرے جذبات و درد و الم کا اظہار کیا۔

مدفن مبارک:

- ۱- دونوں کا ریاض الجنۃ مدفن مبارک بنا۔
- ۲- دونوں کی تدفین رات کو ہوئی۔
- ۳- دونوں حضرات کی صاحبزادیوں کی تدفین بھی رات کو عمل میں آئی۔
- ۴- عمر شریف بھی دونوں کی ایک۔

ترکہ و میراث:

- ۱- ہر دو حضرات نے میراث میں کچھ نہ چھوڑا، کیونکہ دونوں اقلیم زہد و فقر کے تاجدار تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غاصب کیسے ہو سکتے ہیں۔
- ۲- ہر دو حضرات نے بیت المال میں کچھ نہ چھوڑا، بلکہ سرے سے ہی مستقل بیت المال ہی نہ تھا۔ گھر ہی بیت المال تھا۔
- ۳- ہر دو حضرات کے خلفاء افضل الامت ہیں۔ کفار کی نگاہ میں بھی ممتاز ہیں۔
- ۴- ہر دو خلفاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔ دین کے گوش و چشم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں۔ مقتدایان امت ہیں۔ خصوصی قرب رکھتے ہیں۔ محبوبان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں اعمال و خدمات میں بے مثل ہیں۔

## متفرقات

چند متفرق متشابہ و متوافق امور جن میں مطابق بلکہ وحدت و یک رنگی ہے۔

برکت:

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاں برکت کی

مشترک کیفیت ہے:

۱۔ راوی جابر رضی اللہ عنہ، بخاری و مسلم، مشکوٰۃ، باب فی المعجزات میں ہے کہ غزوہ خندق میں ہم نے تین دن تک کچھ بھی نہ چکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہتا تھے پاس (لھانے کی) کوئی چیز ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں اید صان ہوتے۔ بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ بھی تھا میں نے اسے ذبح کیا بیوی نے جو پیے۔ میں نے گوشت دیکھے میں ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا اور آہستہ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور ایک صاع جو (قریباً تین یا ساڑھے تین سیر) پیسا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے پکار کر فرمایا اے اہل خندق! جابر نے کھانا تیار کیا ہے۔ مجھے فرمایا ”تم ہانڈی چولھے سے نہ اتارنا اور جب تک میں نہ آؤں روٹیاں نہ پکانا، آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے لعاب دہن کو گندھے ہوئے آٹے میں ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ شرکائے خندق ایک ہزار آدمی تھے۔ سب نے کھانا کھایا۔“ بخدا ہماری ہانڈی بدستور جوش کھا رہی تھی اور ہمارا آٹا پکا جا رہا تھا۔“

۲۔ غزوہ تبوک کے دن لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان کے بچے کھچے ٹکڑے کھانے وغیرہ منگوائے اور ان پر دعا فرمائیے۔ پس حضور سید المرسلین ﷺ نے دستر خوان منگوایا۔ بچھا دیا گیا بچا ہوا سامان خوراک منگوایا۔ دعا فرمائی۔ فرمایا اپنے برتوں میں بھرو۔ سب نے کھایا، سیر ہو گئے، کھانا بچ رہا۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف باب فی المعجزات) ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔

## صدیق اکبرؓ کے ہاں بھی یہی صورت رہی

### ایک واقعہ:

۱۔ صحیح بخاری شریف، کتاب المناقب باب علامت النبوة کا دیکھئے:

”ایک رات گھر پر مہمان تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد تک حضور ﷺ کے ساتھ رہے جب رات زیادہ گزر گئی تو مکان پر (جو مدینہ شریف سے باہر تھا) تشریف لائے۔ ابھی تک مہمانوں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ آپؐ نے سب سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانے میں ہاتھ ڈالا، پھر ان لوگوں نے بھی کھایا اس حد تک برکت ہوئی ایک لقمہ اٹھاتے تھے۔ تو نیچے سے بڑھ جاتا تھا۔ سب لوگ سیر ہو گئے۔ کھانا جتنا تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔ زوجہؓ نے فرمایا یہ پہلے سے زیادہ ہے۔

۲۔ دوسری روایت: اب یہ پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کھانے سے کچھ کھانا حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی خدمت میں بھی بھیجا۔ آپؐ نے کچھ تناول فرمایا۔ صبح کو اور لوگوں نے کھانا کھایا..... ہر شخص کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔“

دوسرا واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما راضی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخر وقت بہت بے چین تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ”امیر المؤمنین آپ بے چین کیوں ہیں؟ بلاشبہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق محبت ادا کیا پھر آپ حضور رضی اللہ عنہ سے جدا ہوئے تو حضور رضی اللہ عنہ آپ سے راضی تھے پھر آپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے اور پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے۔“ (بخاری مناقب عمر بن الخطاب)

تیسرا واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر دو حضرات رضی اللہ عنہما کی محبت اور رضا و خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم یقین کرتے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن عباس کے جواب میں فرماتے ہیں ”آپ کی محبت و رضامندی جس کا آپ نے تذکرہ کیا یہ تو اللہ کا احسان عظیم ہے..... اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت و رضامندی جس کا ذکر آپ نے کہا یہ بھی اللہ کا احسان عظیم ہے۔“ (بخاری مناقب عمر)

(ماخوذ از نبی صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق رضی اللہ عنہ، مؤلفہ امام اہلسنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری، ناشر جناب ابو عثمان محمد اشرف علی ناصر شیراز پارک فیصل آباد)

صدیق اکبر کا کردار

خلافت کے مہمات امور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کر لینا ضروری سمجھتے تھے اور مشورہ کے بعد جس بات کا عزم فرمالتے تھے اُسے بروئے کار لانے میں انہیں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی

تھی..... یہ انہی کی بلند عزیمت تھی کہ فتنہ ارتداد کو فرو کرنے کے ساتھ دنیائے حاضر کی دو عظیم ترین سلطنتوں (روم و ایران) سے بیک وقت جنگ چھیڑ دی۔ پندرہ ماہ کی مدت میں عراق کی سرزمین کسریٰ سے چھین لی..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے خاص مشیر اور سٹیٹ کے چیف جسٹس تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ مشیر ہونے کے علاوہ خلیفہ کے سیکرٹری بھی تھے..... اپنے سوا دو سالہ عہد خلافت میں صرف ۱۲ھ میں حج کیا۔ حج سے فارغ ہو کر دارالندوہ (کونسل ہال) کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے اور فرمایا جسے کوئی شکایت ہو پیش کرے۔ کسی نے کوئی شکایت نہ پیش کی۔ آپ نے اہل مکہ اور حاکم مکہ عتابؓ کی تعریف فرمائی۔ (ماخوذ: تاریخ اقوام عالم، ایام اسلام ج ۱ مصنف مرتضیٰ احمد خان ۱۹۳۷ء - ۱۳۶۶ھ)

### سلسلہ نقشبندیہ

قریباً آٹھویں صدی ہجری میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ نے رکھی۔ اس سلسلہ طریقت کی ابتداء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے۔ مختلف زمانوں میں یہ سلسلہ مختلف ناموں سے موسوم رہا ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ تک اس کا نام سلسلہ رسولیہ صدیقیہ تھا۔ خواجہ عبدالخالق غجوانی علیہ الرحمۃ سے سلسلہ طیفوریہ کے نام سے جانا گیا، پھر امام طریقت حضرت بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ تک یہ سلسلہ خواجگانیاں کہلایا۔ حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ الصمد تک یہ سلسلہ نقشبندیہ کہلایا اور اس کے بعد یہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس سلسلہ عالیہ کی بنیاد شریعت، حدیث، اتباع سنت و آثار (اتباع

احکام صحابہؓ کی مطابقت پر ہے۔ مرکز خیال یہ ہے حدیث شریف ”جو میری سنت سے منہ پھیرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔“..... ”خلوت در انجمن“ کا طریقہ بھی اپنایا جاتا ہے۔ (انسان محفل میں ہو پھر بھی دل خدا کی طرف ہو)۔

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات والا صفات اکبر ہے اس لئے

آپ کا سلسلہ یعنی طریقت بھی اکبر ہے۔ (راقم)

تمام سلاسل روحانی سلسلے ہیں۔ ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کی داغ بیل

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ نے ڈالی۔ (چھٹی صدی ہجری میں)

ابتداء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوئی۔ آپؓ نے روحانی جانشین کا فرقہ

خلافت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ کو عطا فرمایا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ۔ قادریہ سلسلہ کو

نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری نسبت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تیسری حضرت خضر

علیہ السلام سے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جدی نسبت امین رضی اللہ عنہم کو ملی۔ آخر غوث

الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو عطا ہوئی۔ حضرت سلطان فارسی رضی اللہ عنہ

سے ابوالحسن سری سقطی رضی اللہ عنہ کو بھی نسبت عطا ہوئی۔ غوث پاک علیہ الرحمۃ نے

نسبت صدیقی کا فرقہ حضرت ابوسعید مخزومی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ حضرت غوث

پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے دو پوتے ”بکر کبار“ ضلع جہلم میں مدفون ہیں۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نسل پاک میں اوج شریف میں بھی بزرگ

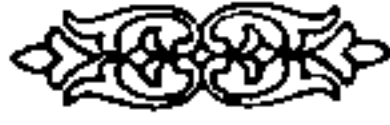
پہنچے اور سلسلہ قادریہ کی ترویج ہند میں شروع ہوئی۔

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی ابتداء بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی۔ خواجہ

حسن بصری رضی اللہ عنہ کو خرقہ خلافت ملا جو امام حسنؓ کی صحبت سے مستفید ہوئے تھے

..... بعض فقہا کہتے ہیں۔ اس سلسلہ عالیہ کی ابتدا شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ سے ہوئی۔ بعض کتب کے حوالے سے آپ کا مزار اندرون شہر بغداد شریف میں ہے۔ ”مرآة الاسرار“ کے حوالے سے آپ کا مزار ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قصبہ سندیلیہ میں ہے۔

(مینار نور، مصنف میاں محمد احمد خان ایم اے سجادہ نشین خانقاہ خالقیہ سرگودھا)



## باب چہارم

- انتخاب بیعت
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور وصال کے دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمات
- حکم امامت و وفات سے چار دن پہلے
- بعض حضرات کے اعتراضات پر مدلل جوابات
- امامت و خلافت
- دلائل از قرآن مجید
- سقیفہ بن ساعدہ (مدینہ منورہ کا ٹاؤن ہال)



## امامت و خلافت

(از قرآن حکیم و کتب حدیث و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وفات حسرت آیات سے چار دن پہلے تک علالت و نقاہت کے باوجود تمام نمازیں خود ہی پڑھاتے رہے اسی روز مغرب کی نماز خود پڑھائی اس میں سورہ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا۔ تلاوت فرمائی۔ عشاء کے وقت تکلیف بڑھ گئی اور حضور ﷺ مسجد میں تشریف نہ لاسکے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ”کیا لوگوں نے نماز عشاء پڑھ لی ہے۔“ عرض کیا! ”وہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ فرمایا ”میرے لئے لگن میں پانی رکھو۔“..... حضور ﷺ نے غسل فرمایا..... پھر غشی طاری ہو گئی۔ افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“۔ عرض کی ”وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔“ تین مرتبہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ غسل فرماتے مسجد میں جانے کا ارادہ فرماتے پھر غشی طاری ہو جاتی۔ بالآخر حکم بھیجا۔ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ”ابو بکرؓ کو حکم دو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“

ایک روز بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور بلند آواز سے ندا دینے لگے۔ (تاریخ الخمیس ج ۲)

”ہائے میں کس کے سامنے فریاد کروں ہائے میری امیدوں کا رشتہ ٹوٹ گیا ہائے میری پشت ڈہری ہو گئی۔ اے کاش! میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا اور اگر جنا تھا تو آج سے پہلے مر جاتا..... اور یہ دلخراش منظر نہ دیکھتا۔“

غم و اندوہ سے چور چور ہو کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد تک پہنچے سامنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ پیغام دیا ”اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آگے کھڑے ہو کر جماعت کرائیں۔“ (تاریخ الخمیس ج ۲)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب امامت کے مصلیٰ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی پایا تو غش کھا کر گر پڑے۔ فرط غم سے مسلمانوں کی چنجیں نکل گئیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ آواز سنی تو اپنی لخت جگر خاتون جنت نبیؑ سے پوچھا ”اے فاطمہ! یہ کیسا شور ہے؟“ انہوں نے عرض کی۔ ”مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ان کی چنجیں نکل گئیں۔“ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یاد فرمایا ان پر ٹیک لگائی اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اور نماز ادا کی، پھر فرمایا: ”اللہ تم پر میرے قائم مقام ہوگا۔ اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ اسی کی اطاعت کرنا۔ میں تو اب اس دنیا کو چھوڑنے والا ہوں۔“ (تاریخ الخمیس)

جناب صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ”ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو نماز پڑھا میں۔“ عرض کی ”وہ رقیق القلب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں۔“ پھر فرمایا (یہی فرمان) ..... میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ہمنا بنایا۔ انہوں نے بھی گزارش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کی حالت میں فرمایا ”تم زنانِ یوسف علیہ السلام ہو۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو..... چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی۔“

### دلیل خلافت:

جناب سید شریف جریانی رضی اللہ عنہ نے شرح مواقف میں لکھا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی۔ سوائے

ایک دفعہ سفر کی حالت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک رکعت ادا فرمائی تھی۔

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حسن تائید:

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوں فرمایا کرتے تھے:

”اے صدیق رضی اللہ عنہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملہ میں آپ کو آگے کیا

ہم اپنی دنیا کے معاملات میں آپ کو آگے کیوں نہ کریں۔“

جناب ابن اثیر الجزری رحمہ اللہ نے ”اسد الغابہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول

نقل کیا ہے۔ (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے واسطے سے) ”اگر مجھے آپ آگے کھڑا

کرنا چاہتے تو آپ مجھے آگے کھڑا کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا۔“

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ برحق ہونے کے لئے ان روشن دلائل کے

بعد کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔ جمعرات کے دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو فرمایا جاؤ میرے پاس ایک تختی

لاؤ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھ دوں تاکہ اس کے ساتھ کوئی نزاع اور اختلاف

نہ کرے۔ جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جانے لگے تو آپ نے فرمایا ”اے ابو بکر! اللہ اور

اس کے ایماندار بندے اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ تمہارے بارے میں کوئی

اختلاف کریں۔“ (تاریخ الخمیس ج ۲)

### وفات سے دو روز پہلے:

مرض میں قدرے تخفیف ہوئی۔ دو آدمیوں کا سہارا لے کر پاؤں گھسیٹتے

ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جماعت کر رہے تھے۔

آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی جگہ کھڑے رہو۔ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔  
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور دوسرے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر قدم رنجہ فرمایا۔ آخری خطبہ ارشاد فرمایا!

”اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے چاہے تو وہ دنیا کی زیب و زینت کو پسند کرے اور چاہے تو جو انعام و اکرام اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے۔ چنانچہ اس بندے نے جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کر لیا ہے۔“

یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور عرض کی!  
 ”میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں ہم اپنے باپوں، ماؤں، اپنی جانوں اور اپنے اموال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عوض بطور فدیہ پیش کرتے ہیں اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ سلامت رکھے۔“

یار غار رضی اللہ عنہ کی محبت بھری گفتگو سن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!  
 ”ابوبکرؓ سب سے زیادہ احسان کرنے والا ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا اہل زمین میں سے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس کے اور میرے درمیان اسلامی اخوت کا رشتہ ہے۔ مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دریچے کے۔“ (ایضاً)

وفات سے ایک روز قبل:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”وہ دینار کہاں ہیں؟“ فوراً آٹھ دینار پیش کر دیئے۔ فرمایا ”مساکین میں تقسیم کر دو۔“ آخری وقت گھر میں تیل نہیں تھا۔

(چراغ میں)..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کو چبا کر نرم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی۔ پانی میں ہاتھ ڈال کر چہرہ اقدس پر پھیر لیتے اور کلمہ طیبہ پڑھتے۔ فی الرِّفِيقِ الْأَعْلَى فرماتے۔

### آخری دن:

سوموار کے دن۔ نماز فجر کے لئے تمام حضرات کھڑے ہوئے اور امام جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے قریب تشریف لائے۔ پردہ ایک طرف سرکا دیا گیا۔ خوشی کی انتہا نہ رہی۔ تبسم فرمایا۔ قریب تھا صحابہؓ نماز توڑ دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ”اپنی نماز مکمل کرو۔“

حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی مقرر نہیں فرمایا تھا۔ بخاری شریف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ایام میں دم کرتیں۔ اس مرض کے دوران کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفا کے لئے دعائے کی۔

### سیدہ فاطمہؓ سے سرگوشی میں بیان:

جس میں حضور ﷺ نے بشارت دی تھی کہ اہل بیت میں سے تم سب سے پہلے مجھے ملوگی۔

### شیخ محدث دہلوی کا ارشاد:

آخری دن تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو یکے بعد دیگرے الوداع فرمایا اور سپرد خدا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا فلاں یہودی سے قرضہ لیا تھا۔ وہ رقم ادا کر دینا۔ فرمایا: کاغذ اور دوات لاؤ۔ تمہارے لئے وصیت قلمبند کروں۔ عرض کی (زبانی) ارشاد فرمائیں۔ یہ دو جملے فرمائے۔

الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

”نماز کی پابندی کرنا۔ غلاموں کے آرام کا ملحوظ رکھنا۔“ (مدارج النبوة ج ۲)  
 سیدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتے  
 ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آپ کا کیا حال ہے؟..... حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات مزاج  
 پرسی کیلئے آتے رہے۔ (تین راتیں) ملک الموت علیہ السلام حاضر ہوئے اور اجازت  
 مانگی..... عرض کی جیسے حکم ہو ویسے کروں۔ حضور علیہ السلام نے اجازت دی کہ روح  
 قبض کرو۔

### آخری لمحات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دست مبارک پکڑا ہوا تھا۔ صحیح بخاری و مسلم کی  
 ”عا پڑھ رہی تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے:

أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي فِي لَشِفَاءٍ إِلَّا شِفَاءُكَ  
 شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (متفق علیہ)

”تکلیف کو دور فرما دے..... مجھے شفا دے۔ تیری شفا کے بغیر کوئی شفا  
 نہیں ایسی شفا جو بیماری کو دور کر دیتی ہے۔“

دست مبارک کھینچا اور فرمایا:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَالْحَقْنِي بِالرِّفْقِ الْأَعْلَى۔  
 ”بخش دے اور رفیقِ اعلیٰ سے ملا دے۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”عظیم و بے مثل روح مبارک روانہ ہوئی۔ میں نے (عائشہ) ایسے  
 خوشبو سونگھی جو میں نے آج تک کبھی نہ سونگھی تھی۔“

(ابن کثیر، سیرة النبویہ ج ۴)

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر میں نے ہاتھ رکھا کئی ہفتوں تک میرے

ہاتھ سے خوشبو آتی رہی کئی ہفتے مجھے بھوک نہ لگی، نہ وضو کی ضرورت محسوس ہوئی۔“ (ایضاً)

### خطبہ قبل از وصال:

راوی ابن مسعود صحابہ رضی اللہ عنہم کو گھر میں بلا کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا: ”فراق کی گھڑی قریب آگئی..... دعائیں دیں..... استفسار پر فرمایا: ”غسل ملائکہ مع اہل بیت دیں گے کفن یمنی یا مصری کپڑے ہوں گے۔ غسل کے بعد باہر چلے جانا۔ (ایک ساعت کیلئے) ملائکہ نماز جنازہ پڑھیں گے..... پھر اہل بیت..... پھر ان کی خواتین..... قیامت تک ہر مسلمان کو میرا سلام..... اہل بیت قبر میں اتاریں گے..... ملائکہ بے شمار..... (الراقم نے ہر بات نہایت مختصراً اور اشارۃً لکھی ہے)

### مزید چند اشارات:

غسل کے وقت سب پر اونگھ مسلط کر دی گئی آواز سنی ”کپڑوں سمیت غسل دو“۔ کفن یمنی تین سفید کپڑے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں وصال ہو وہیں تدفین ہوتی ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہر نبی اس جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی وفات ہوتی ہے۔“ سرخ رنگ کا کمبل بچھایا گیا قبر میں..... (آگے تین چاند والی روایت ہے) کہ عائشہ کے حجرے میں میری گود میں تین چاند اترے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، و عمر فاروق رضی اللہ عنہ حجرے میں دفن ہوئے۔

صحیح بخاری و مسلم: وفات میرے حجرے میں میری باری کے دن ہوئی۔ میرے سینہ اور گردن کے درمیان تکیہ لگایا ہوا تھا۔ دنیا کے آخری گھڑی اور آخرت کی پہلی گھڑی میرے لعاب دہن کو آپ کے لعاب دہن سے جمع فرمایا۔“

(دورانِ مسواک)

راوی سیدہ ام سلمہ: چچیں نکل گئیں ہم سب کی جب کدالوں کی آوازیں سنیں۔ لوگ جمع تھے۔ آہ و فغاں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ سارا مدینہ گریہ زاری سے لرز گیا۔ سیدنا بلالؓ نے صبح کی اذان دی کلمہ شہادت پر رونے لگے۔ تدفین بدھ کو ہوئی۔ ایک روایت منگل کے دن تدفین ہوئی۔ پہلا قول قوی ہے۔ پانی چھڑکا گیا۔  
راوی ابن عباسؓ: ولادت، وصال، بعثت، ہجرت، فتح مکہ اور سوۃ مائدہ کی آیت الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ بھی سوموار کو نازل ہوئی۔

سقیفہ بنی ساعدہ:

تمام مسلمان روئے زیبا کی زیارت سے محروم ہو گئے۔ چاشت کے وقت سانحہ ارتحال پیش آیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے جبین سعادت پر بوسہ دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں مختصر تقریر فرمائی۔ خبر پہنچی کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار جمع ہیں..... اگر یہ سن کر ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں نہ جاتے تو انصار اپنی من مانی کرتے۔ سعد بن عبادہ کی بیعت کر لیتے۔ تو نتائج تباہ کن ہوتے۔ اس لئے خطرے کے مقام پر پہنچے۔ جہاں نوزائیدہ اسلامی ریاست کو خطرہ درپیش ہے۔ یہ ارادہ قطعاً نہ تھا کہ خلافت کی بیعت لوگوں سے لے لیں۔ آپؓ تو فتنہ کی آگ کو بجھانے کے لئے گئے۔ ایک لمحہ کی تاخیر محشر برپا کر سکتی تھی۔

الزام:

پندرہ صدیاں گزرنے کے بعد آج یہ الزام لگایا کہ حضور علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے۔ انہیں خلافت کا لالچ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ تھی۔ یہ الزام غیر ذمہ دارانہ ہے۔..... طبری کی روایت کا مفہوم مختصراً: ”ایک امیر انصار سے ہو اور



ایک مہاجرین سے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو تلواریں ایک نیام میں نہیں  
سما سکتیں۔

بخدا اہل عرب تمہاری امامت کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے جب کہ ان  
کے رسول قریش میں سے ہیں۔ حضرت حبابؓ نے انصار کو خوب بھڑکایا۔ اور  
مہاجرین کو دھمکی دی اور ساری عمر الگ تھلگ رہے۔ ابن جریرؒ کی روایات  
بھی ہیں۔ امام ذہبیؒ نے ان کئی راویوں کی تردید فرمائی ہے وہ ثقہ نہ تھے۔  
ایک اور روایت میں ہے خلافت کے حقدار قریش ہیں۔ (حدیث شریف) حدیث  
سن کر حضرت سعد بن عبادہؓ کو ہوش آ گیا۔ کہا ”اے ابو بکر! تم نے سچ کہا۔“ اس  
روایت میں نہ کوئی دھمکی اور نہ ہٹ دھرمی ہے۔ (حدیث شریف) ”خليفة قریشی ہونا  
چاہئے“ انصار اپنے مطالبہ سے دستبردار ہو گئے۔

علامہ ابن خلدون نے بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ (وہ ہٹ دھرمی اور دھمکی  
والی روایت درست نہیں) بعض نے اپنی پسند کی روایت لے لی اور باقی روایات کو  
چھوڑ دیا۔ ہر دور میں بعض مورخین کا یہی حال رہا ہے جناب امام احمد بن  
حنبلؒ، ابن خلدونؒ، طبقات ابن سعدؒ میں صحیح روایات ہیں۔  
(بعض راوی قصہ گو، متروک، رافضی، غیر ثقہ، شیعہ، ضعیف الحدیث تھے)

**سوال** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کی؟ اگر کی تو کیا برضا و رغبت؟ یا جبر و اکراہ  
سے۔ اسی وقت؟ یا کچھ عرصہ بعد؟

**جواب** پہلے سیرۃ طیبہ مرتضویٰ کی روشنی میں تلاش کریں تو آسانی سے اس فیصلہ  
پر پہنچ جائیں گے کہ آپؐ نے بیعت کی۔ اپنی خوشی سے کی اور اسی وقت  
کی۔ آپؐ کی للہیت، دین کیلئے تھی، آپؐ کا خلوص امت مسلمہ کیلئے تھا  
آپؐ کا جذبہ خیر اندیشی، بے عدیل شجاعت تھی، ہمہ صفت موصوف

شخصیت تھے۔ یہی ان تمام خرافات کے ابطال کے لئے کافی ہے۔ روایات کے ڈھیر سے نجات کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ہر قول کو روایت و درایت کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ کھری بات قبول ہو جو پایہ اعتبار سے ساقط ہو اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔

### شیعی روایت:

محبت کا نقاب اوڑھ کر ناموس اہل بیت کو پامال کرنے والوں نے اودھم مچا رکھا ہے۔ قارئین اس سے باخبر ہوں۔

ناخ التواریخ کے حصہ ”تاریخ الخلفاء“ کی جلد اول سے طویل عبارت

کا خلاصہ:

”دوسرے روز مسجد نبوی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قنفذ کو بھیجتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاضر دربار کریں..... وہ جاتا ہے پیغام پہنچاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے جھڑک دیتے ہیں وہ واپس آ جاتا ہے۔“

دوبارہ سختی سے حکم دیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اسے دھتکار دیتے ہیں۔ حضرت رضی اللہ عنہ ایک جتھہ آپ کو گرفتار کرنے کے لئے روانہ کرتے ہیں وہ بھی ناکام لوٹتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ سے بے قابو ہو کر خود جاتے ہیں اور خاتونِ جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے یوں کہتے ہیں:

یا علی بیروں شو۔ با خلیفہ رسولِ خدا بیعت گن و گرنہ اس خانہ را باتش پاک بسوزم۔ فاطمہؑ برخاست اور فرمایا ”اے عمرؓ ہمارا تیرا کیا واسطہ ہے آپ نے کہا دروازہ کھولو ورنہ تمہارے گھر کو جلا کر تم پر راکھ کر دوں گا۔“

سیدہ نے فرمایا! ”اے عمر! کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے؟ میرے گھر میں داخل ہوتے ہو“۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا دروازہ نہیں کھولتے۔ حکم دیا آگ اور لکڑیاں لائی جائیں آپ نے دروازہ کو آگ لگا دی جب کچھ حصہ جل گیا تو پاؤں کی ٹھوکر مار کر اسے گرا دیا اور گھر میں گھس آئے۔ سیدہ نے فریاد شروع کر دی۔ پھر خطاب کے بیٹے نے سیدہ کے تلوار سے ٹھوکر لگائی۔ آپ نے دوبارہ فریاد کی (اے ابا جان۔ رسول اللہ)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زور سے بازو پر تازیانہ مارا۔“

(نعوذ باللہ من ذالک۔ الراقم)

### قابل غور:

حیرت ہے شیر خدا رضی اللہ عنہ یہ سب کچھ دیکھتے رہے اور چپ رہے۔ ذوالفقار حیدری کو جنبش تک نہیں دیتے۔ خصوصاً اپنی اہلیہ کے بارے میں خاموشی۔ مصنف ناسخ التوارخ مزید لکھتے ہیں:

”پھر سیدہ التجا کرتی ہیں اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آتش غضب بھڑکی..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گریبان سے پکڑ کر زمین پر پٹخ دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امداد کیلئے آدمی بھجوا دیتے ہیں۔ آتے ہی یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیتے ہیں پھر ان کو دبوچ لیتے ہیں۔ گلے میں رسی ڈال لیتے ہیں اور آپ کو کشاں کشاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے جاتے ہیں۔ حضرت سیدہ مداخلت کیلئے اٹھتی ہیں۔ قنفذ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حملہ کر دیتا ہے۔ تازیانہ کی ضرب بازو پر لگاتا ہے اس کا سیاہ داغ بعد از وفات بھی بازو پر رہتا ہے۔“

قابل توجہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ تو شیر خدا ہیں جن کی ضرب حیدری سے خیبر کی سنگین دیواریں پاش پاش ہو گئیں۔ اُحد اور حنین کے مشکل اوقات میں ان کے ہاتھ سے تلوار نہ گری۔ خندق کے دن عمرو بن عبدود کا مقابلہ کرتے تلوار نہ گری۔ مرحب کے ٹکڑے کر دیئے..... آج ان کو بزولی کا طعنہ دیا جاتا ہے۔

اس وقت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے کاش دوبارہ تلواریں ہمارے ہاتھ میں

لوٹ آئیں۔“

مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ چاہتے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

لئے بددعا کرتے۔“

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میرا آقا جن مشکلات میں مبتلا ہے وہ خود ہی ان کو

بہتر سمجھتا ہے۔“

یہ کردار بنی اسرائیل کے حیلہ سازوں سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے باقی

تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کو خارج از اسلام کر دیا۔

امام باقر رضی اللہ عنہ (کی طرف منسوب کردہ): ”ان تین اصحاب کے علاوہ باقی

سب مرتد ہو گئے۔“

مزید رقم طراز ہیں: رات کی تاریکی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ

کو گدھی پر سوار کیا حسنین کی انگلیاں ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ہر انصاری کے گھر

جاتے ہیں اپنی بیعت کی درخواست کرتے ہیں لیکن کامیابی نہ ہوئی..... مجبوراً خانہ

نشین ہو جاتے ہیں، مگر گھر سے نکال کر جبراً بیعت کے لئے پیش کر دیا جاتا ہے۔“

(تاریخ التواتر ج ۱ ص ۸۳)

قابل توجہ:

معلوم ہوتا ہے شیعہ محققین بھی ان ہرزہ سرائیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ نہج البلاغہ کے شارح مثیم بن علی بن مثیم بحرانی لکھتے ہیں: ”اقوال میں بڑا اختلاف ہے جن سے ان کی ذاتی خواہشات جھلک رہی ہیں۔“

ایسی روایات ہر شخص کے لئے ناقابل تسلیم ہیں جو حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ کی جرأت بسالت آئین جو انمردی کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔

بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدقِ دل سے بیعت فرمائی تھی۔ واقعات شاہد ہیں۔ سید امیر علی جو قانون دان، مورخ، بنگال ہائی کورٹ کے مسلمان جج تھے۔ اپنی کتاب ”سپرٹ آف اسلام“ میں لکھتے ہیں: ”انگریزی عبارت ضیاء النبی ج ۴ میں موجود ہے۔ اس کا مفہوم اور خلاصہ پیش خدمت ہے: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امت کو ہر قسم کے انتشار سے بچانے کیلئے فوراً بیعت کر لی تھی۔ خلفائے ثلاثہ کی ہر طرح امداد کی۔“ حالانکہ سید امیر علی شیعہ تھے۔

کتب اہلسنت کی روایات جو کہ حق ہے اور سچ ہے:

(۱)..... بحوالہ تاریخ الامم والملوک ج ۳ راوی حبیب بن ثابت: ”حضرت

علی رضی اللہ عنہ فوراً تشریف لے آئے اور بیعت فرمائی۔“

(۲)..... امام بیہقی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی: (خلاصہ و مفہوم)

”حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بخوشی بیعت فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فوراً تشریف

لائے اور بیعت کر لی۔“

(۳)..... حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے اس مفہوم کی کئی روایات لکھی ہیں: ”سیدنا

علی رضی اللہ عنہ ایک لمحہ کے لئے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جدا نہ ہوئے۔ ساری

نمازیں آپ کی اقتداء میں ادا کرتے رہے۔ مرتدین کے لئے جنگ میں آپ کے ساتھ تھے۔“

(ماخوذ: ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۴ مصنف محمد کرم شاہ الازہری، اشاعت ربیع الاول ۱۴۲۰ھ ایڈیشن بار دوم)

### ایک بیان خلافتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

تدفین کے بعد آپؓ مسجد نبوی میں آئے جہاں مسلمان جمع ہو رہے تھے۔ ممبر شریف پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا..... اگلے دن ان لوگوں نے جو باقی رہ گئے تھے مسجد نبوی میں آ کر آپؓ کی بیعت کی۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیتؓ کے دیگر افراد بھی شامل تھے۔ یہ روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک بیعت نہ کی بہت ضعیف ہے۔ روایت کے اعتبار سے بھی چنداں دقیق نہیں۔ انتخاب امیر عرب کے جمہوری طریقہ کے مطابق ہوا تھا اور تمام مسلمانوں نے اس کی تصدیق کی..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت یہ تھی کہ انصار میں سے اگر کوئی شخص خطا کرے تو اسے معاف کر دینا..... ایک تجویز یہ تھی آپؓ کو خلیفۃ اللہ پکارا جائے لیکن صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مجھے خلیفۃ الرسول“ کہا جائے۔ خطبہ کے وقت ممبر کی دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوتے تھے اور تیسرے درجہ پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوا کرتے تھے قدم رکھنا طوطاتِ ادب کے منافی خیال کرتے تھے۔ (تاریخ اقوام عالم، ایام اسلام، کی پہلی جلد از مرتضیٰ احمد خان آخری چہار شنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۶۶ھ ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء)

بحوالہ کتاب ہذا: دورانِ علالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مسلمانوں کو انصار مدینہ سے حسن سلوک سے پیش آنے کے متعلق وصیت کے دوران فرمایا:

”انصار میرے جسم میں معدہ کی مانند ہیں میرے بعد جو شخص تمہارے نفع

و نقصان کا کفیل ہو اُسے چاہئے..... جس سے کوئی خطا سرزد ہو جائے  
اسے معاف کر دے۔“

آپ ﷺ کی علالت کے دوران سترہ نمازیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائیں۔

بحوالہ تاریخ اسلام مصنف پروفیسر بشیر احمد تمناجی سی گوجرانوالہ:

”حضور ﷺ کے جسد اطہر کو سپرد خاک بھی نہیں کیا گیا تھا کہ منافقین کو  
فتنہ انگیزی کا موقع مل گیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کی جانشینی کا مسئلہ کھڑا  
کر دیا..... اس مسئلہ نے نازک صورت اختیار کر لی۔ اگر اس کا فوراً  
تدارک نہ کیا جاتا تو عجب نہ تھا کہ اسلام کا شیرازہ بکھر جاتا..... عام  
بیعت کے بعد جو آپ نے خطبہ دیا وہ اسلامی اصول و حکمت و مواعظ کا  
زرّیں مرقع ہے۔“

علمائے امت کا اجماع ہے کہ انسانوں میں..... (انبیاء کے بعد) آپ کا

درجہ سب سے بلند ترین ہے.....

”اللہ تعالیٰ عرش اعلیٰ پر اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کسی

غلطی کا ارتکاب کرائے۔“ (حدیث مبارکہ)..... ”آپ نے اتنی قرب

اور رفاقت اور بے شمار محامد و محاسن کی بنا پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے زیادہ

نیابت نبوی کا حق دار اور کوئی نہ تھا۔“

## امامت و خلافت

بحوالہ مسلم و ترمذی و مشکوٰۃ:

”اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کیلئے چن لیا ہے۔“

دورانِ مرض ایک بار حضور اکرام ﷺ نے حجرہ انور کا پردہ اٹھایا اور

اصحاب رضی اللہ عنہم کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا اور خوش ہوئے۔ (خلاصہ و مفہوم حدیث) اور ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سہارے مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مُصلّے پر اپنے مقام پر رہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے رہے اصحاب رضی اللہ عنہم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ ایک ہی مُصلّے پر برابر تھے۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل پر کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ خلافت کی تربیت بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث شریف: "خیر القرون قرنی" زمانوں میں بہتر زمانہ میرا ہے۔ قرنی کے حروف میں خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی دیکھئے صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری حرف "ق" عمر کا آخری حرف "ز" عثمان کا آخری حرف "ن" اور علی کا آخری حرف "ی"۔ "ق" پہلا حرف "ز" دوسرا حرف "ن" تیسرا حرف "ی" چوتھا حرف۔ مشکوٰۃ و ترمذی میں ہے "میرے بعد خلافت تمیں برس رہے گی" اس سے مراد "خلافت راشدہ ہے۔ خلافت راشدہ کا دور تمیں برس ہے۔"

تفسیر قتی (شیعہ حضرات کی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "تحقیق میرے بعد خلیفہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ ان کے بعد تمہارے باپ عمرؓ۔ مجھے اللہ نے بتایا ہے۔"

نہج البلاغت (خطبات علی شیر خدا رضی اللہ عنہ) میں موجود ہے کہ پہلے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ۔ اصحاب ثلاثہ کی خلافت برحق ہے۔ (مقامات صحابہ مصنف مولانا افتخار الحسن زیدی) بحوالہ تاریخ الخلفاء۔ امام بیہقی و امام شافعی



فرماتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تمام اصحاب کا اجماع ہے۔

### مسئلہ خلافت:

ابھی وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصلحت صحابہ پر منکشف ہو کر باعث سکون ہوئی تھی کہ ایک اور مسئلہ نے اضطراب پیدا کر دیا یعنی اس روز سقیہ بنی ساعدہ میں انصار نے جمع ہو کر چاہا کہ مسئلہ خلافت کو طے کر لیں۔ یہ خبر سن کر ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ وہاں پہنچے اور یہاں بھی ثبات و روحانیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کام دیا۔  
(عشرہ مبشرہ مصنف قاضی حبیب الرحمن منصور پوری)

### حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب:

سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ ریاست اسلامیہ کی سربراہی کے فرائض کون سرانجام دے؟ ثقیفہ بن ساعدہ انصار کے رئیس سعد بن عبادہ کے مکان کے متصل حویلی تھی۔ انصار نے بحث شروع کی۔ مہاجرین بھی پہنچ گئے۔ سعد بن عبادہ نے کہا: (خلاصہ اور مفہوم) عرض ہے: ”انصار کے فضائل کا تذکرہ کیا اور حق ثابت کیا۔“ اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ بھی پہنچ گئے۔ انصار کے ایک اور خطیب نے بھی حقوق و فضائل گنوائے۔

(تاریخ طبری اور سیرت الصدیق از محمد حبیب شیروانی)

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو اور خود خطبہ

دیا (چند جملے):

”مہاجرین نے تصدیق رسالت کی..... مصائب جھیلے..... روئے زمین پر سب سے پہلے اللہ کی عبادت کرنے والے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء اور کنبہ والے ہیں بلاشبہ خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ اے

گروہ انصار! تمہاری دینی فضیلت اور اسلامی شرف مسلمہ ہے۔ تم کو اللہ نے اپنے دین کی امداد کے واسطے منتخب کیا۔ اپنے رسول کو تمہاری پناہ میں ہجرت کے بعد بھیجا۔ اکثر ازواج و اصحاب تم ہی میں سے ہیں۔ لہذا مہاجرین اؤلین کے بعد تمہارا مقام و مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ پس ہم حاکم ہوں تم وزراء..... ہم بغیر تمہارے مشورہ کے معاملات طے نہیں کریں گے۔“

آخر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ اور حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا:

”ان دونوں میں سے کسی ایک کو منتخب کر لو“ اور ساتھ ہی ان کے فضائل و اوصاف بیان کئے۔ ابو عبیدہ نے چند الفاظ کا اضافہ کیا: ”اے گروہ انصار تغیر و تبدل میں سبقت نہ کرو۔“

اس پر زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے انصار کو یوں سمجھایا:

”یہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمرہ مہاجرین میں تھے۔ پس ضرور ہے کہ امام مہاجرین میں سے ہو اور ہم سب اس کے اسی طرح مدگار ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدگار تھے۔“

حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ نے یوں مخاطب کیا:

”اے گروہ انصار!..... جو کچھ ہم نے کیا اس سے مقصد اللہ کی رضا تھی اور اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقبت میں فلاح و نجات ہمارا مدعا تھا ہم کو روا نہیں کہ ہم اس شرف کو دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کا ذریعہ بنائیں۔ خوب سمجھ لو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قریشی تھے ان کی قوم آپ کی جانشینی کی اہل ترین ہے۔“

جب بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی تقریر کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ فرمایا: ”جس سے چاہو بیعت کر لو۔“

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”نہیں۔ خدا کی قسم! اس معاملہ میں ہم تم پر سبقت نہیں کر سکتے تم مہاجرین میں سب سے افضل ہو..... غار کے رفیق ہو، خلیفہ نماز ہو، نماز سب سے بڑھ کر عمل ہے، یہ کس کو زیبا ہے؟ کہ وہ تم پر مقدم ہو، ہاتھ بڑھاؤ؟ ہم تم سے بیعت کرتے ہیں۔“ (صحیح بخاری شریف)

انصار میں سے بشیر بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے۔ پھر تمام مع بیعت کے لئے اُٹھ پڑا۔ یہ بیعت خاصہ تھی۔ اگلے دن مدینہ شریف کے سارے مسلمان مسجد نبوی شریف میں جمع ہوئے اور بیعت عامہ بھی ہو گئی۔ اس طرح نیابت کا مسئلہ بخوبی طے پایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ بیعت کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

پہلا خطبہ مبارک:

صرف ایک دو جملے:

”لوگو! میں تم پر حاکم و والی بنایا گیا ہوں مگر تم سے بہتر نہیں ہوں پس اگر میں نیکی کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر میں برائی کروں تم مجھے درست کر دو۔ حق گوئی امانت ہے اور جھوٹ خیانت..... لوگو! جو قوم جہاد ترک کرے اللہ اس قوم کو ذلیل کر دیتا ہے اور جس قوم میں اعلانیہ خواہش (برے کام) کا رواج ہو جائے تو اللہ طرح طرح کے عذاب نازل فرماتا ہے..... جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت

لازم نہیں۔“ (صحیح بخاری شریف)

نوٹ: سقیفہ بنی ساعدہ میں اجلاس / میٹنگ کے موقع پر یہ حدیث صحیحہ بھی سنائی گئی  
 ”امامت و خلافت قریش میں ہوگی۔“ یہ سن کر تمام اصحاب (حاضرین) نے اتفاق  
 کیا۔ (اٹلس سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مصنف ڈاکٹر شوقی ابو خلیل دمشقی، مترجم: شیخ الحدیث  
 حافظ محمد امین، ناشر: ادارہ دارالسلام ۳۶ لوئر مال لاہور، اشاعت فروری ۲۰۰۲ء)

قریباً تیس ہزار صحابہؓ نے بیعت عامہ کی۔ میرے حضرت قبلہ خواجہ صدیق  
 احمد شاہ سیدوی قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ شب معراج جبرائیل علیہ السلام نے  
 خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) میں مصلے پر تشریف آوری کیلئے عرض  
 کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی اور تمام انبیاء علیہم السلام مقتدی بنے مگر کسی نے  
 اعتراض نہ کیا، جس شخصیت کو حضور علیہ السلام خود مصلے پر کھڑا کر کے نماز پڑھانے کا  
 حکم صادر فرمائیں تو اس امامت پر اعتراض کرنا کیسی بے وقوفی اور جہالت ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کیا فرماتے ہیں بابت امامت:

(۱) ..... امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگ بہت بے  
 قرار ہو گئے پس ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص آسمان کے  
 سایہ تلے نہ ملا پس انہوں نے ان کو اپنا والی بنا لیا اس بات پر یہ صریح  
 دلالت ہے کہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل ہونے پر  
 متفق ہیں یہ اجماع صدر اول میں ہوا۔ یہ قطعی ہے انکار کا دخل نہیں۔“

(مکتوب شریف ۵۹ دفتر اول)

(۲) ..... ہائے افسوس! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں کفر و گمراہی کا احتمال متصور ہوتا تو  
 اصحاب رضی اللہ عنہم باوجود عادل اور کثیر تعداد میں ہونے کے ان کو خلیفۃ  
 الرسول نہ بناتے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تکذیب میں اس خیر القرون

زمانہ کے تینتیس (۳۳) ہزار اصحاب کی تکذیب ہے اس بات کو ادنیٰ آدمی بھی پسند نہیں کرتا جب اس زمانہ کے تینتیس (۳۳) ہزار آدمی باطل پر جمع ہوں اور گمراہ اور گمراہ کنندہ کو پیغمبر علیہ السلام کا جانشین بنا دیں تو اس زمانہ کی کون سی خیریت رہی ہوگی؟ (مکتوب شریف ۲۲ دفتر سوم)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب رضی اللہ عنہم نے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی۔ اس سے مقصود صرف دنیاوی کام نہ تھے بلکہ باطنی خوبیوں کا حاصل کرنا بھی، کیونکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تصوف صدیقی پر ایک طویل بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کمال طریقت کیلئے جن تمام اوصاف و کمالات کی ضرورت ہے مثلاً توکل، ورع، احتیاط، کف لسانی، تواضع، شفقت بر خلق خدا، رضا، نفی ارادہ، زہد، خشیت، عبرت، عجز و انکسار، رقت قلب، تحمل، فقر و درویشی..... یہ سب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں تمام و کمال پائے جاتے تھے اور اسی بنا پر آپ طائفہ، اصفیاء، و اہل طریقت کے سرخیل امام تھے۔

(ازالۃ الخفاج ۲ ص ۲۱، حضرت مجدد الف ثانی، مصنف سید زوار حسین شاہ مجددی)

آیت ۳ التحریم پ ۲۸ بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج ۵ مصنف: محمد کرم شاہ

بھیروی الازہری قدس سرہ۔ متعلقہ خلافت صدیق اکبر و عمر رضی اللہ عنہما

(۱)..... ص ۲۹۷: ”بعض روایات میں منقول ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب

حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ملول اور رنجیدہ

پایا تو ماریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اوپر حرام کر دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ

میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد تمہارے والد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ

ہوں گے۔ یہ وہ راز تھا جسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا چھپا نہ سکیں اور حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔“ اخرجہ ابن مردویہ عن ابن عباس

واہن حاتم "عن مجاہد۔"

(۲) ..... ابن مردویہ نے متعدد طریقوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا ابوبکر عمرؓ کی خلافت تو کتاب اللہ میں موجود ہے واذا اسرا لنبی۔ الخ آیت ۳۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تیرا باپ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا باپ میرے بعد لوگوں کے امیر ہوں گے۔ خبردار! یہ راز کسی کو نہ بتانا۔"

(۳) ..... واخرج ابو نعیم فی فضائل الصحابة عن الضحاک "من بعدی ابوبکر ومن بعد ابی بکر عمر۔"

(۴) ..... واخرج ابن ابی حاتم نحوہ۔ ابو نعیم نے نقل کیا "میرے بعد ابوبکر و عمر خلیفہ ہوں گے۔" ابن ابی حاتم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ یہ حوالے اہل سنت و جماعت کی کتب کے ہیں۔ شیعہ کے جلیل القدر علماء نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ علامہ طبری اپنی تفسیر، مجمع البیان میں زجاج سے روایت کرتے ہیں ترجمہ:

"جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مار یہ قبضیہ کو حرام کیا تو یہ بھی بتایا کہ میرے بعد ابوبکر و عمر والی ہوں گے۔"

اسی کے ہم معنی وہ روایت بھی ہے جو عیاش نے ابن عطاء کے واسطے سے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

## امامت صدیق اکبرؓ

حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عبد اللہ بن

زمعہ باہر آئے۔ دروازے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر بلند کی۔ حضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس سے منع فرماتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں۔ ایسی کئی معتبر روایات ہیں.....

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امامت شروع کی۔ آپ ﷺ دو حضرات کے سہارے پر باہر تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ ﷺ نے اشارہ فرما دیا کہ اپنی جگہ ہی پر رہو۔ آپ ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہی رہے..... نماز مکمل کی۔

پوشیدہ نہ رہے امامت کے لئے تخصیص فرمانا اور مبالغہ فرمانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بین دلیل ہے جبکہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اللہ کے رسول ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا ہے اور مقدم فرما دیا ہے تو اب آپ کو کوئی مؤخر نہیں کر سکتا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا۔ وہاں پر میں بھی حاضر تھا غائب نہ تھا۔ تندرست بھی تھا بیمار نہ تھا۔ اگر آپ ﷺ چاہتے مجھے بھی آگے بڑھا سکتے تھے۔ (بحوالہ مدارج النبوة مترجم ج ۲ ص ۵۷۵ مصنف: شیخ عبدالحق محدث دہلوی، وم ترجم مولانا عبدالمصطفیٰ محمد اشرف نقشبندی مکتبہ اسلامیہ لاہور)

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا!

اِقْتَدُوا مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ-

”میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتداء کرو۔“ (ترمذی ج ۲)

اسی باب میں ابن مسعود سے بھی یہی روایت ہے۔ یہ حدیث امام حاکم نے بھی بیان کی ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اسے حسن اور صحیح فرمایا ہے۔ اس

حدیث کے آگے بھی یہی حدیث ہے اور پھر وہ حدیث شریف ہے جس میں نماز پڑھانے کا حکم فرمایا ہے طویل حدیث ہے جو کہ حسن اور صحیح ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

”کسی قوم کو حق نہیں پہنچتا کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں اور پھر امام بنائیں کسی اور شخص کو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔“ (حوالہ بالا)

”ایک قبیلہ نے پوچھا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدقات کس کے پاس بھیجیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس۔ میں نے اللہ کے حکم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا یہ حکم تین بار ہوا۔“ (ترمذی ج ۲ باب مناقب ابی بکر صدیق)

تمام کتب سماوی میں درج ہے کہ حضور ﷺ کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی عسید)

نوٹ: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امامت ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا کی مرضی کے خلاف ہوتی تو وحی سے منع فرما دیا جاتا۔

ثبوت خلافت بحوالہ قرآن مجید:

۱۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۴ پارہ ۶:

آیت کریمہ آگے لکھی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی عسید تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اس آیت کریمہ سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہی ہیں جبکہ کچھ عرب مرتد ہو گئے تھے۔

تفسیر ضیاء القرآن ج ۱ ص ۴۸۳:

یہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے اوصاف کا بھی بیان ہے۔



جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم  
 دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں  
 علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شرح صحیح مسلم شریف ج ۵ میں لکھتے ہیں:  
 ”اس آیت کریمہ ۵۴ سورۃ مائدہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کے  
 موافقین کا ذکر ہے جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے مرتدین کے  
 خلاف جہاد کیا امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی یہی وضاحت فرمائی ہے شعبیہ  
 مؤرخ احمد بن ابی یعقوب نے بھی متوفی ۲۶۰ھ تاریخ یعقوب میں بھی  
 درج ہے۔“

حضرت محمد کرم شاہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَدْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ  
 بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ  
 يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ  
 يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ - (سورة المائدة آیت ۵۴)

”اے ایمان والو! جو پھر گیا تم میں سے دین سے (تو اس کی بد نصیبی) سو  
 عنقریب لے آئے گا اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم محبت کرتا ہے اللہ ان سے  
 اور وہ محبت کرتے ہیں اس سے جو نرم ہوں گے ایمانداروں کے لئے۔  
 بہت سخت ہوں گے کافروں پر جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں  
 گے کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے۔ یہ (محض) اللہ تعالیٰ کا فضل  
 (و کرم) ہے نوازتا ہے اس سے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی کشادہ  
 رحمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ (ترجمہ از ضیاء القرآن)

## تفسیر:

مختصراً۔ اس میں ایک بہت بڑے واقعہ کی طرف پیش گوئی بھی کی گئی ہے کہ بعض بد نصیب اس دین سے برگشتہ ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اسلام کو ایسے جانباز سپاہی اور جواں ہمت مجاہد عطا فرمائے گا جو ان مرتدین کا قلع قمع کر کے مملکت اسلامیہ کی بنیادوں کو ایسا مضبوط اور مستحکم بنا دیں گے کہ پھر صدیوں تک اس میں لچک پیدا نہ ہوگی۔ (یہ وعدہ ہو کر رہا) حضور سرور کائنات علیہ الجمل التحیات و احسن التسلیمات کے آخری ایام میں اسود غنسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا لیکہ فیروز ویلمی نے اسی رات اس کا کام تمام کر دیا۔ جس کی صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی اطلاع بھی دے دی جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بڑی فرحت ہوئی۔ (تفسیر بیضاوی)

قبیلہ بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب نے بنو اسد میں طلیحہ نے اپنے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوراً بعد) حالات اور نازک ہو گئے کئی قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکا کر دیا۔ غرض ارتداد کی آندھی اس زور سے چلی کہ عرب کے بادیہ نشین قبائل میں سے شاذ و نادر ہی کوئی اپنے ایمان کی شمع رکھ سکا۔

لیکن صد آفرین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر، ان کے عزم و استقلال پر، ان کے تدبیر، فراست پر اور ان جانباز اور سرفروش مسلمان مجاہدین پر جنہوں نے اس تند و تیز طوفان کا منہ پھیر دیا اور دو سال کے کم عرصہ میں سارے جزیرہ عرب پر پھر توحید کا پرچم لہرانے لگا..... وہ قوم کون تھی؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا راپ کے لشکروں کے جانباز سپاہی، یمن کے قبائل عرب کے دوسرے لوگ جنہوں نے بڑی بے جگری سے اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔ رضی اللہ عنہم

ان کا ہر قدم اللہ کی رضا جوئی کیلئے تھا۔ وہ کسی کی ملامت سے متاثر نہیں ہوتے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آپ کے جانباز سپاہیوں کو قرآن کریم کن الفاظ سے خراج تحسین پیش کر رہا ہے۔

سپاہیوں کی شان اور اوصاف حمیدہ کا بیان قرآن مجید میں ہو ان کے خلیفہ برحق کی شان کتنی رفیع اور مقام کتنا بلند ہوگا۔ ایسے خلیفہ کی خلافت کی حقانیت کے بارے میں کسی ایسے شخص کو شبہ نہیں ہو سکتا جو قرآن شریف کو خدا کا کلام اور خدا کو علیم بذات الصدور یقین کرتا ہو۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۱)

(۲) ..... تفسیر نعیمی پارہ ۱۰ سورہ توبہ ابتدائی آیات:

۹ھ میں حج کے موقع پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا گیا۔ آپ کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورہ (سورہ برأت) کی آیات لوگوں کے سنانے کے لئے مامور بنا کر بھیجا گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مقتدی۔ اس واقعہ میں حضور ﷺ نے بتا دیا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وزیر ہوں گے۔ تفسیر نعیمی میں بحوالہ تفسیر روح المعانی یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساری امت میں رحمت الہی کے مظہر اتم میں مطابق حدیث مبارکہ۔ گویا آپ سر اپا جمال ہیں اور یہ آیات نری جلال ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مظہر جلال ہیں کیونکہ اسد اللہ ہیں۔ اس لئے اعلان حضرت علی المر تفضی رضی اللہ عنہ کے منہ سے سجا میدان عرفات میں جمال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور جلال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوا۔

(۳) ..... سورہ توبہ آیت نمبر ۱۰۰ کو بھی خلافت صدیقی میں نازل ہونے کا بیان جناب غلام رسول سعیدی صاحب نے فرمایا ہے۔ ترجمہ از ضیاء القرآن:

”اور سب سے آگے آگے سب سے پہلے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنہوں نے پیروی کی ان کی عمدگی سے وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ (خلافت راشدہ کی طرف اشارہ) راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہو گئے وہ اس سے اور اس نے تیار کر رکھے ہیں ان کے لئے باغات، بہتی ہیں ان کے نیچے ندیاں ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ ذَالِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ انصار و مہاجرین نے اس وقت اسلام کی اعانت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا جب اسلام بڑی بے کسی کی حالت میں تھا۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا بلکہ وہ بھی شانِ بندہ پروری دیکھ کر راضی ہو گئے۔ قیامت تک جو بھی خلوص سے ان کی پیروی کرے گا وہ بھی عنایاتِ ربانی کا مستحق ہوگا یعنی اللہ ان سے بھی راضی ہوگا۔ (شرح مسلم شریف)

نوٹ: اگر ساری دنیا بھی اصحاب رضی اللہ عنہم کی جناب میں گستاخیاں کرے تو اس سے ان کا کیا بگڑتا ہے جو ان کی پیروی کریں وہ بھی نوازشات سے سرفراز کئے جائیں پس ہر سچے پکے راسخ العقیدہ خلوص کے ساتھ عمل کرنے والے کو رضی اللہ عنہم کہہ سکتے ہیں۔ (بحوالہ تفسیر نور العرفان)

سورة الحشر آیت ۸:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَتَّبِعُونَ  
فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ  
الصَّادِقُونَ ۝

” (نیز وہ مال) نادار مہاجرین کیلئے ہے جنہیں جبراً نکال دیا گیا تھا ان کے گھروں سے اور جائیدادوں سے یہ (نیک بخت) تلاش کرتے ہیں

اللہ کا فضل اور اس کی رضا اور (ہر وقت) مدد کرتے رہتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کی۔ یہی راست باز لوگ ہیں۔“ (ترجمہ از ضیاء القرآن) تمام مہاجرین ہی نے آپ کو خلیفہ بنایا تھا یہ سچے ہیں یا خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارتے اور مدد کرتے۔ اور انصار نے بھی خلافت راشدہ کو برحق کہا۔

(تاریخ الخلفاء شرح مسلم، تفسیر نور العرفان و دیگر کتب)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں:

”تمام مہاجرین و انصار ہی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تھا۔ یہ سب سچے ہیں انہوں نے آپ کو خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارا تمام اسلامی تواریخ گواہ ہیں۔“

(۴) ..... سورہ نور آیت ۵۵۔ پارہ ۱۸:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَسْتَخْلِفْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

”کہ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور پھر انہوں نے اچھے عمل کئے البتہ ضرور ان کو خلیفہ بناؤں گا زمین پر جس طرح کہ خلیفہ بنایا تھا ان لوگوں کو جو اس سے پہلے گزرے ہیں۔“

اس کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے: ”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

خلافت پر پورے طور پر یہ آیت منطبق ہوتی ہے۔“

حضرت مصنف تفسیر ضیاء القرآن لکھتے ہیں:

(عبارت کا خلاصہ) ایک صحابیؓ کے عرض کرنے پر حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم آرام سے بے خوف ہو کر مجمع عام میں بیٹھو گے اور تمہارے جسم پر کوئی ہتھیار نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

کے ارشاد کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی۔ تاریخ کی ناقابل تردید شہادت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ عہد رسالت میں ہی مکہ مکرمہ، حجاز، خیبر، بحرین، یمن اور جزیرہ عرب کے سارے علاقے اسلامی قلعہ میں شامل ہو گئے۔ قیصر روم مقوقس مصر اور کئی دیگر بادشاہوں نے بارگاہ رسالت میں تحائف اور نذرانے ارسال کئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد عہد صدیقی میں فتنہ ارتداد اور دیگر جھوٹے نبیوں کی لگائی ہوئی آگ بجھی اور ہر طرف امن و امان ہو گیا۔ اسی عہد ہمایوں میں اسلام کی عالمی فتوحات کا آغاز ہو گیا۔ مشرق میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور مغرب میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی قیادت ہی افواج اسلامیہ نے فتح و نصرت کے علم گاڑنے شروع کر دیئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بابرکت زمانہ خلافت میں تو فتوحات کی انتہاء ہو گئی۔ قیصر اپنی ایشیائی مملکت سے دست بردار ہو کر قسطنطنیہ میں جا کر مقیم ہوا..... مصر بھی فتح ہوا..... کسریٰ کی چار ہزار سالہ شان و شوکت خاک میں مل گئی..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شمالی افریقہ کے ممالک فتح ہوئے۔ جزیرہ قبرص فتح ہوا۔ مشرق میں فتوحات کا سلسلہ چین کی سرحدوں تک پھیل گیا۔ سندھ کے ریگزاروں میں بھی نور اسلام سے اُجالا ہونے لگا۔ ہر علاقہ میں امن و سکون قائم ہوا۔ اللہ و رسول کا وعدہ پورا ہوا۔ راوی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (چشم دید بیان)۔ حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عدی! کیا تو نے حیرہ کا شہر دیکھا ہے۔ فرمایا!

(۱)..... تو دیکھے گا ایک عورت اونٹنی پر سوار ہو کر حیرہ سے روانہ ہوگی اور آ کر کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا اسے کسی کا ڈرنہ ہوگا۔

(۲)..... اے عدی! تم کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرو گے۔

(۳) ..... تم دیکھو گے لوگ ہاتھوں میں سونا اور چاندی لئے ہوئے کسی غریب کی تلاش میں پھر رہے ہوں گے، لیکن انہیں کوئی غریب نہیں ملے گا۔

(عدی نے یہ سب کچھ اپنی زندگی میں دیکھ لیا)

بعض لوگ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت شان کا انکار کرنا ہی اپنے ایمان کو کمال سمجھتے ہیں، وہ اگر اپنی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا کرتے ..... انہیں یقین ہو جاتا (مذکورہ وعدے) جن کا ذکر خود ان کی کتابوں میں موجود ہے۔ وہ وعدے خلفائے راشدین کے عہد سعادت میں پورے ہوئے ہیں ان کے امام کلینی کی کتاب کافی حدیث کی معتبر ترین کتاب میں روایت ہے۔ راوی سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ:

”جب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم دیا۔ راستہ میں ایک چٹان حائل ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گینتی سے چٹان پر ضرب لگائی۔ تین ٹکڑے ہو گئے۔ فرمایا میری اس ضرب سے میرے لئے کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح کر دیئے گئے ہیں۔“

یہ خزانے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوئے۔ ”صاحب حیدری“ نے بھی یہ واقعہ اشعار میں بیان کیا ہے۔ ترجمہ ایک شعر کا: ”میرے بعد مددگار اور انصار ان ملکوں پر قابض ہوں گے۔“

خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ اگر خواستہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہم خلیفہ برحق نہ ہوتے بلکہ جابر اور غاصب ہوتے (نعوذ باللہ) تو کیا ان کے زمانہ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں انہیں آپ کی فتوحات کہنا درست ہوتا۔ حضور علیہ السلام نے ان فتوحات کو اپنی فتوحات فرمایا اور چٹان کے ٹکڑے ہوتے وقت ایسی فتوحات پر شادمانی کا اظہار فرماتے نعرہ تکبیر بلند فرماتے۔

کوئی ادنیٰ عقل و فہم رکھنے والا انسان بھی ان واقعات کی روشنی میں شیخین کی خلافت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔  
مزید تسلی کے لئے ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھیے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا!

”مسلمانوں کی فوجیں ایران میں کسریٰ کی افواج سے برسر پیکار تھیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ کسریٰ کے مقابلہ میں وہ لشکر اسلام کی قیادت خود فرمائیں مجلس شوریٰ طلب کی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تائید نہ کی کہ امیر المؤمنین خود جنگ میں شریک ہوں۔“ (نہج البلاغت ج ۱ ص ۲۸۳ مطبوعہ مصر) حضرت علیؑ نے آیت ۵۵ سورہ نور کا حوالہ دیا۔ یہ اللہ کا دین ہے جس کو اس نے غلبہ عطا فرمایا ہے باب مدینۃ العلم نے لشکر عمرؓ کو لشکر خدا فرمایا۔

اب بھی اگر کوئی شخص خلافت صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو برحق نہیں سمجھتا بدزبانی کرتا ہے وہ اللہ، رسول اللہ و علی اسد اللہ الغالب پر ایمان نہ رکھے گا جرم کر رہا ہے۔  
(بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن ج ۳)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ ابھی پورا نہیں ہوا۔ جب امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اس وقت پورا ہوگا۔ ضد اور تعصب کا علاج نہیں۔ حق کی جستجو کرنے والے کیلئے اس آیت کا لفظ مِنْكُمْ ہی کافی ہے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اس آیت کے مخاطب تھے۔

آیت ۱۶ سورۃ الفتح:

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْزَابِ سَتُدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَ



إِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

”ان بادہ نشینوں کو جو پیچھے رہ جانے والے ہیں کہہ دیجئے تم کو آئندہ قریبی زمانہ میں ایک سخت جنگجو قوم کے لئے بلایا جائے گا تم ان سے قتال کرو گے یا وہ فرمانبردار بن جائیں گے اگر تم نے اطاعت کی تم کو اچھا اجر دیا جائے گا اور اگر تم نے اس وقت بھی حکم سے منہ پھیرا جیسا پہلے کر چکے ہو تب تم کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔“

یہاں تمام محققین اسلام کے نزدیک بڑی جنگجو قوم سے مراد لشکرِ مسیلمہ کذاب ہے۔ تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے ثابت ہے کہ غزوہ خیبر سے لے کر حضور علیہ السلام کے وصال شریف تک کسی قوم پر اولیٰ باس شدید (سخت جنگجو) کے ساتھ واسطہ نہ پڑا جو قتل ہوئی یا اسلام لائی۔ سوائے جنگ یمامہ میں مسیلمہ کے ساتھیوں کے۔ (عہد صدیقی میں)۔ (تاریخ الخلفاء)

مخلفین سے مراد مرتد بنو حنیفہ ہیں۔ جہاد یمامہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔ (مسیلمہ کے ساتھ)

شیخ ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ و ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ و ابن قتیبہ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حجت اور واضح دلیل ہے کیونکہ آپ ہی نے مرتدین کے قتال کی دعوت دی ہے۔ حضرت نافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکرِ مسیلمہ کے ساتھ جنگ کی دعوت دی تو ہمیں اس آیت کریمہ کی سمجھ آئی۔ حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی مضمون بیان کیا ہے تفسیر ابن کثیر میں اور علامہ غلام رسول سعیدی نے بھی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

(شرح مسلم شریف ج ۵)

مدینہ طیبہ کے گرد و نواح میں بسنے والے قبائل غزوہ خیبر میں شریک

ہونے کے لئے بڑے بے تاب تھے۔ (مال غنیمت ملنے کی توقع تھی، گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کی خاطر بے تابی نہ تھی) اور ان کا شمار بھی غازیانِ اسلام میں ہونے لگے گا۔ آگے ارشاد بحوالہ آیت مذکورہ نمبر ۱۶ ارشاد ہوا اس کے بعد بھی جانبازی سرفروشی کے جوہر دکھانے کا موقع ملے گا۔ طاقتور قوم کے ساتھ عنقریب ٹکر ہونے والی ہے۔ اگر اس وقت بھی بزدلی کا ثبوت دیا تو دردناک عذاب ہوگا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ دعوتِ جہاد ان قبائل کو کب دی گئی۔ وہ قوم جس کو قرآن مجید نے اُولی باس شدید بڑی طاقتور اور جنگجو قوم کا خطاب دیا ہے وہ کون سی قوم ہے؟ اگر قرآن مجید کے الفاظ پر غور کیا جائے تو حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی۔ اس جنگ کا انجام بھی قرآن نے بتا دیا یعنی یا وہ اسلام قبول کرے گی یا ہتھیار ڈال دے گی۔ غزوہ خیبر کے بعد مندرجہ ذیل معرکے ہوئے غزوہ موتہ فتح مکہ، جنگ حنین و طائف، غزوہ تبوک ان میں سے کوئی بھی اس آیت کا مصداق نہیں بن سکتا۔

غزوہ موتہ میں رومیوں کے ساتھ ٹکر ہوئی۔ مسلمان تین ہزار رومیوں کی تعداد ایک لاکھ یا دو لاکھ۔ اس جنگ کا نتیجہ یُقَاتِلُونَ وَیَسْلِمُونَ نہیں تھا، بلکہ مسلمانوں کے تین جرنیل شہید ہوئے اس کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قیادت سنبھالی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا میاب ہوئے۔

اس کے بعد فتح مکہ کا روانگی کا وقت آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی قرآن مجید میں فتح کی خوشخبری مل چکی تھی۔ اُولی باس شدید کے الفاظ اہل مکہ (کفار) کے لئے استعمال نہ ہوئے۔

ہوازن اور ثقیف بے شک اکٹھے ہوئے۔ اسلامی لشکر بارہ ہزار اور مقابل دشمن دو تین ہزار۔ یہاں حنین میں جو واقعات رونما ہوئے جن کے باعث

ہوازن کا پلہ بھاری نظر آتا ہے وہ میدان جنگ میں پیش نہیں آئے تھے، بلکہ مسلمانوں کا لشکر بے ترتیبی سے وادی اوطاس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کمین گاہوں میں تیر انداز چھپا رکھے تھے۔ اس جنگ درہ میں ہی مسلمانوں پر تیروں کی بارش ہوئی۔ بھگدڑ مچ گئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مطابق ارشاد حضور ﷺ مسلمانوں کو پکارا۔ وادی کے کونہ کونہ سے لہیک لہیک کی صدائیں گونجنے لگیں۔ لمحہ بھر میں جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا۔ (صرف چار مسلمان شہید ہوئے) جس جنگ کا آیات ۱۶ میں ذکر ہے یہ وہ نہیں ہو سکتی۔

غزوہ تبوک میں رومیوں کو ہمت ہی نہ پڑی کہ مسلمانوں کے سامنے صف آرا ہو سکیں۔ تقاتلونہم او یسلمون کا مفہوم یہاں بھی نہیں پایا جاتا۔ جو جنگ اس آیت کا مصداق ہے وہ وہی ہے جو عہد صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑی گئی۔ جنگ کا حال پڑھیں تسلی ہو جائے گی۔

### جنگ کی مختصراً حالت:

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد عرب کے نو مسلم بدو قبائل میں قبائل عصبیت کا فتنہ جاگ اٹھا۔ ارتداد کی آگ بھڑک اٹھی۔ کسی نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ کوئی خلاف اسلامیہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ بعض طالع آزماء نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مسیلمہ کذاب کی قوت اور اس پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ دو سالوں میں مسیلمہ کے ارد گرد قبیلہ بنو حنیفہ جمع ہو گیا جو بسالت جنگی مہارت شجاعت میں عرب بھر میں مشہور تھا۔ ارد گرد دوسرے قبائل بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ مسیلمہ کو جھوٹا سمجھتے ہوئے بھی اس کی مدد کرنا ضروری سمجھتے تھے بوجہ قبائلی تعصب۔ طلیحہ النمری (بنی نمر کے قبیلہ کا سردار) پیامہ میں آیا پوچھا مسیلمہ کہا ہے؟ مسیلمہ کے عقیدت مندوں نے کہا نام نہ لو بلکہ رسول اللہ کہہ

کر ذکر کرو۔ دونوں کی ملاقات ہوئی۔ طلحہ نے پوچھا ”تمہارے پاس کون آتا ہے؟“ مسیلمہ نے کہا ”رحمان“۔ دریافت کیا ”روشنی میں یا تاریکی میں؟“ مسیلمہ نے کہا تاریکی میں۔ طلحہ نے جواب دیا۔

”اشهدانك كذاب وان محمدا عليه الصلوة والسلام صادق۔

لكن كذاب ربيعتما حب الينا من صادق مضر۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں

لیکن ربیعہ قبیلہ کا جھوٹا مجھے مضر قبیلہ کے سچے سے زیادہ محبوب ہے۔“

اس ایک واقعہ سے آپ قبائلی عصبیت کا آسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

مسیلمہ کی قوت بڑھ گئی۔ علاقہ پر دھاک بیٹھ گئی۔ پہلے مسلمان کا لشکر عکرمہ بن

ابو جہل کی قیادت میں آیا ان کے حملہ کی تاب نہ لا کر پسا ہوگا۔ اس کے سپہ سالار

شرجیل ابن حسنہ نے مسیلمہ پر دھاوا بولا۔ (کامیابی نہ ہوئی)۔ سیدنا صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جنہیں اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار

فرمایا تھا (سیف من سیوف اللہ)۔ سرکوبی کیلئے بھیجا۔ اسلامی لشکر میں اکابر

مہاجرین اور اجلہ انصار کی کثیر تعداد تھی۔ حفاظ قرآن حکیم بھی شامل تھے۔ عقربا کے

کھلے میدان میں لشکر صف آراء ہوئے۔ مسیلمہ کے جاں فروش سپاہیوں کی تعداد

ساتھ ہزار تھی۔ سارے سپاہی فولاد کی زرہوں میں غرق تھے۔ اسلحہ کی فراوانی تھی۔

زادراہ کی کمی نہ تھی جب سے جنگ شروع ہوئی جس کے نتیجہ پر اسلام کے مستقبل کا

انحصار تھا کہ مرتدین نے پہلا حملہ اس شدت سے کیا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ

گئے دشمن بڑھتے بڑھتے اس خیمہ تک چلا آیا جو کمانڈر انچیف کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی عبقریت اور بے نظیر شجاعت کام آئی۔ خود گھوڑے پر سوار

ہوئے ”یا محمد اہ“ کا نعرہ لگایا اور مسیلمہ پر حملہ کر دیا۔

چند گھنٹوں کی کون ریز لڑائی میں دشمن کے سات ہزار سے زیادہ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چکر کاٹنا اور مسیلمہ کے گرد جملگٹھا بنا کر کھڑے ہونے والے سپاہیوں پر برقِ خاطر بن کر گرے اور ان کو گاجر مولیٰ کی طرح کاٹنا شروع کر دیا۔ اس اچانک اور بے پناہ حملہ سے ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ انہوں نے مسیلمہ سے پوچھنا شروع کیا ”جس نصرت کا تم ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے وہ کہاں ہے؟“ مسیلمہ نے کہا ”میری موعود مدد کا انتظار نہ کرو اب خاندانی عزت و محبت کیلئے جنگ کرو“ اور جنگ سے بھاگ نکلا۔ ابن طفیل نے جب یہ رسوائی دیکھی تو پکارا ”اے بنی حنیفہ باغ میں داخل ہو جاؤ“ وہاں قریب ہی ایک وسیع باغ تھا جس کی چار دیواری بڑی مضبوط اور اونچی تھی۔ اسہنی دروازے بڑے پختہ تھے۔ وہاں جا کر انہوں نے پناہ لی۔ سیدنا حضرت براء بن مالک نے جب یہ دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا ”مجھے اپنے اوپر اٹھا کر کسی طرح باغ کی دیوار پر چڑھا دو۔“ انہوں نے منع کیا لیکن اصرار برقرار رہا، چنانچہ دیوار پر پہنچا دیا گیا براء نے بڑی چستی سے دروازے کی طرف بڑھنا شروع کیا جو مرتد ملا اس کو تہ تیغ کر دیا دروازہ کھول دیا۔ مسلمان اندر داخل ہو گئے۔ گھسمان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ وحشی رضی اللہ عنہ (قاتل سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔

لشکر یوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ سات ہزار کفار وہاں قصرِ جہنم میں پہنچے دشمن کے کل مقتولوں کی تعداد اکیس ہزار بنتی ہے۔ مسلمانوں (رضی اللہ عنہم) کو بھی کافی نقصان پہنچا..... فتنہ انکارِ نبوت جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ یہ وہ پہلا موقع ہے جو آیت ۱۶ سورۃ النسخ کے نزول کے بعد مسلمانوں اور ایک ایسی قوم کے درمیان ہوا جس پر اولیٰ باس شدید کا صحیح اطلاق ہوتا ہے اور اس کا انجام بھی تقاتلونہم او یسلمون کے عین مطابق ہوا۔

حضرت ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”بخدا پہلے ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے ہمیں یہ علم نہ تھا کہ وہ جنگجو قوم کونسی ہے؟ جس کے خلاف ہمیں جنگ کی دعوت دی جائے گی۔ جب سیدنا خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بنی عقیفہ کے ساتھ جنگ کرنے کی دعوت دی تو ہم جان گئے کہ یہی وہ قوم ہے جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۴)

### قابل توجہ معلومات:

بحوالہ شرح مسلم شریف جلد پنجم مصنف علامہ غلام رسول سعیدی حدیث

نمبر ۴۴۶۵ بہت طویل (صفحہ ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸ پر)

راوی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے صرف دو تین اشارے: متعلقہ

میراث..... مطالبہ خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ چھ ماہ تک بات نہ کی۔

سیدہ فاطمہؓ کی رات کو تدفین ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر نہ دی۔ حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے اب تک بیعت نہ کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اکیلے

ہمارے گھر آئیں جب آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اسی دوپہر کو

منبر پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ بیان کیا۔ مشورہ بیعت میں شریک نہ کیا گیا۔

### تبصرہ:

کیا چھ ماہ بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیت کی؟ تاخیر کا امام بخاری رحمہ اللہ، و

امام مسلم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ

روایت منقطع ہے۔ عام بیعت ہی کے وقت بیعت کر لی تھی، تاکہ اتحاد نہ ٹوٹے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے

بھی یہی لکھا ہے کہ اسی وقت بیعت کر لی تھی۔ چھ ماہ والی روایت ممکن ہے تجدید

بیعت کی ہو۔

### مسئلہ فدک:

کئی صفحات پر بہت طویل بیان ہے الراقم نے ذکر خیر ۱/۳ کے آخر پر تفصیلاً لکھا ہے۔

حدیث نمبر ۶۲۶۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جھوٹے گنہگار خائن عہد شکن گمان کیا، حالانکہ وہ ہدایت یافتہ تھے۔

یہ حدیث موضوع اور باطل ہے۔ علمائے شیعہ کے مطابق بھی موضوع اور باطل ہے۔ ص ۴۰۶ شرح مسلم مذکور ملا باقر مجلسی کا بیان ہے ”ہر حدیث باطل اور موضوع ہے“ کیا وراثت والی حدیث کا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو علم نہ تھا؟ بلاشبہ تھا، کتب شیعہ میں بارہا درج ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلفاء ثلاثہ کی طرح مسئلہ فدک پر عمل فرمایا۔



## باب پنجم

- ☆ جیش اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
- ☆ فتنہ ارتداد
- ☆ الاسود العنسی (جھوٹا نبی)
- ☆ ام زمل کا خروج اور سرکوبی (باغی عورت)
- ☆ مالک بن نویرہ۔ (باغی)
- ☆ مسیلمہ کذاب (جھوٹا نبی)
- ☆ کذاب سجاج۔ جھوٹی دعویٰ نبوت
- ☆ مانعین زکوٰۃ سے جہاد
- ☆ عظیم ترین کارنامہ۔ جمع و تدوین قرآن حکیم
- ☆ فتوحات، عراق، ایران، شام
- ☆ لقب اوّاه اور ملفوظات زریں (ایمان افروز)
- ☆ متفرق اشارات و خصوصیات دورِ خلافت
- ☆ ابوبکرؓ نہ ہوتے تو اسلام جاتا رہتا (خلفائے راشدینؓ از صدیق حسن بھوپالی)



## دورِ خلافت صدیق اکبرؓ

قلیل عہدِ خلافت کے کثیر اور عظیم بے مثل کارنامے

### ۱۔ جیشِ اسامہ کی روانگی:

حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت عامہ کے اگلے دن جو پہلا سرکاری حکم جاری کیا وہ اس لشکر کی روانگی تھی۔ حالات بڑے نازک تھے۔ فوراً ارتداد کی خبریں آنے لگیں۔ فتنہ رذہ کے ہولناک شعلے بھڑک اٹھے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو میرے والد پر ایسی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اگر مضبوط ترین پہاڑوں پر آتیں تو ان کو پس کر رکھ دیتیں۔“

خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مشورہ دیا گیا۔ فی الحال یہ لشکر روانہ نہ کیا جائے یہ سکر آپؐ نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

انصار کی طرف سے حضرت عمرؓ پیغام لے کر خلیفۃ الرسول کے پاس آئے یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ غصے سے اچھل پڑے فرمایا ”ابن خطاب! تیری ماں تجھے گم پائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کو امیر مقرر کیا ہے اور تم مجھے کہتے ہو میں اسے معزول کر دوں؟“

حضرت عمرؓ واپس لوٹے۔ انصارؓ سے فرمایا ”تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں مجھے تمہاری وجہ سے خفت اٹھانا پڑی۔ ابوبکرؓ کے جواب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جواب یاد آیا جو آپؐ نے اپنے چچا ابوطالب کو دیا تھا۔ ارشاد ”چچا جی! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں اور مجھے کہیں کہ میں اس مشن کو چھوڑ دوں تو بھی میں اسے نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے یا میں اس جستجو میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دوں۔“

(سیرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، بحوالہ الکامل۔ المنتظم)

جان ہے۔ مدینہ منورہ خالی ہو جائے اور درندے مجھ کو کھائیں تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا۔“ آپ خود مقام جرف میں پہنچے تو اسامہؓ نے عرض کی:

”اے خلیفۃ الرسول! بے شک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا لیکن اس وقت حالات خطرناک ہیں..... آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر میری جان بھی جائے تو کچھ پرواہ نہیں مگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔“

اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصار کا پیغام لے کر حاضر ہوئے کہ اسامہؓ کی بجائے کسی تجربہ کار آدمی کو مقرر فرمادیں۔ یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا۔ سخت لہجے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا!

”خطاب کے بیٹے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کو امیر لشکر بنایا اور تم مجھے اس کو معزول کرنے کا مشورہ دیتے ہو۔“

### پیدل چلے:

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو صدیق اکبرؓ اپنے گھوڑے کی باگ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے ہاتھ میں تھما کر پا پیادہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو الوداع کہنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ آپؐ گھوڑے پر سوار ہو جائیں یا مجھ کو بھی گھوڑے سے اتر کر پیدل چلنے کی اجازت دیں۔“

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم کو خدا کی قسم اگر اترو۔ میں بھی ہرگز سوار نہیں ہوں گا۔ اگر تھوڑی دیر اپنے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود کر لوں تو میری کیا شان جاتی ہے۔“

شانِ غازی:

غازی راہِ خدا میں جو قدم رکھتا ہے اس کے عوض سات سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور سات سو درجے بلند ہوتے ہیں۔ (یہ حدیث شریف کا ترجمہ ہے) فرمایا اگر مناسب سمجھو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے بخوشی منظور کیا۔ لشکر کوڑکنے کا (تھوڑی دیر کے لئے) حکم دے کر دس زریں ہدایات دیں:

(۱) ..... مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔

(۲) ..... عورتیں بچے بوڑھے قتل نہ کئے جائیں۔

(۳) ..... کسی لاش کو بیگاڑا نہ جائے۔

(۴) ..... راہبوں اور عابدوں کو ستایا نہ جائے اور نہ عبادت گاہیں مسمار کی جائیں۔

(۵) ..... پھلدار درخت نہ کاٹا جائے۔

(۶) ..... آبادیوں کو ویران نہ کیا جائے۔

(۷) ..... جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

(۸) ..... بد عہدی نہ کی جائے۔

(۹) ..... اطاعت کرنے والوں کی جان و مال کی حفاظت کی جائے۔

(۱۰) ..... جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

مسلم مجاہدین نے ہمیشہ ان اصولوں پر سختی سے عمل کیا۔ یہ لشکر دشمن پر کاری ضرب لگا کر واپس مدینہ منورہ پہنچا نہایت شاندار فتح کے ساتھ ۱۷/۴۰ دن بعد مدینہ واپس آ گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہوتے

تو اللہ کی پرستش نہ ہوتی۔“

اشعار:

وہ جس کے ہوش تھے قائم اڑے جب ہوش یاروں کے  
 وہ جس کی گفتگو تھی اعتماد افزا سکون پرور  
 محمد ہو گئے رخصت مگر اللہ باقی ہے  
 یقین جس کا نظر افروز تھا رب محمد پر  
 امانت سوئپ دی جس کو دم آخر پیہر نے  
 امیر ملت بیضا ہمارے پیشوا رہبر  
 (غلام رسول اظہر)

۲۔ دوسرا بے مثل کارنامہ، فتنہ ارتداد کا خاتمہ:

خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ میں فتنہ ارتداد برپا ہونے کے اسباب سورۃ توبہ  
 آیت نمبر ۹۷ تا ۹۹ میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ان آیات کے نزول سے قریباً دو  
 سال بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی عہد میں فتنہ ارتداد اور  
 مانع زکوٰۃ کا جو طوفان اٹھا اس کے اسباب میں ایک سبب یہ تھا جس کا ذکر ان  
 آیات میں ہے..... دیہاتی صحرائی عرب مدینہ شریف کے اطراف میں آباد تھے۔  
 یہ ابن الوقتی کی روش پر چلتے رہے۔ مصلحت کے تحت اسلام میں داخل ہو گئے جو  
 اخلاقی بندشیں اسلام عائد کرتا تھا..... نماز روزہ زکوٰۃ کی پابندی..... جان و مال کی  
 قربانی..... وہ ان پر دشوار تھیں اس لئے یہ منافقانہ رویہ رکھتے تھے۔

فتنہ ارتداد کو روکنے کی پیش بندی سورہ توبہ کی ابتدائی آیات ہی میں  
 فرمادی گئی تھی جن میں کفار سے اعلان برأت (علیحدگی) کی عظیم الشان تدبیر  
 ہے..... کفر و شرک سے توبہ کرنے پر معاملہ ختم نہ ہوگا بلکہ عملاً نماز قائم کرنی اور زکوٰۃ

دینی ونگی۔ آیت نمبر ۵، ۱۱ سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فتنہ ارتداد کے زمانے میں استدلال فرمایا تھا۔ (حالانکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی تھی۔) (تفسیر تفہیم القرآن ج ۲ ص ۱۷۵، ۱۷۷، ۲۲۷ مصنف جناب مولانا سید مودودی)

ارتداد کا مفہوم ہے پھر جانا یا ہٹ جانا۔ اسلام سے پھر جانا اور دوبارہ کفر اختیار کرنا۔ خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شروع ایام ہی میں قریباً سارے عرب قبائل کو فتنہ ارتداد نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بمطابق جناب ابن کثیر رضی اللہ عنہ جو بیس قبائل مرتد ہوئے۔

(۱) ..... چند عرب قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔

(۲) ..... بعض لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

ایک گروہ نے دوبارہ شرک اختیار کر لیا دوسرے نے جھوٹے نبیوں کو مان لیا تیسرے نے زکوٰۃ دینے سے سراسر انکار کر دیا۔ ہر طرف بغاوت کے شعلے بھڑکنے لگے۔

## نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا مختصر حال

### ۱۔ الْأَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ (جھوٹا نبی):

یہ پہلا شخص تھا جو مرتد ہوا اس کا لقب ذوالخمار تھا کیونکہ وہ پگڑی کے اوپر اوڑھنی (دوپٹہ) چادر ڈالے رکھتا تھا۔ دوسرا لقب ذوالخمار تھا، کیونکہ اس کے پاس ایک سدھایا ہوا گدھا تھا جو اسے اس کے کہنے پر گھٹنے برائے سجدہ کردن ٹیک دیتا تھا۔ یہ یمنی تھا اور بڑا شعبدہ باز تھا۔ اہل یمین میں اسود نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسلام کے خلاف بغاوت کر دی۔ ہر طرف اس کا طوطی بولنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو اس علاقہ میں بطور حاکم مقرر تھے حضور سید عالمیان علیہ السلام

سے مدد چاہی۔ چند صحابہ رضی اللہ عنہم اسود کے گھر گھس گئے۔ فیروز ویلمی نے اسود کو قتل کر ڈالا۔

نجران اور صنعاء میں مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہوا۔ مدعی نبوت کے قتل کا واقعہ حضور ﷺ کی رحلت سے پانچ دن پہلے پیش آیا تھا ایک دن فجر کے وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کل مبارک گھرانے کے ایک مبارک فرد نے اسود کو قتل کر ڈالا ہے“۔ اسود کے قتل کی سرکاری اطلاع حضور ﷺ کے وصال کے دس دن بعد مدینہ منورہ میں پہنچی تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

۲۔ طلحہ بن خویلد اسدی (جھوٹا نبی اور پھر شہید):

یہ عرب کا مشہور بہادر تھا۔ ۹ھ میں اس نے اسلام قبول کیا پھر مرتد ہو کر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

حضور مختار دو جہاں ﷺ کو اطلاع ملی تو حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ طلحہ اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کریں۔ ایک مجاہد نے تلوار چلائی اتفاقاً وہ بچ گیا اور اپنا معجزہ بتایا اپنے ساتھیوں کو پھر حضرت ضرار نے اسے شکست دی۔ حضور ﷺ کا وصال ہو گیا اور ضرار مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ طلحہ نے پھر زور پکڑا۔ نعرہ تھا محمد ﷺ کا انتقال ہو گیا اور طلحہ نبی زندہ ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ پہلے بڑا خد جا کر طلحہ کی سرکوبی کریں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ پہلے ”طے“ پہنچے۔ قبیلہ طے کے لوگوں نے طلحہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل گئے ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔

۱۔ فیروز ویلمی رضی اللہ عنہ حمیری فارسی ہیں صنعاء میں رہے یمن میں اسود کو قتل کیا خلافت عثمانیہ میں وفات پائی ان سے ضحاک اور عبداللہ نے روایات لیں۔ (بحوالہ اجمال ترجمہ اکمال از مفتی احمد یار خان گجراتی مدظلہ)

حضرت عدیٰ قبیلہ جدیدہ کے پاس گئے اور دعوتِ اسلام دی۔ انہوں نے بھی دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ ان کی تعداد بھی ایک ہزار تھی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دو اصحاب کو بزاخہ کی طرف بھیجا جو کہ طلحہ کا مقام تھا یہ دو اصحاب (ثابت اور حضرت عکاشہ) شہید ہوئے۔

### جنگ بزاخہ:

اب حضرت خالد رضی اللہ عنہ طلحہ کی طرف بڑھے۔ فریقین میں لڑائی شروع ہوئی۔ طلحہ وحی کے انتظار کے بہانے چادر اوڑھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے شکست دیکھی تو پوچھا جبریل آئے یا نہیں؟ جواب نفی میں دیا۔ دوبارہ پوچھا۔ وحی آئی؟ سہ بارہ پوچھا (لڑائی کے وقفوں کے دوران) بالآخر جھوٹے نبی کے ماننے والے بھاگنے پر مجبور ہو گئے اور کچھ مسلمان ہو گئے۔ طلحہ ایک گھوڑے پر سوار ہوا اور بھاگ نکلا۔ طلحہ نے شام جا کر پناہ لی۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ فارس گیا۔ نہاوند کے معرکہ میں وہ شہید ہوا (بمطابق علامہ ابن خلدون رضی اللہ عنہ اور ابن اثیر رضی اللہ عنہ)

### ۳۔ اُمّ زمل (باغی عورت) کا خروج:

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ بنو فزارہ کی ایک عورت اُمّ زمل سلمیٰ ایک لشکر کے ساتھ مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس کی والدہ اُمّ قرفہ نے عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں دوبار علم بغاوت بلند کیا تھا۔ ایک بار جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ام قرخہ کو شکست دی۔ دوسری بار زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اسے شکست دے کر ام قرخہ اور اُمّ زمل دونوں کو مدینہ لے آئے۔ اُمّ قرخہ کو بار بار بغاوت کرنے پر قتل کرا دیا گیا۔ اُمّ زمل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی گئی انہوں نے اسے

آزاد کر دیا۔

ایک روایت کے مطابق وہ رہا کی گئی دوبارہ اپنے قبیلے میں پہنچ کر سرکشی اختیار کر لی۔ خود مقابلہ کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کی فوج کے ساتھ لڑی بالآخر مسلمانوں نے اس کے اونٹ کی کونچیں کاٹ کر اسے گرا دیا اور قتل کر ڈالا اس کے ساتھی بھاگ گئے۔

### ۴۔ مالک بن نویرہ (باغی)

مالک بن نویرہ بنو تمیم کی ایک شاخ کا سردار تھا یہ شخص ہجرت مدینہ سے قبل اپنے بعض اوصاف کی بنا پر مشہور ہو چکا تھا۔ مدینہ منورہ میں آ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ منافق بن گیا اور اسلام کو بہت نقصان پہنچایا یہ گرفتار ہو کر حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس لایا گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

### ۵۔ مسیلمہ (جھوٹا نبی) کی سرکوبی کیلئے حضرت خالدؓ کی نامزدگی:

یہ مدعی نبوت یمامہ کے قبیلہ بنو حلیفہ سے تھا۔ بڑا شعبہ باز تھا س ۹ھ میں مدینہ منورہ آیا اس کا وفد بھی اس کے ساتھ تھا۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کو لے کر خود اس کے پاس تشریف لے گئے۔ گفتگو شروع ہوئی۔ مسیلمہ نے کہا اگر آپ مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو ابھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی اس کو اٹھا کر فرمایا: ”جانشین تو بڑی چیز ہے میں تمہیں یہ چھڑی دینا بھی پسند نہیں کرتا۔ اللہ نے تیرے لئے جو مقدر کر رکھا ہے وہ ہو کر رہے گا تیرا انجام مجھے خواب میں دکھا دیا گیا ہے۔ کچھ اور پوچھنا ہو تو یہ ثابت موجود ہیں ان سے پوچھ۔ میں اب چلتا ہوں۔“ (بخاری شریف کتاب المغازی)



مسلمہ بنے واپس جا کر اپنے قبیلہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا اور یہ کہا کہ حضور ﷺ نے مجھے اپنی نبوت میں حصہ دار بنا لیا ہے۔ اس کے ساتھیوں نے اس بات کو خوب ہوا دی۔ ہزاروں لوگ اس کے جال میں پھنس گئے۔ تھوڑی مدت بعد حضور ﷺ نے وصال فرمایا ایک لاکھ افراد مسلمہ کے معتقد بن چکے تھے۔

### نہار الرجال:

یہ شخص مسلمہ کا مشیر خاص تھا۔ ترک مطن کر کے مدینہ منورہ میں آ گیا تھا۔ حضور ﷺ کے دور میں اس نے دینی تعلیم حاصل کی (اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا، بطور منافق) مسلمہ کی کامیابی اسی کی بدولت ہوئی۔ یمامہ جا کر مسلمہ سے مل گیا تھا۔

### مسلمہ کے مظالم:

مسلمہ بہت بے رحم تھا۔ جو شخص اس کی نبوت کا انکار کرتا اس پر بہت تشدد کرتا۔

### سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہما:

عمان سے مدینہ منورہ آرہے تھے کہ مسلمہ کے ہاتھ پڑ گئے۔ مسلمہ نے پوچھا۔ حضور ﷺ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ جناب حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جناب نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے رسول ہیں۔ مسلمہ بولا: یہ کہو مسلمہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ حضرت حبیبؓ نے اسے مسترد فرما دیا۔ مسلمہ نے تلوار کے ایک وار سے ایک ہاتھ شہید کر دیا، پھر دوسرا بھی مسلمہ نے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کا ایک ایک جوڑ (بند) تلوار سے کاٹنا شروع کر دیا۔

جناب حبیبؓ نہ گھبرائے، نہ ڈمگائے، شہادت کا عظیم رتبہ پا گئے۔ اُمّ

عمارہ رضی اللہ عنہما کے فرزند تھے۔

عاشقوں پر تیغ تیری تیز ہے  
ملک الفت میں تیرے خوں ریز ہے  
بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن  
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

### مسلمہ کی سرکوبی:

پہلے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ (بن ابوجہل) اور ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا مگر ان دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کو شکست ہوئی پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ کثیر فوج بھی دی جس میں جلیل القدر صحابہ، حفاظ، قراء رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے جو بدر، احد، احزاب، حنین کے معرکوں میں شریک ہو چکے تھے۔

اسلامی لشکر نے مسلمہ کو ۶۰ ہزار اعراب کے ساتھ عقرباء کے مقام پر خیمہ زن پایا۔ دوسرے دن لڑائی کا آغاز ہوا۔ بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم نے جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ سپہ سالار لشکر خالد رضی اللہ عنہ نے اس زور کا حملہ کیا کہ مرتدین کے قدم ڈگمگائے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے مسلمہ کی طرف بڑھے۔ باغیوں کو مسلمہ وحی کا منتظر نظر آنے لگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ”یا محمد اہ“ کا نعرہ لگایا۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۲ ص ۵۲۸ آیت کریمہ ۱۶)

مسلمہ بدحواس ہو کر بھاگا اور قلعہ نما باغ میں گھس گیا۔ چار دیواری کا دروازہ بند کر لیا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جوش میں کہا ”مجھے باغ میں دیوار کے اوپر سے پھینک دو“ چنانچہ انہیں پھینک دیا گیا۔ لڑتے لڑتے دروازہ تک پہنچ گئے اور گیٹ کو کھول دیا۔ پھانگ کا کھلنا تھا کہ اسلامی لشکر باغ کے اندر داخل ہوا۔ خونریز

جنگ ہونے لگی۔ مسیلمہ بھاگنے لگا اس پر دو حربے پڑے۔ ایک حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے پھینکا تھا اور دوسرا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے پھینکا۔ مسیلمہ ہلاک ہوا۔ یہ وہی وحشی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ غزوہ احد میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل تھے اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ بھی کیا تھا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا! القاتل والمقتول ہمانی الجنة ”قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہیں۔“

مرتدین کے ۲۱ ہزار آدمی مارے گئے۔ جہاں قتل کئے گئے اس جگہ کا نام حدیقۃ الموت مشہور ہو گیا۔ مسلمان شہداء رضی اللہ عنہم کی تعداد قریباً ۱۲ سو تھی۔ ان میں سات سو حفاظ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ بعض مرتدین توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں آ گئے اور ان کا ایک وفد معافی کے لئے مدینہ شریف بھی آیا۔

ان افراد سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسیلمہ کی تعلیم کیا تھی؟ افراد نے عرض کیا (اس کی خود ساختہ وحی کا نمونہ) اے مینڈک تو پاک ہے پاک نہ پانی پینے والوں کو روکتا ہے اور نہ پانی کو گدلا کرتا ہے۔ آدھا ملک ہمارا آدھا قریش کا.....)

مرتدین عمان و مہرہ بھی کچل دیئے گئے۔ بحرین کے باغیوں کو بھی شکست دی۔ یمن کے مرتدین کو ختم کیا گیا۔ کیندہ و حضر موت کے مرتد بھی ختم کئے گئے۔

حکمت سے ارتداد کا فتنہ کیا فرو  
ہر کذب اس کے نور یقین سے ہے مسترد  
ترویج دین پاک میں سبقت وہ لے گیا  
یکجا تھے اس میں نور یقین جوہر فرد

کذاب سجاح:

قبیلہ بنو تمیم میں ایک عورت سجاج بنت حارث بڑی عقلمند تھی۔ اور کہانت

میں ماہر تھی۔ قائدانہ صلاحیت رکھتی تھی۔ اس نے مرتدوں کو ساتھ ملا یا اور مدینہ منورہ پر حملہ کا پروگرام بنایا۔ اسے اس کا اشارہ ایرانی اور عراقی حکمرانوں نے دیا تھا۔ اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کر دیا۔ اپنے قبیلہ سے مدد چاہی۔ کئی قبائل کو اپنے ساتھ ملا لیا، مگر حملہ کرنے میں ناکام رہی۔ اپنے لشکر کو لے کر یمامہ گئی۔ اس کا لشکر اسے سچی نبیہ (نبی کی مونت) سمجھتا تھا۔ سجاح کی ہر بات کو وحی خیال کرتا تھا۔ مسیلمہ نے ملاقات کی کوشش کی، چنانچہ دونوں ملے۔

مسیلمہ نے کہا حضور ﷺ فوت ہو چکے اس لئے آدھی سلطنت میری اور حضور ﷺ کی آدھی سلطنت تیری ہوگی۔ ہمیں دونوں نبوتوں کو اکٹھا کر لینا چاہئے۔ یہ ان کے درمیان معاہدہ ہوا۔ چنانچہ سجاح نے مسیلمہ کے ساتھ شادی کر لی۔ سجاح نے واپسی پر مہر کا پوچھا۔ مسیلمہ نے کہا ”سجاح کے ساتھیوں کی فجر اور عشاء کی نمازیں مہر کے عوض معاف کر دیں“ اور یمامہ کی زمین کی آدھی آمدنی سجاح کو ملے گی۔ بعد ازاں جلدی مسیلمہ جنگ یمامہ میں قتل ہوا۔ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی فتح کے بعد سجاح نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

### تعلیم مسیلمہ:

مسیلمہ کی تعلیمات میں یہ شامل تھا جو شخص ایک بیٹا بنے وہ اس وقت تک اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا جب تک وہ بیٹا زندہ رہے۔ بیٹے کی موجودگی میں بیوی حرام رہے گی۔

### مانعین زکوٰۃ:

وصال حضور سید المرسلین ﷺ کی خبر سنتے ہی مدینہ منورہ کے ارد گرد قبائل نے زکوٰۃ بھیجنے سے انکار کر دیا۔ وہ کہتے تھے ہم لوگ نماز پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ

نہیں دیں گے ان سب نے مسلح ہو کر مدینہ شریف کے ارد گرد مختلف مقامات پر ڈیرے ڈال دیئے۔ ان کا ایک وفد بیعتِ خلافت کے دسویں دن آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نرم پالیسی اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بڑے جوش سے فرمایا ”عمر! تم دورِ جاہلیت میں بڑے جبار تھے۔..... مسلمان ہو کر پست ہو گئے۔ خدا کی قسم! اگر فرض زکوٰۃ میں سے ایک رسی کا ٹکڑا جسے وہ پہلے دیتے تھے اب دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔“ (بخاری شریف)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”کلمہ پڑھنے والوں سے لڑائی کیسے؟“

خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دہرایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے۔

یہی جواب وفود کو دے کر واپس کر دیا اور بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہر کے ناکوں پر مقرر فرما دیا مع حفاظتی دستے۔

ایک موقع پا کر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اہالیانِ مدینہ منورہ کو جمع کر کے حکم سنایا۔ اعراب میں ارتداد پھیل گیا ہے اس لئے آپ ہر وقت تیار رہیں۔ کسی وقت بھی شہر پر حملہ ہو سکتا ہے۔

وفود کی واپسی کے تیسرے دن ایک قبیلہ نے مدینہ شریف پر حملہ کر دیا، خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب (جمعیت) کو ساتھ لے کر مقابل ہوئے اور شکست دی۔ پھر دوسرا گروہ مسلمانوں کے مقابل آ گیا۔ ان دشمنوں نے مشکوں میں ہوا بھر کر مسلمانوں کے اونٹوں کے سامنے پھینکنا شروع کر دیا ڈھول اور دف بجا کر خوب شور مچایا۔ اونٹ پیچھے بھاگے، پھر تمام قبائل نے مل کر حملہ کیا ادھر جناب

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے راتوں رات ایک لشکر مرتب فرمایا۔ رات کے پچھلے پہر روانہ ہوئے۔ پو پھٹنے سے پہلے دشمن کے سر پر پہنچ گئے۔ دشمن خواب غفلت میں تھے۔ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ بعض قبائل نے مسلمانوں پر بہت ظلم کیا۔ (اپنے اپنے علاقہ میں) اسی دوران سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ مع لشکر کامیابی کے ساتھ مدینہ شریف آگئے تھے۔ حضرت اُسامہ کو رضی اللہ عنہ آرام کیلئے فرمایا اور خود جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ ساتھی لے کر دشمن کے سامنے جانے لگے۔ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور فرمایا: ”خليفة الرسول! کہاں کا ارادہ ہے؟ تلوار میان میں کیجئے“ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا ”خدا کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا“۔ مدینہ منورہ سے چل کر اس مقام تک پہنچے جہاں تمام قبائل کا لشکر تھا۔ شکست دے کر لشکر کو بھگا دیا اور اطمینان کے ساتھ واپس ہوئے۔

فتنہ ارتداد کی جنگوں میں جو گیارہ لشکر ترتیب دیئے ان کے سپہ سالار درج

ذیل حضرات تھے:

- (۱) ..... خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ بزاخہ، بطاح، یمامہ کی طرف بھیجے گئے۔
- (۲) ..... حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ۔ یمامہ کی طرف گئے۔
- (۳) ..... عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ۔ تبوک اور دومتہ الجندل کی طرف گئے۔
- (۴) ..... شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ۔ یمامہ، حضرموت کی طرف بھیجے گئے۔
- (۵) ..... خالد بن سعید بن عاصؓ۔ شامی سرحدوں پر بھیجے گئے۔
- (۶) ..... حضرت طریفہ بن حاجر رضی اللہ عنہ۔ ہوازن، بنو سلیم کی طرف بھیجے گئے۔
- (۷) ..... حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ۔ بحرین کی طرف بھیجے گئے
- (۸) ..... خدلیفہ بن محسن قلعانی رضی اللہ عنہ۔ عمان، حضرموت، یمن کی طرف بھیجے گئے
- (۹) ..... عرفہ بن ہرثمہ بارتی رضی اللہ عنہ۔ عمان، کندہ، حضرموت اور یمن کی طرف

(۱۰)..... مہارین ابی میہ رضی اللہ عنہ۔ یمن، کندہ، حضور موت کی طرف بھیجے گئے

(۱۱)..... سوید بن مقرن مزی رضی اللہ عنہ۔ تہامہ (یومن، بحر احمر کے ساحل) پر

(اسلامی افواج کی مجموعی تعداد چالیس ہزار تھی)

نوٹ: ایک جماعت نے یہ کہہ کر ارتداد کیا تھا اگر حضور ﷺ نبی ہوتے تو موت نہ آتی۔

دوسری جماعت نے یہ کہہ کر ارتداد کیا تھا حضور ﷺ کی وفات سے نبوت ختم ہوگئی۔

(بحوالہ آئینہ خلافت، اطلس سیرۃ نبویؐ از ڈاکٹر شوقی ابوخلیل دمشقی، ترجم حافظ محمد امین و محسن فارانی، ناشر دارالسلام عالمی ادارہ لاہور، آئینہ خلافت کے مصنف پروفیسر سعید اختر)

## سیدنا صدیق اکبرؓ کا عظیم ترین کارنامہ

(جمع و تدوین قرآن مجید)

جنگ یمامہ میں قریباً سات سو حفاظ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا قرآن شریف کی حفاظت کے لئے صرف ایک ذریعہ پر اعتماد کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ الواح قلب کے ساتھ ساتھ صفحات قرطاس پر بھی محفوظ کر لینا ضروری ہے۔ اس کام کی ضرورت انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس واضح کی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کچھ تامل کے بعد اتفاق کر کے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو جو کاتب وحی رہ چکے تھے اس کام پر مامور فرمایا۔ اس کام کو حضرت زید بن ثابتؓ نے بھی کافی بحث کے بعد قبول کیا۔ صحیح بخاری شریف میں ان کا اپنا بیان درج ہے۔ (خلاصہ) حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا ”ہم اس کام کو کس طرح کریں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”خدا کی قسم! یہ بہت ضروری اور بہتر کام ہے“ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینے کو کھول دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

”خدا کی قسم! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کی زحمت دیتے تو مجھ پر اس قدر گراں نہ گزرتا جتنا جمع قرآن کی اس ذمہ داری کا بار گراں..... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کام کیلئے کھول دیا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سینوں کو کھول دیا تھا۔“

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات طیبہ میں قرآن شریف کو یکجا مدون کیوں نہ کروایا؟

علامہ خطابی کے قول پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ”حضور علیہ السلام نے قرآن حکیم کو ایک مصحف میں اس لئے جمع نہیں کیا کہ ممکن ہے کوئی حکم یا کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہو جائے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف پر جب سلسلہ وحی منقطع ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دل میں قرآن حکیم کو ایک مصحف میں جمع کرنے کا ولولہ پیدا کر دیا۔“

یاد رہے کہ حضور اکرم علیہ السلام کے مبارک ترین دور میں قرآن مجید لکھا ہوا تھا لیکن متفرق تھا نوشتے منتشر تھے جمع نہ ہوئے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”قرآن شریف لکھا ہوا ضرور تھا لیکن متفرق تھا۔ مربوط نہ تھا۔ ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے ایک جگہ جمع کر دیا۔“

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سورتوں اور



آیات کی ترتیب نہ تھی۔ نہ سورتوں کے نام وضع ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ آیات و سورتوں کی ترتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دی تھی۔ سورتوں کے نام بھی۔ متعدد احادیث میں یہ موجود ہے کہ فلاں فلاں سورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھیں۔ سورتوں کے فضائل نام لے لے کر فرمادیئے۔ آیات و سورتوں کی ترتیب بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن مجید اس طرح تالیف کیا گیا جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور سر اجا منیراً صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھتے ہوئے سنتے تھے۔

جمع قرآن حکیم کا طریق کار:

جناب سید مودودی صاحب نے واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے:

”قاعدہ یہ مقرر کیا گیا کہ ایک طرف وہ تمام لکھے ہوئے اجزاء فراہم کر لئے جائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے ہوں۔ دوسری طرف صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی جس جس کے پاس قرآن مجید یا اس کا کوئی حصہ لکھا ہوا ہو وہ لے لیا جائے۔ پھر حفاظ قرآن حکیم سے مدد لی جائے۔ ان ذرائع کی متفقہ شہادت پر کامل صحت کا اطمینان کرنے کے بعد ایک ایک لفظ مصحف میں ثبت کیا جائے۔“

الام یا مصحف صدیقی:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نسخہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خزانے میں محفوظ رہا۔ ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تحویل میں آیا جسے انہوں نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے اس تاکید کے ساتھ کر دیا کہ کسی شخص کو نہ دیں، چنانچہ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف لیکر اسکے چند نسخے کتابت

کروائے اور اہم مقامات پر ان کو رکھوا دیا۔ اصل نسخہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو لوٹا دیا۔  
حاکم مدینہ منورہ مروان نے وصال حفصہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نسخہ حاصل کیا اور اسے اپنی غفلت کے باعث ضائع کر دیا۔

## عظیم ترین کارنامہ

(سابقہ وزیر حکومت مصر)

جناب محمد حسین ہیکل نے اپنی محققانہ تالیف ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ“ میں یہ  
بحث کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کون سا کارنامہ سب سے زیادہ عظیم الشان  
ہے..... فاضل مصنف نے خود ہی جواب دیا ہے کہ بلاشبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا  
سب سے بڑا اور عظیم الشان کارنامہ جمع و تدوین قرآن مجید ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے قرآن مجید جمع کرنے کی وجہ  
سے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اجر کے مستحق ہیں۔“

(آئینہ خلافت مصنف پروفیسر سعید اختر)

ایک نوٹ از سیرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مصنف جناب محمد حسین ہیکل مترجم

ص ۵۴۱

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا آیات کو چمڑے پر یا تختیوں پر یا ہڈیوں پر  
لکھ لیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا جو شخص جو آیات لے کر آئے وہ  
گواہ بھی پیش کرے کہ یہ آیات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی تھیں.....  
قرآن حکیم سے بھی واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیت طیبہ میں اسے مرتب  
اور جمع کر لیا گیا تھا۔ اس کے لئے سورۃ منزل کی ابتدائی چار آیات پڑھیے.....

کاتبانِ وحی یہ خدمت سر انجام دیتے تھے بمطابق فرمانِ مصطفیٰ ﷺ۔ (مرتب اور جمع کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے)

**سوال** اگر حضور ﷺ کی مبارک زندگی میں قرآن حکیم جمع ہو گیا تھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیوں فرمایا ”ہم وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جو آپ ﷺ نے زندگی میں نہیں کیا۔“

**جواب** ایک روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایک نسخہ جمع کیا تھا بمطابق امام ابوداؤد بسندہ لیکن اس سے مراد حفظ کرنا ہے۔ بہر حال جمع قرآن مجید کا سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب نے بھی کیا تھا۔ دراصل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ چاہتے تھے حفظ کا وہی طریقہ مناسب ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے سرکاری طور پر اہتمام کی ضرورت نہیں، مگر پھر انہوں نے ضرورت محسوس کی۔ تمام آیات الگ الگ تھیں..... وحی کا سلسلہ ختم ہونے پر ضرورت ہوئی۔ ابوبکر زنجانی بسندہ لکھتے ہیں ”صحابہ رضی اللہ عنہم محتاط تھے اس لئے وہ گھبراتے تھے اس کام کا شمار بدعت میں نہ ہو۔“

علامہ قرطبی بسندہ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ناراضگی نہ تھی بلکہ حفظ قرآن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مقام بلند تھا۔ اس لئے ان کے سپرد یہ کام کیا گیا۔

## فتوحات

(عراق و ایران سے نزاع کے اسباب ”تمدنی وجہ“)

اہل ایران اپنی صدیوں پرانی تہذیب پر نازاں تھے۔ ہمسایہ ملک عرب شریف کے باشندوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ عربوں کو وحشی اور گنوار کہہ

کر پکارتے..... جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ ایران خسرو پرویز کسریٰ کو نامہ مبارک لکھا اس نے مکتوب شریف چاک کر دیا اور یمن کے گورنر باذان کو فرمان بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا جائے لیکن اسی دوران خسرو پرویز کے بیٹے نے اپنے باپ کو قتل کر ڈالا۔

### عسکری وجہ:

ایام جاہلیت میں عربوں کی طاقت منتشر تھی اس لئے ایرانی حملہ آوران پر غالب آجاتے تھے، لیکن جب عرب حضور علیہ السلام کی زیر قیادت جمع ہو گئے تو اہل ایران میں جارہانہ عزائم جاگ اٹھے اور عربوں کو ختم کرنے کے لئے فوجی تیاریاں شروع کر دیں۔

### فوری وجہ:

عراق کے عربی قبائل ایک عرصہ سے ایرانیوں کے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے..... قبیلہ وائل کے سردار ثنی ابن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اجازت لے کر عراقیوں اور ایرانیوں سے نمٹ سکیں۔

### عراق پر فوج کشی اور فتوحات:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سالارِ اعظم بنا کر ثنی ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امداد کے لئے بھیج دیا۔ ثنی رضی اللہ عنہ کے پاس آٹھ ہزار فوج تھی اور سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار۔

مجاہدین اسلام کا پہلا معرکہ حیر کے حاکم ہرمز سے ہوا۔ دشمن کی ایک ڈویژن فوج نے اپنے آپ کو زنجیروں سے باندھا تاکہ کوئی بھاگنے کا ارادہ نہ کرے (اسی لئے یہ معرکہ ذات السلاسل کہلایا)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی عسکری

بصیرت اور شجاعت کے سامنے دشمن کی کوئی چال نہ چل سکی۔ ہرگز قتل ہوا۔ بڑی تعداد میں ایرانی مارے گئے..... عراق کی سرزمین پر دوسرا معرکہ مقام ثنی (نہر کے کنارے) پر ہوا۔ تیس ہزار ایرانی قتل ہوئے۔

تیسرا معرکہ ولبہ کے مقام پر پیش آیا۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ عراقیوں کے ساتھ مجاہدین اسلام کی چوتھی بڑی جنگ معرکہ اُلیس کہلاتی ہے ایرانی سردار جابان سے مقابلہ ہوا۔ مقتولین کی تعداد ۷۰ ہزار تھی۔ جابان مارا گیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو فرمایا ”عورتیں خالدؓ جیسا کوئی جرنیل پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔“

حیرہ عراق کا قلب و جگر تھا۔ اس پر ۱۲ھ میں مسلمانوں نے حملہ کیا۔ اس شہر کے چار قلعے تھے۔ محاصرہ سے تنگ آ کر دشمن نے معاہدہ کر لیا۔ ایک لاکھ نوے ہزار تاوان بھی ادا کیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سال بھر حیرہ میں ٹھہرے رہے۔ اطراف و جوانب کے جاگیرداروں سے صلح کا عہد و پیمانہ کیا۔ وہ اسلام کے سایہ عافیت میں آ گئے۔

عراق کا مشہور شہر انبار تھا۔ (یہاں جو اور زیتون کے بڑے بڑے ذخیرے اور گودام تھے) ابتدا میں انبار کے شہریوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن بعد میں صلح کے لئے عرض گزار ہوئے۔ یہ درخواست قبول کر لی گئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے تاک تاک کر کافروں کی آنکھوں کو نشانہ بنایا۔ اسی لئے یہ ”آنکھوں والا معرکہ کہلایا۔“

یہاں سے فارغ ہو کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عین التمر کے قلعہ پر چڑھائی کی۔ عقہ نامی سردار کو گرفتار کر لیا گیا۔ دائی عین التمر کو اطلاع ملی تو بھاگ نکلا۔ قلعہ فتح ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عراق میں آخری جنگ جو

لڑی وہ جنگ فراض ہے۔ دشمن کی فوج ایک لاکھ تھی۔ مسلمانوں نے اسے گھیرے میں لے کر تہ تیغ کر دیا۔

ایک سال دو ماہ میں جو فتوحات مسلمانوں نے حاصل کیں وہ تاریخ کا ایک نادر واقعہ ہے۔ مفتوحہ علاقوں میں اسلام کے عادلانہ قوانین نافذ کر کے کسانوں اور غریبوں کو زمینداروں اور جاگیرداروں کے مظالم سے نجات دلا دی۔

## شام پر حملے کے اسباب

عرب شریف کے مشرق میں ایرانیوں کی زبردست حکومت تھی تو مغرب میں رومیوں کی وسیع سلطنت تھی۔ عرب کے ملحقہ علاقہ شام پر بھی رومی قابض تھے جن کا فرمانروا ہرقل تھا۔

### اسباب، مذہبی رقابت:

عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا مقتدار ہنما مانتے تھے۔ مرکز مکہ معظمہ تھا۔ رومی عیسائی تھے مذہبی عداوت رکھتے تھے انہی کے کہنے پر ابرہہ نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ابراہیمی ہی کی تجدید فرمائی..... رومی مذہبی عصبیت کے تحت مرکز اسلام مدینہ منورہ پر حملے کے منصوبے بنانے لگے۔

### سیاسی نزاع:

۶ھ میں حضور علیہ السلام کے سفیر حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سفیر حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا جس کے قصاص میں غزوہ موتہ ہوا۔ رومیوں نے ۹ھ میں باقاعدہ مدینہ شریف پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدافعت کے لئے نکلنا پڑا جسے غزوہ تبوک کا نام دیا گیا ہے۔

فوری وجہ:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے منصب خلافت سنبھالنے کے بعد جب تک عرب میں ارتداد و بغاوت کے شعلے بھڑکتے رہے ہرقل قیصر روم مطمئن رہا۔ لیکن جب اس نے دیکھا تمام مدعیان نبوت اور باغیوں کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا ہے، بلکہ مسلمانوں کو ایران جیسی عظیم مملکت کے ایک حصے (عراق) پر بہت فتوحات ہو چکی ہیں تو اس نے بدحواس ہو کر ان عرب قبائل کو جو شام میں آباد تھے ساتھ ملا کر بڑی فوج تیار کی..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا اس میں آپؐ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ”اب لوگوں نے سن لیا ہے کہ ہرقل ہمارے مقابلے کی غرض سے کثیر تعداد میں فوجیں جمع کر رہا ہے..... ہمیں اس خطرے کا مقابلہ پوری طاقت و جرأت سے کرنا چاہئے۔“

اس موقع پر سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اہل روم بہت تیز و تند اور مضبوط ستونوں کی مانند ہیں۔“..... چنانچہ مجاہدوں اور رضا کاروں کو جمع کرنے کی مہم شروع کر دی گئی۔ کئی قبائل تعمیل ارشاد کیلئے میدان جُرف میں جمع ہوں گے۔ اجل صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شریک لشکر ہوئے۔ ۲۱ ہزار مجاہدین پر مشتمل لشکر سرزمین شام پر حملہ آور ہوا۔ یہ لشکر تین حصوں میں منقسم تھا۔ ایک حصے کی قیادت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے دوسرے کے سالارِ اعظم ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے تیسرے کے قائد یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ تھے۔

ان تینوں لشکروں کے پہنچنے سے پہلے شام کی سرحدی چوکی پر مامور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے قیصر روم کی افواج کے ہجوم سے متاثر ہو کر جلد بازی میں قیصر کی افواج پر بلہ بول دیا اور دشمن کے علاقہ میں بڑھتے چلے گئے۔ رومی فوج کے افسر اعلیٰ نے انہیں گھیر کر بری طرح نقصان پہنچایا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کا اپنا فرزند بھی

شہید ہو گیا۔

بہر حال مسلمانوں کے ان تینوں لشکروں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ دشمن کی فوج کی تعداد بہت زیادہ ہے..... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا۔ ”تم سب ایک ہو جاؤ اور ایک لشکر بنا لو اور یرموک کے کنارے دشمن کا انتظار کرو۔“

رومی اور مسلمان دو ماہ تک دریائے یرموک کے کنارے آمنے سامنے پڑے رہے شروع میں معمولی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

سیدنا خلیفۃ الرسول نے خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ کو تاکید فرمائی کہ وہ عراق کے محاذ سے ہٹ کر روم کے محاذ پر چلے جائیں، چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ثنی بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو عراق کا انتظام سونپ کر شام کی طرف یلغار شروع کی۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام کے محاذ پر:

شام کا پہلا شہر جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فتح کیا، وہ بصری تھا۔ آتے ہی اس زور کا حملہ کیا کہ شہر فتح ہو گیا۔ بصری کی فتح کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ اجنادین کی طرف گئے جہاں قیصر روم ایک لاکھ فوج جمع کر چکا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تمام سالاروں کو عقب سے حملہ آور ہونے کو کہا اور خود سامنے سے حملہ آور ہوئے۔ رومی افواج کا سپہ سالار مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور بھاگ کھڑا ہوا تین ہزار رومی مارے گئے۔ یہ جنگ اجنادین شام کی پہلی بڑی جنگ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فتح اجنادین کی خوشخبری پہنچی تو فرمایا:

”تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مسلمانوں کی مدد کی اور میری

آنکھیں اس مژدہ سے ٹھنڈی کیں۔“

اس کے بعد یرموک میں اسلامی افواج دوبارہ جمع ہوئیں اور قیصر روم



کے دوسرے بڑے لشکر کے سامنے پھر سے صف آرا ہو گئیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا جنگ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی کیونکہ اسلامی لشکر الگ الگ سالاروں کے ماتحت لڑ رہا ہے۔ پس حضرت خالدؓ نے عمرو بن العاصؓ، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ، یزید بن ابی سفیانؓ کو مشورہ دیا کہ ہم سب مل کر کسی کو اپنا باری باری سے سالار اعلیٰ مقرر کر لیں۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ پہلے دن حضرت خالدؓ سالار اعلیٰ بن گئے۔ اسی دوران سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے۔ جنہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو معزولی کا حکم نامہ جاری کر دیا۔ اس جنگ کے دوران ہی یہ حکم نامہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ملا لیکن انہوں نے مصلحت کے تحت اس کا اعلان نہ کیا اور پہلے کی طرح جوش و خروش سے لڑتے رہے۔ جنگ کے بعد انہوں نے یہ حکمنامہ پڑھ کر سنایا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں مصروف جہاد ہو گئے۔

(ماخوذ: آئینہ خلافت از پروفیسر سعید اختر، تاریخ اسلام از صاحبزادہ عبدالرسول، اسلامی کتاب برائے انٹرا از جناب غلام احمد حریری، تاریخ اسلام از پروفیسر بشیر احمد، تاریخ اسلام از پروفیسر حمید الدین)

سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے ایرانی حاکم ہرمز کو لکھا ”اسلام قبول کر یا جزیہ دے ورنہ تمہیں ایک ایسی قوم سے لڑنا پڑے گا جو موت کی اتنی ہی آرزو مند ہے جیسی تم زندگی کی تمنا رکھتے ہو۔“ ہرمز نے یہ خط شاہ ایران کو بھیجا۔

جب ہرمز مارا گیا سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اتنے خوش ہوئے کہ ہرمز کا قیمتی تاج حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا۔

مدتِ خلافت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کل ۸۰۷ دن۔ قمری حساب سے۔ دو سال

تین ماہ دس دن۔ شمسی حساب سے دو سال ۷ ماہ سولہ دن۔  
 خلافت۔ دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ تاریخ الخلفاء میں مدت  
 خلافت ۲ سال سات ماہ، حضرات القدس ج ۱ میں دو سال چھ ماہ۔

## منقبت حضرت صدیق اکبرؓ

نسیم صبح گفتارِ ابوبکرؓ  
 شعاعِ بشر کردارِ ابوبکرؓ

جہاں پاتا رہے گا نور جن سے  
 وہ قندیلیں ہیں افکارِ ابوبکرؓ

زہے حلم و یقین ثانی اشنین  
 خوشا ایمان و ایثارِ ابوبکرؓ

بہر میدانِ خدا کاری کے جوہر  
 تھا کتنا رہوارِ ابوبکرؓ

تھے فاروقؓ اور عثمانؓ ان کے حامی  
 علیؓ بھی دل سے تھے یارِ ابوبکرؓ

امین دولت و آئین رسالت  
 نگہدارِ فرامین رسالت

(جناب حفظ تائب)

رسالت کا مُصَدِّق الامین کا چاہنے والا  
 رفیقِ جلوت و خلوت سراپا عشق کا مظہر

## خدا مداحِ حسن سیرتِ صدیقِ اکبرؓ ہے

(از علامہ ضیاء القادری بدایونی کراچی)

ماہنامہ رضالائل پوراگست ۱۹۷۰ء

جہاں محوِ جمالِ صورتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 خدا مداحِ حسن سیرتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 زبانِ کلکِ قدرت پر ہے واللیل اذا یغشی  
 یہ سورۃ ترجمانِ مدحتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 خطابِ ثانیِ اشنین اذہما فی الغار ہے جس کا  
 خدا شاہد کہ وہ ذاتِ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 ملائک جاء بالصدق وصدق پڑھتے ہیں پیہم  
 یہ تصدیقِ خدا یہ عظمتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 رضی اللہ عنہم سوف یرضی اے تعالیٰ اللہ  
 وہ تاجِ مکرمت یہ خلعتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 احادیثِ نبی جس کے فضائل کا مرقع ہیں  
 وہ ممدوحِ معظمِ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 بلائے جائیں گے جنت میں وہ جنت کے ہر در سے  
 درِ فردوس بابِ رحمتِ صدیقِ اکبرؓ ہے  
 رفاقت ہے میسر رہے نوزدِ عرشِ اعظم کی  
 خدا رکھے یہ شانِ ہجرتِ صدیقِ اکبرؓ ہے

## سیدنا صدیق اکبرؓ کا لقب اداہ اور ملفوظات

امام زہری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:  
 ”سیدنا صدیق اکبرؓ کا لقب رقیق و نرم تھا اسی لئے آپ کا لقب  
 اداہ تھا۔ (قرآن مجید میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کو اسی کلمہ خیر سے نوازا گیا ہے)۔“

### صدیق کی زکوٰۃ:

۱۔ صدیقیوں کی زکوٰۃ تمام مال کا صدقہ کرنا ہے۔

### صدقہ پیش کرنا:

۲۔ صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو۔

### اخلاص کا مفہوم:

۳۔ اخلاص یہ ہے کہ عمل کا عوض نہ چاہے۔

۴۔ لوگو! خدا تعالیٰ سے شرم کرو۔

### صبح خیزی:

۵۔ صبح خیزی میں مرغاب سحر کا سبقت لے جانا تیرے لئے باعث

ندامت ہے۔

رات کے پچھلے حصے میں کچھ دولت بانٹی جاتی ہے

جو جاگت ہے سو پادت ہے جو سوت ہے سو کھودت ہے

(الراقم)

زبان کی حفاظت:

- ۶۔ انسان کی گفتگو مصیبت کی جڑ کی بنیاد ہے۔  
 ۷۔ آنکھ کا کاسہ دل کا دروازہ ہے۔

نافرمانی:

- ۸۔ تعجب ہے انسان ضعیف ہو کر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔ (بحوالہ  
 سیارہ ڈائجسٹ خلفائے راشدین نمبر ستمبر ۱۹۹۸ء)

نماز پنجگانہ

- ۹۔ جس نے پنجگانہ نماز ادا کی وہ صبح سے شام تک اللہ کی حفاظت میں  
 آگیا۔

حقوق والدین:

- ۱۰۔ ایک شخص اپنے والد کی شان میں گستاخانہ کلمہ کہہ رہا تھا فرمایا اس کی  
 گردن اڑا دو۔ اس کا سر میں شیطان گھس گیا ہے۔

ہمسایہ:

- ۱۱۔ ہمسایہ سے مت جھگڑو۔

خوفِ خدا:

- ۱۲۔ جس سے ہو سکے وہ اللہ کے خوف سے رولے ورنہ ایک دن ایسا آئے گا  
 جب اس کو رلایا جائے گا۔

عورتوں کی ہلاکت:

- ۱۳۔ عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر دیا۔

بھائی کے لئے دعا:

۱۴۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی

ہے۔

۱۵۔ مجھے تین چیزیں پیاری ہیں:

(۱) حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا۔

(۲) آپ ﷺ پر اپنا مال صرف کرنا۔

(۳) میری لڑکی کا آپ ﷺ کے گھر میں رہنا۔

(عشرہ مبشرہ مصنف قاضی حبیب الرحمن منصور پوری)

متفرق اشارات متعلقہ عہد زریں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(خاکہ کارہائے نمایاں)

(۱)..... قلیل عہد حکومت میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن پر ابتداء میں جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی لازماً خلاف ہوتے تھے۔ اگرچہ ان کی نیتوں میں کوئی خلل وفتور نہ ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی دلیری کے ساتھ اپنے فیصلے کئے ہر مہم میں کامیابی و نصرت ہی ہوئی جیسے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد، لشکرِ اسامہ کی روانگی، فتنہ ارتداد کی سرکوبی وغیرہ۔

اہم نوٹ! ایک اعتراض کا جواب:

فتنہ ارتداد کی سرکوبی کے لئے گیارہ لشکر ترتیب دیئے تھے ہر ایک کا امیر مہاجرین میں سے بنایا تھا۔ یہاں بعض مؤرخین ناخوش گوار بحث کرتے ہیں کہ انصار کے کسی شخص کو کوئی قیادت کیوں نہ دی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے انصار کی طرح اور کوئی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ دار الخلافہ کو باغیوں سے محفوظ رکھنا اور اس کے اندرونی و بیرونی معاملات کی نگہبانی کرنا نہایت ضروری تھا۔ یہ کام اور خدمت انصار سے بڑھکر کوئی نہیں سرانجام دے سکتا تھا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و زبیرؓ و طلحہؓ اور دوسرے بہادر صحابہ رضی اللہ عنہم کو میدان جنگ میں نہیں بھیجا، کیونکہ ان سے جنگی اور انتظامی امور میں ہر وقت مشورے کی ضرورت تھی۔ یہ حضرات خصوصی مشیر تھے۔ آپؐ رحمدل اور نرم تھے، مگر پالیسی سخت تھی، اگر سخت نہ ہوتی تو عظیم فتنوں پر غلبہ نہ پایا جاسکتا تھا۔ جو کیا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا اپنی طرف سے اور اپنی ذات کیلئے کچھ نہیں کیا۔

(۲)..... شہر کے باہر اور مسجد نبوی شریف کے قریب سادہ اور پرانا مکان جو آپؐ کو ملا تھا وہی رہا ان مکانوں میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہ کی۔ دل میں یہ بات راسخ تھی کہ اسلام کے ہر حکم کا تحفظ ضروری ہے۔ اللہ ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

(۳)..... عراق، ایران، شام، روم کی فتوحات ہوئیں۔ سپر سالار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رہے ایسی طاقتور اور عظیم حکومتوں سے مقابلہ کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ سب کچھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہمت کا نتیجہ تھا کہ کامیابی ہوئی۔ بلاشبہ آپؐ اولوالعزمی میں بے مثل تھے۔

(۴)..... خراج اور مال غنیمت وغیرہ کے ذریعے آمدنی سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک درہم بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ سرکاری خزانہ محلہ ”سخ“ ہی میں رہا۔ جب جنگ و جہاد کے دائرے میں وسعت آگئی تو وہ خود بھی مع خزانہ سخ سے مسجد نبوی شریف کے قریب مکان میں منتقل

ہو گئے تھے جو مال آتا فوری تقسیم کر دیا جاتا۔ اس لئے کوئی محافظ مقرر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ تقسیم مال میں مساوات تھی۔

(۵)..... کوہِ ہمت۔

ہر ایک کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مشورہ سب سے لیتے مگر کام وہی کرتے جو ان کے نزدیک درست ہوتا۔

(۶)..... غرباء و مساکین کا ہمدرد:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ”مدینہ منورہ میں ایک بوڑھی عورت ایک جھونپڑی میں رہتی تھی جو اندھی بھی تھی میں ہر روز اس کے ہاں جاتا اور اس کا ہر قسم کا ہر کام کر دیتا لیکن میں حیران ہوتا تھا کہ میرے جانے سے پہلے کوئی شخص جاتا اور ضروری کام کاج کرا آتا۔ پتہ کرنے کیلئے نماز فجر سے کافی دیر پہلے اس کی جھونپڑی کے قریب میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں تشریف لائے۔ کام کر کے چلے گئے۔ یہ تھے خلیفۃ الرسول۔

(۷)..... کثیر فتوحات میں عظیم معرکہ جنگ یرموک:

تاریخی روایات کے مطابق اس میں ڈیڑھ لاکھ رومی قتل ہوئے۔ تین ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس میں عکرمہ بن ابوجہل شہید ہوئے۔ رومیوں کیلئے یرموک نہایت عبرت و حسرت کا موجب ثابت ہوئی۔ بلاشبہ آپ کی حکمرانی میں دور ستائیس (۲۷) ماہ کے کارنامے بہت بڑا معجزہ و عظیم کرامت ہے۔

(۸)..... امانت و دیانت:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امانت کا یہ عالم تھا کہ خود اپنے نفس پر بیت المال سے جو وظیفہ لے کر آپ نے خرچ کیا تھا اس کی ایک ایک پائی اپنے مرض و



الموت میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ العلیا رضی اللہ عنہا کو واپس کرنے کی وصیت فرمائی ”میرے مرنے کے بعد ایک لونڈی اور دو اونٹ عمر کے پاس بھیج دیں“ ان کے علاوہ میرے پاس بیت المال میں سے اور کچھ نہیں۔“

(۹)..... وصیت اور تقویٰ:

وفات سے قبل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ فلاں زمین سے فصل کاٹ کر بیس وسق غلہ حاصل کر لینا۔ جب وفات قریب آئی تو فرمایا ”اگر تم نے غلہ کاٹ کر اپنی تحویل میں لے لیا ہو تو وہ تمہاری ملکیت ہے اور اگر تم نے اب تک نہ حاصل کیا ہو تو اب وہ مال سب ورثا کا ہے۔“

(۱۰)..... قیمتی چادر:

فتوحات عراق میں ایک قیمتی چادر حاصل ہوئی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل لشکر کے مشورہ سے اس چادر کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بطور تحفہ بھیجا اور لکھا آپ اسے لے لیجئے۔ آپ نے نہ لیا۔ اپنے رشتہ داروں اور اہل شوریٰ سے مشورہ کر کے حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرما دیا۔

(۱۱)..... سادہ زندگی:

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی زندگی حضور سراجا منیر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا پرتو تھی۔ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا بھی یہی حال تھا۔ ایمن کہتے ہیں میں نے جو کرتے عائشہ کے استعمال میں دیکھا وہ کل پانچ درہم کا تھا جو عورت مدینہ منورہ میں دلہن بنائی جاتی تو یہی کرتا منگنی میں جایا کرتا۔ (بخاری شریف)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تخت نشینی مسجد کی چٹائی پر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پھٹے پرانے کبیل پر، اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی معمولی بورے پر ہوئی۔ یہ نمونے

تھے جن کی پابندی کے لئے گاندھی جی نے اپنے وزراء کو نصیحت کی تھی۔

(۱۲)..... ایک واقعہ متعلقہ زہد و قناعت و صبر اور تقویٰ:

ایک بار زوجہ محترمہ ابو بکرؓ نے کسی میٹھی چیز کے کھانے کی خواہش کی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رقم نہ ہونے کا بتایا۔ حضرت زوجہ محترمہ نے روزمرہ خرچ سے روزانہ تھوڑا تھوڑا بچایا اور گھی اور شکر کے لئے رقم بنائی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو پوچھا ”یہ رقم کہاں سے آئی؟“ چنانچہ بتایا گیا آپؓ نے وہ پیسے لے لئے اور بیت المال کے خزانچی سے کہا ”اتنی رقم ہمارے خرچ سے زائد ہے۔ بیت المال میں داخل کرو اور آئندہ ایک چٹکی کی مقدار ہمارے وظیفہ سے کم کر دو“ بخاری شریف میں یہ واقعہ ہے۔

(۱۳)..... آپؓ نے موٹے اور معمولی لباس میں زندگی گزاری۔ عرب کے امراء آتے اور دیکھ کر حیران ہوتے اور سادہ زندگی اختیار کر لیتے۔

(ایام خلافت مصنف مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈاگری)

## اولیاتِ صدیقیؓ

- (۱)..... مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔
- (۲)..... تبلیغ و اشاعت اسلام میں سب سے پہلے دستِ راست بنے۔
- (۳)..... سب سے پہلے اپنے گھر کے ملحق مسجد بنوائی۔
- (۴)..... واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق کی۔
- (۵)..... ۹ھ میں امیر الحج مقرر ہوئے۔
- (۶)..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری ایام میں امامتِ صلوة کا حکم دیا۔
- (۷)..... خلیفۃ الرسول کے لقب سے پکارے گئے۔

(۸)..... پہلے خلیفہ راشد کہلائے۔

(۹)..... پہلے خلیفہ ہیں جنہیں اپنے باپ کی زندگی میں خلافت ملی۔

(۱۰)..... آپ نے صحابہؓ اور دورِ اسلام میں سب سے پہلے اجتہاد کیا۔

(۱۱)..... قرآن مجید کی جمع و تدوین کروا کر امتِ مسلمہ پر احسان فرمایا اس کا نام ”مصحف“ رکھا۔ (آئینہ خلافت)

## ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ

(۱)..... ابوبکر صدیقؓ کا ایک کاہن کے کھانے سے قے کرنا:

آپ ﷺ کا ایک غلام تھا جو غلہ کے طور پر اپنی آمدنی میں سے آپ کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کچھ کھانا لایا اور آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ غلام نے کہا آپ روزانہ دریافت کیا کرتے تھے کس ذریعہ سے کمایا۔ آج دریافت نہیں فرمایا۔ فرمایا بوجہ شدتِ بھوک پوچھنے کی نوبت نہیں آئی..... میں نے ایک قوم پر منتر پڑھا تھا (زمانہ جاہلیت میں) انہوں نے وعدہ کر رکھا تھا۔ آج میرا گزر ہوا ان کے ہاں شادی ہو رہی تھی انہوں نے یہ مجھے دیا تھا۔ فرمایا ”تو مجھے ہلاک ہی کر دیتا“ اس کے بعد حلق میں ہاتھ ڈال کر قے کرنے کی کوشش کی۔ (اندر سے کچھ نہ نکلا) کسی نے عرض کیا پانی سے قے ہو سکتی ہے۔ آپ نے بہت پانی پیا اور قے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ لقمہ نکالا۔ کسی نے کہا یہ ساری مشقت ایک لقمہ کی وجہ سے برداشت فرمائی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ”اگر میری جان کے ساتھ بھی یہ لقمہ نکلتا تو میں اس کو نکالتا۔“

(منتخب کنز العمال)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس قسم کے واقعات متعدد بار پیش آئے

احتیاط مزاج میں زیادہ تھی۔

بخاری شریف میں ایک اور اس قسم کا واقعہ ہے کہ کسی غلام نے زمانہ جاہلیت میں کوئی غیب کی بات نجومی کے طور پر کسی کو بتلائی تھی وہ صحیح نکلی۔ ان لوگوں نے اس غلام کو کچھ دیا جس کو انہوں نے اپنی مقررہ رقم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لا کر دیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا اور پھر سب قے کیا۔ ضروری نہیں کہ غلاموں کا مال ناجائز ہو مگر کمال احتیاط نے گوارا نہ کیا۔

(حکایات صحابہ مصنف مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ)

## (۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا احتیاطاً باغ وقف کرنا:

ابن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپؓ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا! ”میرا دل نہیں چاہتا کہ بیت المال سے کچھ لوں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ مانا کہ وقت ہوگی اور تمہاری تجارت کی مشغولی سے مسلمانوں کا ہرج ہوگا۔ اب میرا فلاں باغ اسکے عوض دے دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور والد گرامی کی وصیت کے مطابق دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ تمہارے باپ پر رحم فرمائیں انہوں نے یہ چاہا کہ کسی کو لب کشائی کا موقع ہی نہ دیں۔“ (کتاب الاموال)

موجودہ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اگر یہ واقعہ معلوم ہو جائے تو وہ اس پر غور فرمائیں اور اپنے ذاتی شاہی اخراجات پر توجہ دیں کہ کس قدر سرکاری خزانہ بے دردی سے اجاڑتے ہیں۔ عیاشی کرتے ہیں۔ ملک و قوم کی امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ کیا موجودہ اسلامی فرمانرواؤں کو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ساتھ کوئی نسبت ہے؟ تعلق ہے؟ جبکہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل و طریقہ اللہ

تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے عین مطابق ہے اور یہی دین اسلام ہے موجودہ حکمران اسلام کا لفظ/کلمہ بھی استعمال کرتے ہیں، حالانکہ اسلام کے ساتھ ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ غیر مسلم سپرپاورز کی ہر وقت خوشنودی کے حصول میں کوشاں ہیں۔ کیا مرنے کے بعد اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم و یوم الدین کے ساتھ ان کا واسطہ نہیں پڑے گا؟

### (۳) واقعہ مستند اور بالکل صحیح:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو حسب معمول صبح کو چند چادریں ہاتھ پر ڈال کر بازار میں فروخت کیلئے تشریف لے چلے۔ راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے، کہا! اگر تم تجارت میں مشغول رہو گے تو خلافت کے کام کا کیا بنے گا۔ فرمایا ”پھر اہل و عیال کو کہاں سے کھلاؤں؟“ عرض کیا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جن کو آقا و مولیٰ طحا و ماویٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امین ہونے کا لقب دیا ہے ان کے پاس چلیں۔ وہ آپ کیلئے بیت المال سے کچھ مقرر کر دیں گے۔ دونوں حضرات رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے۔ انہوں نے ایک مہاجر کو جو اوسطاً ملتا تھا نہ کم نہ زیادہ وہ مقرر فرما دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوقت وصال آپ کے پاس صرف ایک اونٹنی دودھ کی، ایک پیالہ، ایک خادم تھا۔ بعض روایات میں ایک اوڑھنا بچھونا بھی آیا ہے۔ (آج کل کے فرمانرواؤں کی وراثت کا گوشوارہ بھی شائع ہونا چاہئے) مذکورہ اشیاء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے کہ اپنے بعد آنے والوں کو مشقت میں ڈال گئے۔

(حکایات صحابہ بحوالہ فتح الباری شرح صحیح بخاری)

### (۴) دنیا سے سرد مہری کا ایک واقعہ:

ایک مرتبہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پینے کیلئے پانی طلب کیا۔ ایک

شخص پیالے میں پانی لایا۔ جب آپؐ نے ایک گھونٹ پی لیا تو پیالہ ایک طرف رکھ دیا اور رونے لگے اس پانی میں قدرے شہد ملا ہوا تھا۔ اس لئے آپؐ نے نہ پیا، تا کہ لذت حاصل نہ ہو اور دنیا کی طرف مائل نہ ہوں۔

احادیث میں وارد ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہ حصول لذت کیلئے کھاتے تھے اور نہ حصول مسرت کیلئے پہنتے تھے۔ (بحوالہ ماہنامہ سلسبیل لاہور)

## ہے کون اکرم و اتقی کتاب سے پوچھو

(از مولانا لیاقت علی صاحب واصفی رام پور محلہ راجدوارہ)

ہے کون اکرم و اتقی کتاب سے پوچھو

پکارا کس کو بھلا اس خطاب سے پوچھو

ہے صدق کس کا مسلم کتاب سے پوچھو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو ولایت مآب سے پوچھو

کہا ہے کس کو ابوالفضل رب عالم نے

یہ شان کس کی ہے ام الکتاب سے پوچھو

خلیل کس کو بناتے اگر بناتے آپ

سوا خدا کے رسالت مآب سے پوچھو

بتایا کس کو امام نماز حضرتؐ نے

ذرا یہ علم و امامت کے باب سے پوچھو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنے مقتدی بھلا کس کے

یہ بات جا کے شہ بوترا ب سے پوچھو

شرف معیت حضرتؐ کا کس کو حاصل ہے

رسول اقدسؐ گردوں قباب سے پوچھو

تھا وعدہ کس سے لیستخلفہم کا حضور

یہ مرتضائے خلافت مآب سے پوچھو

اٹھائی کس کی حمایت میں آپ نے تلوار

نبی کے بعد ذرا بوترا ب سے پوچھو

رفیق غار تھا ہجرت میں کون اے حضرت

ذرا تو جا کے یہ ختمی مآب سے پوچھو

سکینہ کس پہ ہوا تھا نزول خالق کا

خدا سے پوچھو خدا کی کتاب سے پوچھو

تھا ابتدا میں مددگار کون حضرت کا

یہ تم علیٰ معلیٰ جناب سے پوچھو

وہ کس کو کونے کے منبر پہ کہتے تھے اشجع

یہ مرتضائے شجاعت مآب سے پوچھو

عرب کی گردنیں جھکتی تھیں سامنے کس کے

حسن حسین سے اور بوترا ب سے پوچھو

نبی کے بعد نبی کا خلیفہ کون ہوا

زمین سے پوچھو مہ و آفتاب سے پوچھو

نبی کے بعد رہا کس کے سر پہ سایہ فلک

یہ آسمان سے پوچھو سحاب سے پوچھو

کہو تو واضحی کس نے لٹایا مال و منال

رسول پاک پہ اپنی کتاب سے پوچھو



## باب ششم

- ☆ حلیہ مبارک
- ☆ عزیز و اقارب کا مختصر تعارف
- ☆ خصوصاً زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ، ام رومانؓ
- ☆ غزوہ موتہ
- ☆ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- ☆ حضرت عبداللہ بن زبیر نواسہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- ☆ علالت
- ☆ وصال
- ☆ تدفین



## حلیہ مبارک، قریبی عزیز و اقارب، علالت و وصال

### فصل اول: سرایائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

ابن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے لکھا ہے ایک شخص نے ان سے کہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سراپا بیان فرمائیے تو جواباً کہا:

”والد بزرگوار کا رنگ سرخ و سفید، جسم چھریا (دبلا پتہ)، گال ذرا دبے ہوئے، پیٹ پر سے پاجامہ بچے کو کھسک جاتا، پیشانی عرق آلود رہتی۔ چہرہ پر گوشت زیادہ نہ تھا۔ نظریں نیچی رکھتے۔ بلند پیشانی تھے۔ انگلیوں کے جوڑے گوشت نہ تھے۔“

یہ آپ کا مختصر سا سراپا ہے آپ نے مہندی اور کسم (ایک مشہور گھاس جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے) کا خضاب لگایا۔ (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

### فصل دوم: قریبی عزیز و اقارب:

والد ماجدؑ والدہ ماجدہؑ پر مختصراً ابتدائی حالات طیبہ میں عرض کیا جا چکا

ہے۔ ۱

۱ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا وصال ساڑھے ۹۷ برس کی عمر میں محرم الحرام ۳۱ھ میں ہوا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے اسمائے گرامی: عبداللہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، محمد رضی اللہ عنہ

(۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے تھے ان کی والدہ قلیلہ، یہ اسلام نہ لائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوہ طائف و حنین میں شریک رہے۔ شوال ۱۱ھ میں بوجہ زخم جو طائف میں ہوا تھا انتقال فرما گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنازہ خود پڑھایا بھائی اور اصحاب نے لحد میں اتارا۔

(۲) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، کنیت ابو عبداللہ۔ والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی

تھے جنگ یمامہ میں بھی شامل ہوئے۔ واقعہ جمل میں بھی (بقیہ اگلے صفحہ پر) =

بہنیں:

آپ رضی اللہ عنہ کی دو بہنیں تھیں۔ (۱) اُم فروہ رضی اللہ عنہ (۲) قریبیہ رضی اللہ عنہا  
علامہ طبری رضی اللہ عنہ نے دو بھائیوں کا ذکر بھی کیا ہے قیاس یہ ہے وہ سن  
شعور کو پہنچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ و امام ترمذی رضی اللہ عنہ اور امام داؤد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت ام  
فروہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے۔

نماز اول وقت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ”کون سا عمل سب سے بہتر ہے۔“  
حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نماز کو اول وقت میں ادا کرنا۔“

ازواج و اولاد:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پانچ شادیاں کیں۔ جن کے احوال درج

ذیل ہیں:

(۱) اُم بکر:

یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی ہیں ان سے آپ کی کوئی

اولاد نہیں ہے۔

(گزشتہ صفحہ کا بقیہ) =

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے۔ ۳۵ سال کی عمر میں مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا۔  
(۳) حضرت محمد رضی اللہ عنہ، کنیت ابو قاسم۔ والدہ اسماء بنت عمیس۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ جمل اور صفین  
میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مصر کا گورنر بنایا تھا بعد میں  
معزول کر دیئے گئے۔ مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

(۲) فتیلہ:

فتیلہ سے حضرت اسماءؓ اور حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے۔ حضرت اسماءؓ کا حال آگے آئے گا۔

(۳) حضرت ام رومانؓ زوجہ سیدنا صدیق اکبرؓ

سیدہ ام رومانؓ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمنؓ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ ام رومانؓ نے ۹ھ میں وصال فرمایا۔ آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جنازے میں تشریف لے گئے خود قبر میں اتارا اور پھر ارشاد فرمایا:

”جو شخص عورتوں میں حورِ عین کو دیکھنا چاہے وہ ام رومانؓ کو دیکھ لے۔“

وہ سابقون الاولون کی مقدس جماعت میں شامل تھیں۔

(۴) حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت خارجہ زوجہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ:

ان سے ام کلثومؓ بعد از وصال خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئیں۔

(۵) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا:

پہلے حضرت جعفرؓ رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں۔ غزوہ موتہ میں سیدنا جعفرؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا ان سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے۔ اسماءؓ رضی اللہ عنہا کا شمار عظیم صحابیات میں ہوتا ہے۔

غزوہ خیبر کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گئے۔ وہاں ایک اجنبی خاتون بیٹھی تھیں۔ پوچھا! یہ بی بی کون ہے؟

سیدہ حفصہؓ نے بتایا اسماء بنت عمیسؓ زوجہ جعفر بن ابی طالب۔

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ بولے: ہاں وہی حبیبہ (حبشہ والی)، بحریہ سمندر والی، حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے کہا! ہم نے ہجرت مدینہ کی اس لئے حضور ﷺ کے زیادہ

مستحق ہیں۔ یہ سن کر اسماء رضی اللہ عنہا کو غصہ آ گیا اور کہا آپ لوگ حضور ﷺ کے پاس تھے ہم حبش کی دور ترین زمین کی خاک چھانتے تھے۔ ہم کو ایذا دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! آپ نے جو کچھ کہا جب تک حضور ﷺ سے عرض نہ کر لوں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔

اسی اثناء میں جناب سید المرسلین ﷺ تشریف لے آئے اور اسماء نے ساری بات ہو ہو بیان کر دی۔ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: ”وہ تم سے زیادہ میرے مستحق نہیں ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی صرف ایک ہجرت ہے اور تم اہل کشتی کی دو ہجرتیں ہیں۔“

یہ ارشاد سن کر حضرت اسماءؓ خوش ہو گئیں اور تسبیح و تہلیل کا ورد کیا۔ حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت اسماءؓ کی اخیانی لہ بہن تھیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا کو السابقون الاولون میں خاص مقام حاصل ہے۔ ان کا نکاح یکے بعد دیگرے ایسی ہستیوں سے ہوا جو اسلام کے عظیم ترین ستون تھے۔

پہلا نکاح جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہیں۔ ان کے وصال کے بعد تیسرا نکاح حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ مسلمان چودہ سال تک حبشہ میں رہے۔ کھ میں خیبر فتح ہوا تو تمام مسلمان مدینہ منورہ آ گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”میں نہیں جانتا فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی یا جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی۔“

۸ھ میں شام کے قصبہ موتہ کے رئیس شرجیل بن عمرو غسانی نے حضور ﷺ کے سفیر حارث بن عمیر ازدی کو شہید کر دی۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے حضرت حارثؓ کا بدلہ لینے کے لئے تین ہزار مجاہدین کا لشکر موتہ کی طرف روانہ

لہ اخیانی: وہ بھائی بہن جن کے باپ الگ الگ اور ماں ایک ہو۔

فرمایا۔ اس کی قیادت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ فرمایا اگر زید شہید ہوں تو جعفرؓ امیر ہوں گے اگر جعفرؓ شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہؓ۔

موتہ میں تین ہزار اصحابؓ کے مقابلے میں دشمن کی تعداد ایک لاکھ سے بھی اوپر تھی۔ موتہ مدینہ منورہ سے بہت دور تھا۔ خونریز جنگ ہوئی حضرت زیدؓ شہید ہو گئے۔ حضرت جعفرؓ نے قریباً نوے زخم جسم پر کھائے۔ ایک ہاتھ قلم ہو گیا۔ دوسرا ہاتھ بھی شہید ہوا تو علم دانتوں سے پکڑا۔ تیروں اور تلواروں کی بارش تھی۔ آخر شہید ہوئے۔ اب علم عبد اللہ نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے، پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سنبھالا اور لکار کر کہا: ”اے غازیانِ دین جنت الفردوس تمہارا انتظار کر رہی ہے پیچھے ہٹ جانے والوں کے لئے جہنم کے شعلے دکھ رہے ہیں آگے بڑھو اور رضائے الہی کو پالو۔“ مسلمانوں نے اب نئے عزم سے لڑنا شروع کر دیا۔ اور کمر سے کمر جوڑ لی سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ غازیوں نے اپنے سے چالیس گنا لشکر کو پسا ہونے پر مجبور کر دیا۔ پسائی کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ نہایت وقار کے ساتھ واپس آئے۔ جنگ کا پورا نقشہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کو لڑائی کے حالات من و عن تمارہے تھے جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ فرمایا ”میں جنت میں جعفر کو دو نئے بازوؤں کے ساتھ پرواز کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔“ پھر فرمایا! اب سیف اللہ نے علم سنبھالا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے فرمایا ”جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔“ گلے لگایا۔ پیشانیاں چوم لیں۔ جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو تاکید فرمائی کہ آل جعفر رضی اللہ عنہم کا خیال رکھنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی بارگاہ رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ ”بے شک جعفر رضی اللہ عنہ جیسے شخص پر رونے والوں کو رونا چاہئے“ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کے لئے کھانا تیار کیا اور کھلایا..... جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چھ ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء رضی اللہ عنہا کا نکاح اپنے محبوب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ دو سال بعد حج کے لئے سفر میں دو الحنیفہ کے مقام پر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اسماء رضی اللہ عنہ نے عرض کی اب میں کیا کروں۔“ فرمایا ”غسل کر کے احرام باندھ لو۔“

حضور علیہ السلام کا وصال ہوا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ پھر اسماء رضی اللہ عنہا ہی نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا، پھر شیر خدا علیؑ کے نکاح میں آئیں۔ ۳۸ء میں فرزند محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہا مصر میں شہید ہوئے۔ مخالفین نے ان کی نعش گدھے کی کھال میں جلائی۔ اسماء رضی اللہ عنہا یہ روح فرسا خبر سنتے ہی سکتے میں آگئیں، لیکن صبر سے کام لیا۔ عبادت میں مشغول ہو گئیں۔

سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ صورت اور سیرت میں حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا بمطابق حدیث شریف۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بے شمار کمالات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ان سے ساٹھ احادیث مروی ہیں ان کے راویوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ اور بلند پایہ تابعین شامل ہیں۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

ان کا شمار بلند پایہ صحابیات میں ہوتا ہے۔ السابقون الاولون کی صف میں ہیں۔ ان کا نکاح سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوا جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (پہلی ام المومنین) کے بھتیجے ہیں۔

ہجرت مدینہ منورہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمات کا بیان واقعہ ہجرت میں آچکا ہے۔ اہل میں ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے نور مولودِ اول تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس ولادت پر بے حد مسرت ہوئی، کیونکہ یہود نے مشہور کر دیا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے اولاد نہ ہوگی۔ نعرۂ تکبیر بلند ہوئے۔ یہود شرمندہ ہوئے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بچے کو لے کر جناب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور چبائی اور لعاب دہن بچے کے منہ میں ڈالا۔ اور دعا بھی فرمائی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسی بچے کے نام پر اپنی کنیت ام عبداللہ رکھی تھی۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا گھر کا سارا کام کرتیں۔ تین میل دور سے کھجوروں کی گٹھلیاں جمع کر کے لاتیں۔ کوٹ کر اونٹ کو کھلاتیں۔ گھوڑے کیلئے گھاس لاتیں۔ پانی بھرتیں۔ صحیح بخاری شریف میں ان کا حال ان کی زبانی درج ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ، امام طبرانی رحمہ اللہ نے بھی اسماء رضی اللہ عنہا کی تنگدستی کے واقعات خود ان کی زبانی درج فرمائے ہیں۔

### خاص نسخہ:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ارشاد: ”کھلے دل سے خرچ کرنے سے آمدنی بڑھتی ہے۔“ اسماء رضی اللہ عنہا خود روکھی سوکھی روٹی پر گزارہ کرتیں اور تمام آمدہ انکم کو راہِ خدا میں لٹا دیتیں۔ بیمار ہونے پر غلام آزد کرتیں۔ فرماتیں: مال جمع کرنے کیلئے نہیں ہوتا بلکہ حاجت مندوں کے لئے ہوتا ہے۔ یہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ذرا مال جمع کرتیں اور پھر تمام خیرات کر دیتیں، جبکہ سیدہ اسماء ساتھ ساتھ جو آتا وہ راہِ خدا میں خیرات

کر دیتیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے ”مشرک والدہ کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرو مشرک ماں کے تحائف قبول کرو اور گھر میں ٹھہراؤ۔“ (راوی اسماءؓ)  
 سیدہ اسماءؓ بہت عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ اکثر مریض ان کے پاس دعا کرانے آتے تھے۔ سیدہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کا ایک جبہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت اسماءؓ کو دیا۔ جب کوئی بھی مریض ہوتا اس جبہ مبارک کو دھو کر پانی مریض کو پلا دیتیں۔ آپؓ نے کئی حج بھی کئے۔ بہت نڈر اور بہادر بھی تھیں۔ نہایت قوی حافظہ کی مالک تھیں۔ اپنے شوہر اور فرزند کے ہمراہ یرموک کی جنگ میں گئیں اور جنگی خدمات سرانجام دیں۔

### حضرت زیدؓ برادر حضرت عمرؓ کا واقعہ:

حضرت زیدؓ کو حضرت اسماءؓ نے بچپن میں دیکھا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے چچا زاد بھائی تھے توحید کے زبردست علمبردار تھے۔ اعلان نبوت سے پانچ سال قبل قتل کر دیئے گئے تھے۔ حضرت زیدؓ کے فرزند حضرت سعیدؓ جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے..... ”زیدؓ کی وفات دین ابراہیمی پر ہوئی۔ وہ قیادت میں تنہا ایک امت کی حیثیت سے اٹھیں گے۔“ حضرت زیدؓ کا واقعہ حضرت اسماءؓ کی زبانی بخاری شریف میں موجود ہے۔ آخر پر حضرت اسماءؓ مستقل طور پر فرزند اکبر عبداللہؓ کے پاس رہنے لگیں اور بعد از طلاق بھی اپنے خاوند حضرت زبیرؓ کی تعریف فرمایا کرتیں۔

۳۶ھ میں زبیرؓ جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے۔ حضرت علیؓ نے انہیں حضور ﷺ کا ایک فرمان یاد دلایا۔ زبیرؓ جنگ سے واپس لوٹے۔ راستہ میں نماز کیلئے سجدہ میں تھے کہ ایک شخص نے ان کو شہید کر دیا۔



زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے سخت غم و اندوہ کا اظہار فرمایا حالانکہ ان سے طلاق شدہ تھیں۔

### سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نو اسہ صدیق اکبر:

امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ابن زبیر نے یزید، مختار ثقفی، عبدالملک اور خوارج کا مقابلہ استقامت و شجاعت کے ساتھ کیا۔ تادم آخر اپنی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت و اطاعت کا بہت خیال رکھا۔ یہ حسینی جذبہ سے سرشار تھے۔ ۶۶ھ میں عراق اور حجاز کے لوگوں نے انہیں متفقہ طور پر اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ ۷۳ھ تک آپ نے مکہ معظمہ میں علم خلافت بلند رکھا۔

مختار ثقفی کے گروہ سے بھی لڑتے رہے۔ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ثقفی کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت ختم کرنے پر مقرر کیا۔

۷۲ھ میں حجاج نے کثیر فوج کے ساتھ مکہ معظمہ کا محاصرہ کر لیا۔ شہر مکہ شریف کے اندر اناج کا ایک دانہ بھی باہر سے نہ جانے دیا۔ جبل بوقیس پر منجیق نصب کر کے کعبہ شریف پر لگاتار پتھر برسائے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پتھروں کی بارش میں بھی کھل انہماک کے ساتھ نماز پڑھتے۔ کبوتر ابن زبیر کے کندھوں اور سر پر آ کر بیٹھ جاتے۔ آپ کے اکثر ساتھی حجاج سے جا ملے حتیٰ کہ ان کے فرزندوں نے بھی بے وفائی کی۔

اثنا عشر محاصرہ ایک دن اپنی والدہ ماجدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دوبارہ دس دن کے بعد حاضر ہوئے۔ بعد از سلام و مزاج پرسی اپنی لڑائی کے بارے میں پوچھا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

”اگر حق پر ہو تو مردوں کی طرح لڑو۔ رتبہ شہادت پاؤ گے۔“ ابن

زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا ”میں موت سے نہیں ڈرتا، دشمن میری لاش کا مسئلہ کریں

گے تو آپ کو رنج ہوگا۔“ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جلیل القدر بیٹی نے فرمایا: ”موت کے خوف سے غلامی کی ذلت قبول نہ کرنا۔“

بیٹی نے امی جان کا سرا قدس چوما اور کہا میں نے آج تک ہر بارے میں عدل کیا دین کے مقابلہ میں دنیا کو ہیچ سمجھا۔ مجھے رضائے الہی مقصود ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ماں کے حکم پر زرہ بھی اتا ردی۔ معمولی لباس میں رہے۔ دشمن کی صفوں میں گھس گئے زخموں سے چور ہو گئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔

حجاج نے مقام حجون پر لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک کنیر کے سہارے حجون پہنچیں اور فرمایا ”کیا اس سوار کے اترنے کا وقت ابھی نہ آیا“ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ظالم پیدا ہوگا، کذاب مختار ثقفی اور ظالم حجاج ہے۔“

ایک روایت ہے کہ حجاج نے لاش سولی سے اتروا کر قبرستان یہود میں پہنچا دی لاش کا جوڑ جوڑ الگ ہو چکا تھا..... لاش اسماء رضی اللہ عنہا نے منگوالی۔ ایک ایک جوڑ اعضاء کو غسل دے کر کفن میں رکھتے جاتے تھے۔ جب سارے اجزاء کا غسل ہو چکا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے دعائے مغفرت کی۔ جنازہ ہوا حجون میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس سانحہ کے چند ایام بعد اسماء رضی اللہ عنہا بھی وصال کر گئیں۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ ان کے سارے دانت سلامت تھے۔ ہوش و حواس قائم تھے صرف بصارت ختم ہو چکی تھی۔ سیدہ اسماء سے چھپن (۵۶) احادیث مروی ہیں۔ لمبی زندگی میں ہر قسم کے نشیب و فراز میں صبر و شجاعت و استقلال کا مظاہرہ فرما۔

فضائل عبد اللہ بن زبیر:

روزے بکثرت رکھتے۔ نمازوں میں طویل قرأت فرماتے۔ صلہ رحمی بہت زیادہ کرتے بہت بہادر تھے۔ ایک رات رکوع میں رہتے۔ دوسرے رات

سجدے میں رہتے۔ ایک رات نوافل ادا کرتے رہتے۔ آپؐ سے ۳۳ احادیث مروی ہیں۔ اہل حجاز، اہل یمن، اہل عراق، اہل خراسان نے آپؐ کی بیعت کی تھی۔ یزید کی موت کے بعد مصری اور شامی بھی بیعت ہوئے۔

آپؐ نے تو سب حرم بھی فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ سے کمال محبت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے چھپنے لگوائے۔ نکلا ہوا خون مبارک عبد اللہ کو دیا۔ فرمایا ”ایسی جگہ پھینک دو جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔“ خون مبارک باہر لے گئے اور چھپانے کی بجائے خود پی لیا۔ واپسی پر حضور نبی الانبیاء ﷺ نے پوچھا۔ خون کا کیا کیا؟ عرض کی ”ایسی جگہ چھپایا ہے جہاں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ فرمایا ”شاید تم نے پی لیا۔“ عرض کی ”جی ہاں“..... فرمایا اس سے لوگوں پر تمہارا دبدبہ و برتری رہے گی۔ (تنویر الابصار از خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی، خصائص الکبریٰ از علامہ سیوطی و حکایات صحابہؓ از مولانا محمد زکریا سہارنپوری)

آپ ﷺ کبھی ناگہانی حوادث سے عاجز نہ آئے۔ ایک مرتبہ حرم شریف میں پانی بھر گیا آپؐ نے حج کا طواف کرنا تھا جو کہ آپؐ نے تیر کر طواف مکمل کیا۔ دورانِ خطبہ آپؐ کی آواز پہاڑوں سے ٹکراتی تھی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دیباچ کا غلاف خانہ کعبہ پر چڑھایا۔ آپؐ کے پاس ایک سو غلام تھے ہر غلام سے اس کی مادری زبان میں آپؐ گفتگو فرماتے۔ مختار الکذاب مدعی نبوت پر آپؐ نے فوج کشی کی اور فتح پائی۔ اس ملعون کو قتل کیا۔

حجاج کے متعلق ایک معلوماتی خبر:

حجاج نے جنگوں کے علاوہ حالتِ امن میں ایک لاکھ پچیس ہزار حضرات بلاوجہ ناحق قتل کئے تھے۔ مدینہ منورہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم پر بہت ظلم کیا۔ ابن عمرو ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا۔

حجاج کی وفات پر خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما سجدے میں گر پڑے۔ بے اختیار ان کی زبانوں سے نکلا ”اس امت کا فرعون مر گیا۔“ حجاج کے معدہ میں کیڑے پڑ گئے۔ (بے شمار) آگ کی انگلیٹھیاں بدن کے ساتھ رکھ دی جاتی تھیں پھر بھی اس کی سردی میں کمی نہ ہوتی تھی۔ اس قدر سردی میں مبتلا تھا۔ ابو منذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ”حجاج فرعون اور ہامان کا ساتھی تھا“ اس نے خون کی ندیاں بہادیں۔

(انسانیت موت کے دروازے پر ص ۱۸۸ از مولانا ابوالکلام آزاد)

### نقشہ ازواج و اپنا و بنات صدیق اکبرؓ

ازواجؓ	بیٹے	بیٹیاں
قتیلہ (اسلام نہ لائیں)	حضرت عبداللہؓ - وفات شوال ۱۱ھ	حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ان کے خاوند زبیر بن العوامؓ
ام رومانؓ ”حور عین“ ارشاد نبویؐ قبر میں آپؐ نے خود اتارا	حضرت عبدالرحمنؓ وصال بم ۳۵ سال مکہ معظمہ میں	حضرت عائشہ صدیقہؓ ام المومنین
ام حبیبہؓ ام بکر	حضرت محمدؓ مصر میں دفن ہوئے	ام کلثومؓ وفات ابوبکر صدیقؓ کے بعد پیدا ہوئیں تعداد ۳
تعداد ۵	تعداد ۳	تعداد ۳

### صدیق اکبرؓ کا ایک اور احسانِ عظیم

پہلے اور پچھلے مسلمانوں کا یہ فتویٰ ہے کہ خلافت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تقرر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اسلام اور اس امت پر اس قدر بڑا احسان ہے

کہ قیامت تک اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

ہر اہم اور پیچیدہ پیچیدہ معاملہ سہولت اور خوش اسلوبی سے طے فرمایا۔“  
(انسانیت موت کے دروازے پر ص ۳۸ مصنف حضرت مولانا ابوالکلام آزاد)

### ایک فتویٰ:

”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سینہ ایمان کا خزینہ تھا۔“ (ص ۳۳)

”انہیں خلافت ملی تو وہ بڑھے ہو چکے تھے اکٹھ برس کی عمر تھی۔ لیکن

تھوڑے سے عرصہ میں ایسے کارنامے سرانجام دیئے جنہیں صدیوں میں

سرانجام دینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔“ (ص ۷۴)

(سیرۃ صدیق اکبر طبع اول ۲۰۰۳ء نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد مصنف:

چراغ حسن حسرت)

## حضرت عمرؓ کی نامزدگی

واقدی رضی اللہ عنہ نے متفرق طریقوں سے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی طبیعت جب زیادہ خراب ہو گئی تو آپ نے عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلا کر

دریافت کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تمہای کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا میری

نسبت آپ ان سے زیادہ واقف ہیں۔ فرمایا تم بھی بتاؤ وہ کیسے ہیں، تاکہ مجھے

مزید اطمینان ہو جائے۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے امر محقق و معلوم میں مشورہ کیا

جائے تاکہ مشورہ کی بدولت ہونے والے کام میں برکت ہو) حضرت عبدالرحمن

بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا ان کے بارے میں آپ کی جو رائے ہے بخدا اس سے زیادہ

میں ان کو بہتر سمجھتا ہوں۔

پھر حضرت عثمان کو بلا کے یہی پوچھا۔ انہوں نے کہا بخدا عمرؓ کا باطن ان

کے ظاہر سے بہتر ہے اور ان جیسا بزرگ و برتر ہم میں اور کوئی نہیں۔  
 پھر مہاجرین و انصار سے مشورہ کیا۔ سعید بن زید، اسید بن حضیر نے کہا  
 آپ کے بعد عمر ہی وہ شخصیت ہیں جو اللہ کی رضا کو اپنی رضامندی سمجھتے ہیں۔  
 خلافت کے لئے ان سے زیادہ مستعد اور کوئی نہیں ہے..... آپ نے فرمایا بارگاہ  
 الہی میں عرض کروں گا اے اللہ تیرے بندوں میں سے بہترین شخص کو خلیفہ منتخب کیا  
 ہے اور لوگو! جو کچھ میں نے کہا ہے یہ اوزوں تک پہنچا دینا۔“

### وصیت نامہ:

واقعہ مذکورہ بالا کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا لکھے:  
 ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (خلاصہ عبارت) یہ وصیت نامہ ہے جو ابو بکر  
 بن قافہ نے دنیا سے جاتے وقت یعنی عالم بالا میں جانے سے ذرا پہلے  
 لکھوایا ہے اور مرنے سے پہلے کا وقت ایسا نازک ہوتا ہے جس میں ایک  
 کافر بھی ایمان لے آتا ہے ایک جھوٹا بھی سچ بولتا ہے۔ اور ایک فاجر و  
 فاسق بھی نور یقین حاصل کرنا چاہتا ہے..... میں نے اپنے بعد حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا ہے لوگو! ان کے احکام کی تعمیل کرنا، اللہ، رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح خدمت ہے اور..... تمہاری بھلائیوں میں کوئی  
 دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انصاف سے کام  
 لیں گے اور اگر بدل جائیں تو ہر ایک شخص اپنے کئے کا جوابدہ ہے.....  
 میں نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کی ہے۔“

اس کے بعد یہ وصیت نامہ سر بمہر کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا  
 ..... لوگوں نے برضا و رغبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر حضرت  
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلوت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مزید نصیحتیں فرمائیں اور ان کے

چلے جانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی۔ ”اے اللہ! میں نے یہ کام مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر کیا ہے..... میں نے فتنہ و فساد کے خوف سے یہ کام سرانجام دیا ہے..... میں نے اجتہاد سے کام لے کر مسلمانوں میں سے بہترین شخص خلافت کے لئے نامزد کیا ہے تو جانتا ہے کہ سب مسلمانوں میں عمرؓ سب سے زیادہ طاقتور، قوی، لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کا متمنی ہے۔ اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہو رہا ہوں..... اے اللہ! تو عمرؓ کو خلفائے راشدین میں شامل کر۔“

ابن سعدؒ و حاکم بن محمد نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے..... کہ لوگوں میں سب سے زیادہ تین اشخاص کی فراست و عقلمندی درست ہے ایک ابوبکرؓ جنہوں نے اپنی زندگی میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا۔ دوسری وہ عورت جس نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ انہیں اجرت پر رکھ لیجئے اور تیسرے عزیز مصر جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بابت اپنی بیوی سے کہا تھا کہ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو۔

### عوام کی رضامندی:

حضرت ابوبکرؓ نے سر مبارک کھڑکی سے باہر نکال کر کہا ”لوگو میں نے ایک شخص کا انتخاب کیا ہے۔ کیا تم راضی ہو؟..... سب نے کہا ”ہم آپ کے انتخاب پر راضی ہیں“ لیکن حضرت علیؓ نے بڑھ کر فرمایا حضرت عمرؓ کے سوائے کسی اور کو پسند نہیں کرتے۔“ اس پر خلیفۃ الرسول نے فرمایا ”منتخب کردہ عمرؓ ہی ہیں۔“ (تاریخ الخلفاء آئینہ خلافت)

جانشین کے لئے حضرت عمرؓ کو منتخب کرنا بے مثل فراست ایمانی کا

ثبوت ہے۔

## دوران مرض ایک خواب متعلقہ انتخاب عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ اس رات آپ نے استخارہ بھی فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں جبرائیل و میکائیل کھڑے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا ”ہمیں تم سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت روئے۔ رونے کی خبر اہل خانہ کو بھی ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ نے تجھے خلافت سپرد کرنے کا اختیار دے دیا ہے“ میں نے عرض کی ”میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رعیت کا والی بنایا ہے۔ ابتداء میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم فرمایا تھا تو جبرائیل و میکائیل نے بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو السلام علیکم فرمایا تھا۔

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث

امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں لکھا ہے۔ تعداد احادیث ۱۴۲۔ اتنی کم تعداد میں احادیث بیان کرنے کا سبب یہ ہے کہ رحلت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اول تو آپ تھوڑے ہی دن زندہ رہے اور دوسرا سبب۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں احادیث دریافت کرنے کا زیادہ چرچا ہی نہ تھا۔ احادیث کی تلاش تابعین نے محنت کر کے جمع کیں۔

## اظہار حقیقت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قضیہ بیعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وقت کہا تھا ابوبکرؓ نے انصار کے متعلق احکام الہی و احادیث سب بیان کر دی ہیں۔ یہ واضح ثبوت ہے کہ آپ احادیث سے بخوبی آگاہ تھے۔ احکام کو دوسروں کی نسبت زیادہ جاننے والے تھے۔



عنواناتِ احادیث:

صرف چند احادیث کے عنوانات درج ذیل ہیں:

(۱) ..... احادیث ہجرت از شیخینؓ

(۲) ..... مسواک منہ کو پاک و صاف کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ (مسند احمد)

(۳) ..... رسول اللہ ﷺ نے سب سے اخیر میں جب میرے پیچھے نماز پڑھی تو آپ کے جسم اطہر پر ایک ہی کپڑا تھا۔ (ابویعلیٰ مسند)

(۴) ..... آپ ﷺ نے بعد نماز مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا:

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً  
مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (صحیحین)

(۵) ..... فجر کی نماز پڑھنے والے کی اللہ حفاظت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۶) ..... ہر نبی اپنی امت کے کسی فرد کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد ہی انتقال کرتا ہے۔ (بزاز)

(۷) ..... گنہگار کو اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر دعائے مغفرت کرے تو اللہ اس کے گناہ صاف کر دیتا ہے۔ (احمد، چاروں اصحاب سنن اور ابن حبان)

(۸) ..... نبی جہاں دفن ہونا چاہے وہیں اللہ اسے موت دیتا ہے۔ (ترمذی)

(۹) ..... دوزخ سے بچنے کیلئے کھجور کے ٹکڑے کے برابر ہی خیرات کرو (ابویعلیٰ)

(۱۰) ..... میرے مکان اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کا باغ ہے اور میرا منبر بھی جنت کا ایک حصہ ہے۔ (ابویعلیٰ)

(۱۱) ..... مسلمان کو تکلیف دینے والا اور مسلمان کے ساتھ مکاری کرنے والا

- ملعون ہے۔ (ترمذی)
- (۱۲) ..... بخیل، بدخواہ، خیانت کرنے والا، ظالم حاکم ہرگز جنت میں نہیں جائیں گے۔ (احمد)
- (۱۳) ..... ہم صدقہ کے وارث نہیں۔ (بخاری)
- (۱۴) ..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور استغفار ہمیشہ پڑھے رہو۔ شیطان کہتا ہے میں نے لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کر کے برباد کیا اور لوگ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور استغفار کے ورد سے مجھے برباد کرتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ)
- (۱۵) ..... لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ كِي آيْت نازل ہونے پر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اب میں آپ سے پیر فرتوت کی مانند گفتگو کروں گا جس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی۔ (بزاز)
- (۱۶) ..... اپنی عافیت کی دعا کیا کرو۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)
- (۱۷) ..... دعا ”اے اللہ اپنی پسند کا کام مجھ سے لے۔“ (ترمذی)
- (۱۸) ..... دعا ”اے اللہ غم و الم سے محفوظ رکھ۔“ (بزار، حاکم)
- (۱۹) ..... جس جسم کی حرام سے پرورش ہوئی ہو وہ دوزخی ہے جس نے حرام غذا کھائی وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (ابو یعلیٰ)
- (۲۰) ..... جسم کا ہر حصہ شکایت کرے گا۔ (ایضاً)
- (۲۱) ..... ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔ (احمد)
- (۲۲) ..... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا! کندھوں پر بٹھا کر، یہ اپنے والد علیؑ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ سے مشابہ ہے۔“ (بخاری)
- (۲۳) ..... ام ایمنؓ سے آپ ہمیشہ ملتے تھے۔ (مسلم)
- (۲۴) ..... پانچویں چوری پر چور قتل کیا جائے۔ (ابو یعلیٰ، ویلمی)

ابن کثیر، امام نووی نے بھی یہ احادیث جمع کی ہیں۔

(۲۵)..... مکان بنانے سے پہلے وہاں کی آبادی ہمسایہ اور راستوں کو دیکھ لو۔

(ویلمی)

(۲۶)..... جھوٹ سے ہمیشہ دور رہو کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور کر دیتا ہے۔

(۲۷)..... اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے۔ (ویلمی)

(۲۸)..... جو شخص میری معلومات یا احادیث تحریر کرے تو جب تک اس کی یہ تحریر

باقی رہے گی اس وقت تک اس کو ٹاب ملتا رہے گا۔ (تاریخ از حاکم)

(۲۹)..... کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو، ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی اللہ کے حضور بزرگ و

برتر ہے۔ (ویلمی)

### ہدایات:

(۱) فرمایا عورتوں کو زعفران اور سونے کی باہم ملی ہوئی سرخیوں نے ہلاک و برباد کر دیا۔

(۲) پرند کی موت اور درخت کی قطع و برید اس وقت ہوتی ہے جب یاد الہی چھوڑ دی جائے۔ (قرآن مجید، زمین و آسمان کی ہر شے تسبیح کرتی ہے)

(۳) ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کے لئے فی سبیل اللہ تعالیٰ لازماً قبول کرتا ہے۔ (امام بخاری، عبداللہ بن احمد)

(تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی، مترجم اقبال الدین احمد، طبع پنجم مئی ۱۹۸۳ء)

## علالت اور وصال سیدنا ابو بکر صدیقؓ

پندرہ دن بخار میں مبتلا رہے۔ جب نماز نہ پڑھا سکے تو حضرت عمرؓ

کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ تاریخ وصال ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ۔ عمر ۶۳ سال ہے

بمطابق امام طبری: کسی یہودی نے زہریلے چاول کھلائے۔  
ابن سعد اور امام حاکم لکھتے ہیں: کسی نے قیمہ پڑے ہوئے دلیہ میں زہر  
ملا کر بھیجا تھا۔ طبیب حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھا رہے تھے۔ جناب حارث  
نے کہا ”اے خلیفہ رسول! مجھے اس میں زہر معلوم ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ ایک  
سال میں اثر کرتا ہے“ اثر دونوں پر ہوا۔

ایک سال بعد دونوں کی وفات ایک ہی دن میں ہوئی۔ بمطابق ابن عمر  
وصال بوجہ جدائی حضور ﷺ ہوئی۔ علالت کا وقت وہیں گزارا جو مکان مسجد نبوی  
شریف کے قریب تھا اور جو حضور رسالت مآب ﷺ نے عنایت فرمایا تھا۔  
**نوٹ:** فضائل و اوصاف میں بھی بعض حالات متعلقہ علالت و وصال عرض کئے  
جا چکے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا خلیفہ ہونے سے اب تک مجھے کتنا  
وظیفہ ملا؟ چھ یا آٹھ ہزار درہم تھے۔ فرمایا! یہ رقم واپس جمع کرادی جائے۔ مال میں  
جو اضافہ ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا۔  
پھر دریافت فرمایا: جناب سید المرسلین ﷺ نے کس دن وفات پائی؟  
جواب: دو شنبہ کے دن۔

زوجہ اسماء رضی اللہ عنہا مجھے غسل دے۔ آپ ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے  
تھے؟ جواب: تین ”مجھے بھی تین کپڑوں میں کفن دینا“  
فرمایا: مجھے اسی لباس میں کفن دینا جو زیب تن ہے۔ سیدہ عائشہ نے عرض  
کیا، ہم اس قدر تنگ دست نہیں کہ نیا نہ خرید سکیں۔ فرمایا: نئے کی زندوں کو زیادہ  
ضرورت ہے۔ ہر بارے میں سنت نبوی ﷺ کے اتباع کا خیال دامن گیر رہا۔

## کفن کے بارے میں اشعار بمطابق صحیح روایت

(از صاحبزادہ آفتاب احمد رئیس رتہ پیراں)

عرض کی بیٹی نے کر لیں گے نئے کا انتظام  
ہم ہیں اتنے آپؐ کی اولاد بھائی بہن  
آپؐ نے فرمایا بیٹی جملہ نو چاہئے  
زندہ لوگوں کو جہاں میں بہر تزیین بدن  
شان گھٹ جائے گی کیا میری اگر وارث مجھے  
دفن کر دیں گے پہنا کر ایک ملبوس گھن  
یہ تھا عالم سادگی کا اس شہہؐ ذی جاہ کا  
زیبت دربار تھے جس کے بہشتی نو رتن  
خالدؓ جرار جس کی فوج کا سالار تھا  
کانپتے تھے دبدبہ سے جس کے شاہان زامن

نوٹ: نورتن سے مراد عشرہ مبشرہ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، ابوعبیدہؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، طلحہؓ، زبیر بن العوامؓ، سعید بن زیدؓ، دسویں خود سیدنا صدیق اکبرؓ۔  
آخری کلمات:

رَبِّ تَوْفِيئِي مُسْلِمًا وَ الْحَقِيئِي بِالصَّالِحِيْنَ ۝

تدقیق:

وصال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ قبر بننے کا اشارہ حدیث

بخاری شریف میں موجود ہے۔ (بخاری، کتاب الفتن)

وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک کے سامنے پہنچایا گیا اور عرضکی گئی۔ یارِ غار آپ کے درِ اقدس پر حاضر ہے۔ روضہ انور کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی:

”کہ یار کو یار سے ملا دو۔ حبیب کو حبیب کے ساتھ ملا دو۔“

(ماہنامہ انوار لاٹانی فروری ۱۹۸۸ء)

”یہ آواز مسجد نبوی شریف میں تمام لوگوں نے بھی سنی۔“

(ماہنامہ سلسبیل لاہور ستمبر ۱۹۷۲ء)

دروازہ خود بخود کھلا۔ (بحوالہ تفسیر کبیر اور تاریخ الخلفاء)

”صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کرتا ہوا نکلا۔“

(خوابہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ)

### عجیب مناظر:

جناب محمد حسین ہیکل مصری ”ابو بکر صدیق“ ص ۵۸۲ (مترجم) پر لکھتے

ہیں کہ

”جب یارِ غار، رفیق سفر و حضر، رفیق قبر و حوض کوثر و بہشت کو لحد میں

اتارنے لگے تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے دیکھا کہ حضور

رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور سے نکل کر قبر صدیق اکبر کو صاف

کر رہے ہیں ”یارِ غار نے میرے لئے غار کو صاف کیا اور میں لحد ابو بکر کو

صاف کر رہا ہوں۔“ یہ نظارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کی آنکھوں

میں آنسو آ گئے۔ (شواہد النبوة از مولانا حاجی عسید)

نماز جنازہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور چار پائی وہی تھی جس پر بعد

از غسل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا گیا تھا۔ (ص ۵۸۶ ابو بکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل مصری) روضہ انور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک میں خاک کا رتبہ عرش اعظم سے بڑھ کر ہے۔ (ذکر خیر از خواجہ محبوب عالم سید وی، مدارج النبوة از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، الشفا از قاضی عیاض اندلسی)

یہ وہی روضہ شریف ہے جہاں ہر وقت ستر ہزار ملائکہ درود و سلام پڑھتے اور طواف کرتے ہیں۔ برائے حصول برکات اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ جہاں رومیؒ، سعدیؒ، جامیؒ آہیں بھرتے ہیں۔ جنیدؒ، و بایزیدؒ سانس بند کر کے حاضر ہوتے ہیں۔ عرش الہی جھک کر نظارہ کرتا ہے اس میں حضرات ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، و عثمانؓ دفن ہو کر سبق دے رہے ہیں کہ دوستی ہو تو ایسی ہو یہ ایسے دو عظیم یار کہ مرنے کے بعد بھی جدا نہ ہوئے۔

### اہم نکتہ:

شیعہ حضرات کے نزدیک نجف اشرف اور روضہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قریب دفن ہونے والا جنتی ہو سکتا ہے تو پھر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر دفن ہونے والے تو یقیناً قطعی جنتی ہیں جو روئے زمین پر جنت کا ایک باغ ہے۔ (حدیث شریف) جہاں حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ دفن ہیں اس کا نام بھی جنت البقیع شریف ہے۔

شواہد النبوة میں حضرت مولانا جامی قدس سرہ لکھتے ہیں:

کہاں دفن کریں؟ ابھی یہ اختلاف تھا حضرت عائشہؓ راوی ”مجھ پر نیند غالب ہوگئی میں نے سنا ”محبوب“ کو محبوب کی طرف لے آؤ۔“ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیدار ہوئیں پتہ چلا تمام حاضرین مسجد نبوی شریف نے اس آواز کو سن لیا تھا۔

زندگی میں تھے ساتھ ساتھ قبر میں بھی آس پاس  
عشق دوام ہے یہی اللہ رے دوست پروری

جناب ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موت کی ساعتیں لمحہ بہ لمحہ قریب آرہی تھیں  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس ڈوبتے ہوئے چاند کے سرہانے بیٹھی تھیں  
اور آنسو بہا رہی تھیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھا:  
(ترجمہ) بہت سی نورانی صورتیں ہیں جن سے بادل بھی پانی مانگتے تھے  
وہ یتیموں کے فریادرس تھے اور بیواؤں کے پشت پناہ تھے۔“ ”قسم ہے  
تیری عمر کی جب موت کی ہچکی لگ جاتی ہے تو پھر زرد مال کام نہیں دیتا۔“  
پاک زندگی کا خاتمہ۔ (انسانیت موت کے دروازے پر)

منقبت:

اس بات میں نہیں عابد کوئی کلام  
میرے نبی کے بعد ہے صدیق کا مقام

وہ پاسبان ختم نبوت وہ یارِ غار  
قائم ہے جس کے صدق سے کونین کا نظام

جس دل میں ہے محبت صدیق جاگزیں  
واللہ اس پہ آتشِ دوزخ ہوئی حرام

چاہو اگر دور ہوں ملت کی مشکلات  
نافذ کرو خلافتِ صدیق کا نظام



وہ جس کی نیکیاں تھیں ستاروں سے بھی فزوں  
وہ جس سے مصطفیٰ کو محبت تھی بے حساب

اس بات پر سب اصحابؓ تھے متفق  
اصحابؓ میں نہیں کوئی صدیقؓ کا جواب

نوٹ:

قرآن مجید میں صرف ابراہیم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو صدیق فرمایا گیا نیز  
قرآن مجید نے انبیاء کے بعد صدیقین کو درجہ دیا۔ قرآن و حدیث کے مطابق  
انبیاء کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کا درجہ ہے پوری امت میں رب تعالیٰ نے ابوبکر  
کا نام صدیق رکھا بمطابق ارشاد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قرآن حکیم نے نبوت کے  
بعد صدیقیت کا ذکر فرمایا۔ ۱۵۱ طرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صدیق اکبر کی خلافت بلا  
فصل کا واضح ثبوت ملتا ہے۔



## باب ہفتم

- ☆ منظوم سیرت طیبہ و مناقب از عظیم شعرائے اسلام
- ☆ کون صدیق اکبر رضی اللہ عنہ!..... اور منقبت
- ☆ مجلس شوریٰ کی تاریخ..... ایک حقیقت از مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ اصحاب رضی اللہ عنہم بمطابق مولانا محمد شفیع مفتی اعظم و مصنف تفسیر معارف القرآن
- ☆ عدد چار سے دشمن..... خاص اعتراض کا تسلی بخش جواب
- ☆ زریں نکات..... از علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف و مفسر قرآن
- ☆ باغ فدک: از سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ عمدہ ترین خاتمہ از ارشادات عالیہ امام ربانی شیخ احمد سرہندی
- ☆ مجدد الف ثانی قدس سرہ الصمد

## نبی و صدیقؐ کے بعد فاروق اعظمؓ کے نام کی پکار

أحد کے روز جب پیش مسلمانانِ اوسفیان  
لنی (القوم) محمد کی صدا دیتے ہوئے آئے

ہوا جب حکمِ خاموشی تو خوش ہو کر اوسفیان

لنی (القوم) انابکر زباں پر لا کے چلائے

اشارہ ان کو خاموشی کا حضرت نے کیا جب تو

انی القوم عمرؓ پھر کہے کودے اور بھرائے

بڑے ہی جوش میں اعلیٰ منہ سے پکار اٹھے

عمر فاروقؓ کو الفاظ کفریہ نہ یہ بہائے

کہا زندہ ہیں سب اور پھر بہ تعلیمِ رسولِ حق

زباں پر نعرہ اللہ اعلیٰ و اجل لائے

لنا العزی ولا عزی اوسفیان پکارے جب

لنا المولیٰ ولا مولیٰ عمرؓ بھی کہہ کے چلائے

بہت خائف ہوئے اور حکم چلنے کا دیا سب کو

اوسفیان صدا فاروقؓ کی سن کر یہ گھبرائے

نبیؐ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کو کیوں پکارا تھا

مسلمانو ذرا ہم کو کوئی یہ بھید بتلائے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ سردار تھے اللہ والوں کے

زباں پر ذکر ان کا یوں اوسفیان تھے لائے

اُسی کا ذکر ہوتا ہے جو ہو ذکر کے قابل  
 نہ سمجھو تم جو کج فہموں تو تم کو کون سمجھائے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سردار تھے جو اہل ایمان کے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بس اہل ایمان کو وہی بھائے  
 اُنہی سے واصفی کفار کو بس خوف تھا سارا  
 زباں پر نام ان دو کا ابوسفیاں تھے یوں لائے  
 (واقعہ غزوہ اُحد بحوالہ حدیث شریف از مولانا لیاقت علی واصفی رامپوری)

## صدیق اکبرؓ

(ساری نظم بغور پڑھیے! خلاصہ حیات پاکیزہ)

اے کہ نازاں تجھ پہ ہیں ایمان و ایثار و یقین  
 شان میں تیری ہوئی نازل ہیں آیاتِ مبین  
 اس طرح پھولا پھلا تیری صداقت کا چمن  
 عطر آگیاں اُس سے ہے بزمِ جہاں کا پیرِ بن  
 تو نے تکذیبِ نبوت سنتے ہی زندیق سے  
 مار ڈالا اس کو اپنے خنجرِ تصدیق سے  
 ازپے اِحیائے حق ہر وقت دل خستہ تھا تو  
 خدمتِ اسلام پر ہر دم کمر بستہ تھا تو  
 بیچ تھا تیری نظر میں مال و زر ملکِ ہمیں  
 بس رہا تھا تیری آنکھوں میں جمالِ شاہِ دین

بتلائے درو تو نے دیکھ کر جانِ بلاؔ

کردیا اکسیرِ آزادی سے درمانِ بلاؔ

اُس کو قرآن میں سراہا ایزدِ مُتعال نے

تقویتِ اسلام کو بخشی جو تیرے مال نے

حق نے بخشی کیا رفیقِ یار کی خدمت تجھے

کی عطا کونین کی عزت شبِ ہجرت تجھے

غار کی ظلمت میں تیرا قلب یوں روشن ہوا

اب تجھ کو جبلِ ثور مثلِ وادیِ اَیمن ہوا

آئینہ ہے اس قدر روشن ترے ایمان کا

اُس کے جوہر کا تصور علم ہے قرآن کا

شرِ دشمن سے ہر اک بعدِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بے حال تھا

تُو مگر اس حال میں بھی کوہِ استقلال تھا

لغزشوں سے دور یوں تیرا رہا پائے ثبات

جس طرح حسنت سے ہیں دُور کوسوں سینات

نرم دل ہوئے کہتا تھا عمرؓ سا سخت گیر

تجھ کو احکامِ خدا لیکن تھے پتھر پر لیکر

ایسے نازک وقت میں تیرا نہ گھبرانا ذرا

معجزے سے فی الحقیقت ذرہ بھر بھی کم نہ تھا

ہوئے حکمتِ نافہ قدرت میں یوں مستور تھی

بات یعنی ناظمِ عالم کو یہ منظور تھی

حکم تیرے سے ہوئی سیف الہی جب علم  
 سایہ رحمت میں اس سے آگے روم و عجم  
 تو نے ہو کر بہر حق دشمن سے سرگرم تیز  
 ایک دم سکھلا دیئے باطل کو آداب گریز  
 تیرے دم سے بول کیا اسلام کا بالا ہوا  
 نغمہ تکبیر سے آباد پھر کعبہ ہوا  
 محفل عالم میں جب تک آفریں پیغام ہے  
 تاج احسان کا تیرے زیب سر اسلام ہے



بعد نبیاں سب تھیں افضل صدیقاں وچہ اکبر  
 بوبکر بن ابی قحافہ نائب جائے پیغمبر  
 (مولوی غلام رسول مصنف قصص الحسنین)

## صدیق اکبرؓ (متوفی ۶۳۲ء)

(از ابوالرجاء غلام رسول قادری جامع قادریہ کمپ کراچی)

امیر المومنین	صدیق اکبرؓ	امام المتقین	صدیق اکبرؓ
دمِ شاکر دلِ ذاکر سے ہر دم		تھے خیرالذاکرین	صدیق اکبرؓ
خطابِ ثانیِ اشین اذہما میں		نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نشین	صدیق اکبرؓ
صحابہؓ میں بڑا رتبہ ہے ان کا		کہ ہیں رازِ امین	صدیق اکبرؓ
رسول اللہ کے اول خلیفہ		نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین	صدیق اکبرؓ
ہیں الحق چار یارانِ نبیؐ میں		نشانِ اولیں	صدیق اکبرؓ

دَکِیْلِ الْأَنْتَرِ مِنْ قُرَیْشٍ  
 فِدَاءِ أَهْلِ بَيْتِ مِصْطَفَى تَحْتِ  
 مِشْرِ خَاصِ تَحْتِ مَوْلَا عَلِيٍّ جَبْ  
 فَنَا فِي الشَّقِّ مَحْبُوبِ خَدَا تَحْتِ  
 نِدَاءِ ضَمِّهِ الْوَالْحَبِيبِ إِلَى الْحَبِيبِ  
 مَكَانِ جَنِّ كَا هِی رِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ  
 ہیں واضح بالیقین صدیق اکبرؓ  
 رئیس الصادقین صدیق اکبرؓ  
 ہوئے مسند نشین صدیق اکبرؓ  
 وہ فخر عاشقین صدیق اکبرؓ  
 ہے طغراءِ مبین صدیق اکبرؓ  
 وہ ہیں جنت مکیں صدیق اکبرؓ

ہے محتاج دعا اولے تمہارا

غلام کترین صدیق اکبرؓ

## کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبرؓ کی

(از ابوالاعجاز میاں عبدالجمید، ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ چیف انجینئر انہار پنجاب)

بڑا رتبہ تھا اصحاب رسولؐ پاک میں ان کا

کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبرؓ کی

کچھ ایسی خدمتِ اسلام کی اپنے زمانے میں

کہ دنیا آج تک ہے مدح خواں صدیق اکبرؓ کی

فدا رہتے تھے پروانہ صفت شمع رسالت پر

محبت آپ سے تھی بے کراں صدیق اکبرؓ کی

یہ کافی ہے انہیں بعد نبی خیر البشر سمجھیں

کہ عظمت ہو نہیں سکتی بیاں صدیق اکبرؓ کی

یہ فرمایا ہے ان کے حق میں سردارِ دو عالم نے

فضیلت اس سے ہوتی ہے عیاں صدیق اکبرؓ کی

کسی کی دوستی کا ہم اگر دنیا میں دم بھرتے  
 تو ہوتی دوستی وہ بے گماں صدیق اکبرؓ کی  
 خدا کی راہ میں اُن کی سخاوت کا یہ عالم تھا  
 رہی مٹھی ہمیشہ زرفشاں صدیق اکبرؓ کی  
 چھڑایا مومنوں کو پنجہ کفار سے اکثر  
 بہت تھیں اور بھی قربانیاں صدیق اکبرؓ کی  
 بفرمانِ نبی جو کچھ تھا گھر میں سب ہی لے آئے  
 بڑھی توقیر وقتِ امتحان صدیق اکبرؓ کی  
 رسول اللہ نے پوچھا بتاؤ گھر میں کیا چھوڑا  
 جواباً یوں ہوئی گویا زبان صدیق اکبرؓ کی  
 نہیں چھوڑا ہے اک تنکا بھی میں نے گھر میں یا حضرتؐ  
 فدا ہو آپ پر روحِ رواں صدیق اکبرؓ کی  
 اُسے اللہ اور اس کے نبی کا عشق ہی بس ہے  
 یہی ہے جائیدادِ جاوواں صدیق اکبرؓ کی  
 ادا حقِ رفاقت کر دیا ایامِ ہجرت میں  
 تیری خوت تھی اک بے گماں صدیق اکبرؓ کی  
 کوئی چاہے انہیں گنتا اگر تو گن نہیں سکتا  
 کہ ہیں گنتی سے باہر نیکیاں صدیق اکبرؓ کی  
 پئے عقبے یہی کافی ہے توشہ اے ازل ہم کو  
 محبت دے خدائی دو جہاں صدیق اکبرؓ کی



## اسلام کی شانِ غلام نوازی

(پیر محمد اقبال صاحب رتہ پیراں سیکنڈ ماسٹر نارنگ سکول)

ساتھ ہیں پیدل نبیؐ کے یارِ غارؑ  
اس قدر کیوں بڑھ گیا اس کا وقار  
حکمِ حضرتؐ سے ملا تھا اقتدار  
کیوں نہ رکھتے اس کا منصب برقرار  
آپؐ نے تدبیر کی یہ اختیار  
کر کے گھوڑے پر اسامہؓ کو سوار  
میں بھی کر دوں کوتل اپنا راہوار  
بے ادب اشخاص میں میرا شمار  
بہترین آداب سے اے کامگار  
جار ہے ہو آج تم اے حق شعار  
توڑنے کو اقتدار و افتخار  
جان برکف داشتہ بہر شمار  
کم نہ کچھ ہوگا میرا عز و وقار  
از سُمِ اسپ تو یک مُشتِ غبار  
مشورت کی خاطر اے مختار کار  
اور سب ماتحت ہیں بے اختیار  
ہو تمہارا ہر جگہ اللہ یار  
سیرتِ صدیقؐ سے کیا شاندار

**سوال** زید کا بیٹا اسامہؓ ہے سوار

یہ غلام آقا سے ہے کیوں سر بلند

**جواب** جیشِ اسلامی کے اس سالار کو

اس لئے صدیقؐ پھر بعدِ نبیؐ

توڑنے کو نخوتِ قوم قریش

پاپیادہ آپؐ ساتھ اس کے چلے

عرض کی اس نے کہ حضرت حکم دیں

یا چڑھیں گھوڑے پہ خود بھی تانہ ہو

آپؐ نے فرمایا ہے تسلیم امر

اور پھر اس کے سوا بہر جہاد

لشکرِ قیصر کا ملک شام میں

سر پہ اپنے ہو کفن باندھے ہوئے

پاپیادہ ساتھ چلنے میں انہی!

آبروئے من فزاید بالیقین

تم کہو تو میں عمرؓ کو روک لوں

تم ہو اب سالارِ فوجِ مؤمنین

اب سدہارو منزل مقصود کو

یہ ہے اک بندہ نوازی کی مثال

روشنی میں اس کی مملوک و غلام  
رتبہ شاہی پہ پہنچے لا کلام

نبی ختم الرسل ہیں اور امام اولین تم ہو

(مرسلہ چوہدری خاں صاحب آؤ تلوٹڈی چوہدریاں ریاست کپورتھلہ)

خدا صدیقؐ فرمائے جسے وہ بالیقین تم ہو  
شریعت ہے صداقت اور صداقت کے امین تم ہو

دُرِّ دُرِّج ہدا ہو تم مہ اوج لقا تم ہو

میرے مشکل کشا تم ہو سراج الساکین تم ہو

امیر المومنین تم ہو امام المسلمین تم ہو

ظہیر المتقین تم ہو رئیس الکاملین تم ہو

تمہیں سے نور عرفان ساکنان عرش نے پایا

کہ شمس العارفین تم ہو سراج الساکین تم ہو

جو کی تصدیق پہلے یہ صلہ حق سے ملا تم کو

نبیؐ کے جانشینوں میں مقدم جانشین تم ہو

خدا صادقؐ نبی صادق لقب تم کو ملا صدیق

کلام اس میں نہیں سچوں کے سچے بالیقین تم ہو

روایت ہے کہ فرمایا شہنشاہِ دو عالم نے

کہ بعد الانبیاء دارین میں افضل ترین تم ہو

جو سچا دوست ہوتا ہے تو کہتے ہیں صدیقؐ اس کو

مگر یہ صدیق کی جا ہے کہ صدیق امین تم ہو

مثل مشہور ہے اول بہ آخر نسبتے دارد

نبی ختم الرسل ہیں اور امام اولیں تم ہو

حرا میں جو ملا حضرت کو تمنے ثور میں پایا

نبی ہیں محرم اسرارِ حق، جن کے امیں تم ہو

زیلخا کے زمانے میں ہوئے صدیق یوسف بھی

مگر صدیق عہدِ رحمتہ اللعالمین تم ہو

مٹا کر مرتدوں کا نام زندہ کر دیا دیں کا

خبر جس کی ہے قرآن میں وہ روحِ جسم دیں تم ہو

تمام اصحاب حاضر تھے خلافت جب ملی تم کو

ہوا ثابت کہ سب سے منتخب اور بہترین تم ہو

امیر حج بنایا سب سے پہلے تم کو حضرت نے

اشارہ ہے کہ پہلے سے امیر المؤمنین تم ہو

فنا ہو کر بھی قدموں کو نہ چھوڑا کیا رفاقت کی

نبی کی خلوت و جلوت میں بھی سب سے قرین تم ہو

شان حضرت ابو بکر صدیقؓ (متوفی ۱۳۶۳ ہجری)

(از سید محمد ریاض الدین صاحب ریاض امرتسری بہ تصحیح نامی)

السلام اے خواجہ کون و مکان کے یارِ غارؓ

السلام اے رونقِ بزمِ حبیبِ کردگارؓ

حسن خورشید رسالت کی چمک جو تجھ میں ہے

اس جہاں کو کر منور پھر اسی سے ایک بار

کیوں نہ تری روح پر نازل ہوں رب کی رحمتیں  
سیدالابرار کے پہلو میں ہے تیرا مزار

تو رسول پاک کو تھا سارے مردوں سے عزیز  
چشم احمد میں تھا ترا سب سے بڑھ کر اعتبار  
تو ہے بعد الانبیاء افضل البشر مخلوق میں  
اے رفیق مصطفیٰ ہی باعث صد افتخار

فخر کرتا ہے ترے تقویٰ پہ قرآن مجید  
معترف ہیں صدق کے تیرے رسول کامگار  
سب سے پہلے تو نے ہی معراج کی تصدیق کی  
اس لئے صدیق ہے تیرا خطاب باوقار

بعد حضرت تم قیامت میں اٹھو گے قبر سے  
پھر عمر فاروق اعظم جو ہے شیر کردگار  
جبکہ مسجد میں بنایا تم کو حضرت نے امام  
اقتدا کی آپ نے خود اس جگہ اے کامگار

غار کا ساتھی ہے تو اور حوض کوثر کا رفیق  
کہہ گئے ہیں حق میں ترے سرورِ عالی تبار  
خود رسول پاک نے تجھ کو کہا ہے جنتی  
کیوں نہ پھر فردوس ہو سوجان سے تجھ پر نثار

عام ہوگی خلد میں مخلوق پر اور تجھ پہ خاص  
ذات باری کی تجلی اے نبی کے نمگسار

وحی حق سے جو ملا حضرت نے تجھ کو دیدیا

یہ حقیقت ہے بفرمان نبی ذی وقار

دائیں ہوں گے حضرت بو بکرؓ اور بائیں عمرؓ

جس گھڑی کوثر نشیں ہوں گے رسول نامدار

شان صدیقیؓ بیان کرنے سے عاجز ہے ریاض

کیونکہ ہیں ممدوح کے اوصاف بے حد و شمار

## مناقب امیر المؤمنین ابو بکر صدیقؓ

(از خواجہ فرید الدین عطار صاحب منطق الطیر شہید ۱۲۲۸ء)

خواجہ اول کہ اول یار اوست

ثانی اشین اذہما فی الغار اوست

صدر دیں صدیق اکبرؓ قطب حق

درہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

ہرچہ حق از بارگاہ کبریا

ریخت در صدر شریف مصطفیٰ

اوہمہ در سینہ صدیق ریخت

لا جرم تابوں زد تحقیق ریخت

سرفرو بردے ہر شب تا بروز

نیم شب ہوئے بر آوردے زسوز

پاچوں تو کردی تا اشین اس قبول

ثانی اشین او بود بعد از رسول

میل در صدیق " اگر جائز بدے

اقتلونی کے کجا ہرگز بدے

مال و دختر کردوں جان برسر نثار

ظلم نکند ایں چینیں کس شرم دار .

آنکہ بر منبر ادب دارد نگاہ

خواجہ را نہ نشاند او بر جائگا

## نبی و صدیق و بلالؓ

(مثنوی مولانا سے روم سے استفادہ نامی)

اک یہودی کی غلامی میں بلاؓ

تھے بہت ہی درد مند و خستہ حال

انکو آقا تھا بہت دیتا عذاب

اور کہتا تھا بصد خشم و عتاب

کہ چرا تو یاد احمدی کنی

بندہ بد منکر دین منی!

اُس طرف صدیق " گزرے ناگہاں

عاشق احمدؓ کو پایا نیم جاں

جسم گو زخموں سے لالہ زار تھا

لب پہ نام احمد مختار تھا

آپ نے فرمایا جان من بلاؓ

رکھ یہودی سے نہاں تو اپنا حال

عہد لے کر آپ واپس آئے گھر  
 دوسرے دن جب ہوا اس جا گزر  
 باز احد بشنید و ضرب زخم خار  
 برفر و زید از دلش شور و شرار  
 باز پندش داد باز او توبہ کرو  
 عشق آمد توبہ ورد خورد او را بہ  
 پھر وہی نام محمد ورد لب  
 پھر وہی دشمن وہی اس کا غضب  
 دیکھ کر صدیق نے یہ ماجرا  
 سیدالکونین سے یوں جا کہا  
 آپ کا اک عاشق صادق بلال  
 کافر آقا کے ستم سے ہے نڈھال  
 از تنش ہر جائے خون برے جہد  
 او احدی گوید و سری نہد  
 عاشق است او را قیامت آمدہ است  
 تادیر توبہ برد بستہ شدہ است  
 مصطفیٰ نے سن کر یہ حال بلال  
 پوچھا کیا ہے چارہ کار اے جمال  
 عرض کی میں بن کے اس کا مشتری  
 دوں گا جو مانگے گا وہ مرد غوی

مصطفیٰ فرمود کالے اقبال جو  
اندریں من می شوم انباز تو  
نصف قیمت مجھ سے لے کر جاؤ تم  
اور عاشق کو میرے لے آؤ تم

عرض کی خادم ہوں میں اور چل دیئے  
کرنے سودا پاس کافر کے گئے  
گفت صد خدمت کنم پانصد جہود  
بندہ دارم نکو لیکن یہود

تن سپیدو دل سیہ اور بگیر  
در عوض وہ تن سیاہ و دل منیر  
یک نصابِ نقرہ ہم بروے فرود  
تا کہ راضی گشت حرصِ آں جہود

پختہ سودا باہمی جب ہو گیا  
کھل کھلا کر وہ یہودی ہنس پڑا  
پھر کہا تم نے یہ کیا سودا کیا  
دے کے گورا ایک کالا لے لیا!

شوق نے تیرے بڑھائے اُس کے دام  
ورنہ کس قیمت کا تھا اسود غلام  
سن کے حضرت نے کہا اے بے تمیز  
تو نے گوہر دے دیا لے کر پیشیز



او بنزد من ہی ارزدو و کون!  
 من بجانش ناظر اتم نے بلون  
 زیر سرخ است و سیہ تاب آمدہ  
 از برائے رشکِ این احمق کدہ

خدمتِ سرور میں جب پہنچے بلائ  
 دُور دل کا ہو گیا رنج و ملال  
 مصطفیٰؐ اش در کنارِ خود کشید  
 کس چہ داند بخششے کو رارسید

سرورِ دارین سے مل کر بلائ  
 ماہ نو سے ہو گئے بدر کمال  
 مصطفیٰؐ نے پھر کہا صدیقؓ سے  
 تم ہو کیوں اک بات سے قاصر رہے

دام آدھے کیوں نہ مجھ سے لے گئے  
 ساری قیمت خود ہی دے کر آگئے  
 عرض کی ہم ہر دو صدیقؓ و بلائ  
 بندۂ بے دام ہیں بے قیل و قال

نام حضرت پر بلائ آزاد ہے  
 اور یہ بندۂ بندگی میں شاد ہے  
 تو مرا می دار بندہ و یارِ غار  
 بیچ آزادی نخواہم زمینہار

کہ مرا از بند گیت آزادی است  
بے تو بر من محنت و بے وادی است

ہیں یہی صدیق " مردِ باصفا  
حق میں ہے اقبال نے جن کے کہا  
آن آمن الناس بر مولائے ما  
آں کلیم اول سینائے ما  
ہمت او کشت ملت را چو ابر  
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

### امیر المومنین صدیق اکبرؓ

(از حضرت شاہ نیاز چشتی قادری سرہندی کہ

بم ۷۷ سال در ۱۲۵۰ھ در بریلی فوت و مدون شد)

امیر المومنین صدیق اکبرؓ	امام المسلمین صدیق اکبرؓ
رئیس العاشقین صدیق اکبرؓ	انیس العارفین صدیق اکبرؓ
رفیق مصطفیٰ در غار تاریک	نبودہ غیر ازیں صدیق اکبرؓ
نثار ما حضر بر مصطفیٰ کرد	برائے کار دیں صدیق اکبرؓ
مبیں اندر کمالات نبوت	زامت بہترین صدیق اکبرؓ
نبی را داد حق تسکین بہ معراج	بہ آواز ہمیں صدیق اکبرؓ
امام ہر کہ ومہ از صحابہؓ	کہ شد اے دل جزا ایں صدیق اکبرؓ
باجماع صحابہؓ شد مقرر	نبی را جانشین صدیق اکبرؓ

نیاز از بہر آں مداحش آمد!

کہ بود است ایں چنین صدیق اکبرؓ

## صدیقؓ کی نظر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ

(کلام اقبال کی توضیح از نامی)

میں نے سراقبال سے اک دن کہا  
اس حقیقت سے مجھے آگاہ کر  
یہ تو مجھ کو بھی خبر ہے چاہئے  
والد و فرزند و مخلوقِ خدا  
بلکہ مومن کے لئے محبوب رب  
سن کے یہ مجھ سے کہا اقبال نے  
معنی حرم کنی تحقیق اگر!!  
قوتِ قلب و جگر گرد و نبی  
آنکھ سے صدیق اکبرؓ کی اگر

اے کہ حاصل ہے تجھے فہم و ذکا  
درجہٴ حُبِ نبیؐ ہے کس قدر  
حُبِ احمد بیشتر ہر چیز سے  
بیچ ہیں سب پیشِ حُبِ مصطفیٰ  
فی الحقیقت جان سے بھی ہے احب  
عاشق لیس فرخ فال نے  
بنگری با دیدہٴ صدیقؓ اگر  
از خدا محبوب تر گردو نبیؐ  
دیکھئے تو صاف آئے گا نظر

قوتِ قلب و جگر ہیں مصطفیٰ

حق سے بھی محبوب تر ہیں مصطفیٰ

ولہ

## صدیقؓ کی فوج کو دشمن سے حسن سلوک کی تلقین

فوج یثرب سے چلی جب سوئے میدانِ دِعا

وقتِ رخصتِ حضرتِ صدیقؓ نے ان سے کہا

بچوں بوڑھوں عورتوں کے قتل سے کرنا گریز

مارنا ان کو جو نکلیں تم سے لڑتے بر ملا

گوش و بنی کاٹ کر مُٹھ بنانے کا رواج  
رکھ نہیں سکتی ہے جائز اُمتِ خیر الوری

جو عبادت گاہ اپنی میں ہوں مشغولِ عمل  
چھوڑ دینا اُن کو اپنے حال پر تم بے ریا  
کھتیاں باغ اور مویشی دشمنوں کے ہوں جہاں  
یوں ہی کر دینا تلف ان کو نہیں ہرگز روا

یہ ہیں وہ احکام جو صدیق اکبرؓ نے دیئے  
لشکرِ سلام جن پر ہر جگہ عامل رہا  
کافروں نے جب مسلمانوں کا دیکھا یہ سلوک  
ہو گئے طوعاً مطیعِ خواجہ ہر دوسرا

کر لیا اقوامِ مفتوحہ نے وہ دل سے قبول  
جو عرب کا دین تھا بولی تھی اور ملبوس تھا  
پڑھ کر ان حالات کو شرمائے تہذیبِ فرنگ  
جس نے اک عالم کو جنگوں ہی میں ویراں کر دیا

ڈال دی کچھ اس طرح کی دشمنی اقوام میں  
ہر مہذب دوسرے کے خون کا پیاسا ہوا  
مچ گیا کہرام اک دنیا میں اس تہذیب سے  
نذر بموں کی ہوئی ہر شے سمک سے تا سما

یا خدا تہذیبِ اسلامی اثر انداز ہو  
ظلم و استبداد و عالم میں سپر انداز ہو  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کون تھے۔ علامہ دوست محمد قریشی صدر مبلغ تحریک تنظیم

سوال

اہلسنت پاکستان نے اس سوال کے ایک سو (۱۰۰) جواب لکھے جو پندرہ روز ”الفاق“ چوکیہ سرگودھا ۱۵ نومبر ۱۹۵۶ء ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ میں شائع کئے گئے۔

اس ناکارہ نے ایک قسط سے صرف سات جواب لئے پڑھنے لازمی پڑھیے!  
 (۱) وصال رسالت مآب ﷺ سے اصحاب رضی اللہ عنہم پر طاری شدہ پریشانی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ عالیہ سے دور ہوئی۔ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی ہوش میں آئے) (الراقم)

(۲) وہ ہیں ”جنہوں نے دستور مصطفیٰ ﷺ کو برقرار رکھا۔

(۳) سیدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے سامنے اپنا سارا گھر حاضر کر دیا، مگر قانونِ نبوت میں فرق نہ آنے دیا۔

(۴) جنہوں نے اسود عسی، مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے نبیوں سے قتال کر کے مسئلہ ختمِ نبوت کو قیامت تک کیلئے درخشنده و تابندہ بنا دیا۔

(۵) جن کے لئے آپ ﷺ نے ارحم امتی فرمایا۔

(۶) جن کو علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خیر الامتہ فرمایا۔ (بعد النبی ﷺ)

(۷) جب تک زندہ تھے حضور ﷺ کے پہرہ دار تھے جب وفات پائی تو حضور ﷺ آپ کے پہرہ دار بنے۔

## منقبت

لکھا ہوا ہے سرِ عرش پہ بخطِ جلی

محمد عربی کے خلیل ہیں صدیق

یہی ہیں وہ کہ امامت کو ناز ہے جن پر

نبی کے دعویٰ کی پہلی دلیل میں صدیق

شفاعت اُس کو میسر ہو جو یہ نہ کہے  
کہ جانشین نبی بے دلیل ہیں صدیقؓ

نمونہ ہیں محمدؐ کے خلقِ عالی کا  
جہاں میں رحمتِ رب جلیل ہیں صدیقؓ  
انہی سے پہنچی ہے امت کو وحی پیغمبرؐ  
ہمارے واسطے تو جبریلؑ ہیں صدیقؓ

منقبت یارِ غارِ نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ

(از علامہ سید نور الحسن بخاری، الفاروق ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء)

صدیق یار و یاورِ محبوب کردگار  
اور صاحبِ رسول ہے فی الغار والہزار  
صدیق صدق و عشق کی دنیا کا تاجدار  
صدیق ہی سے رسمِ محبت ہے استوار  
صدیق روح و جان وفا و خلوص ہے  
صدیق ہی سے مطلعِ ایثار تابدار  
صدیق کو نکال دیں گر درمیاں سے  
توحید کو ملے نہ رسالت کو پھر قرار  
صدیق صدرِ بزمِ رسول کریم ﷺ ہے  
اور ہر گھڑی ہے صدرِ نبوت سے ہمکنار  
صدیق کیوں نہ بارِ خلافت اٹھا سکے  
جب دوش پر وہ روحِ نبوت ہوئے سوار

صدیق جب تک نہ کسی دل میں آئیں گے  
اس دل میں آئیں گے نہ نبوت کے تاجدار

### منقبت کے تین شعر

(از محمد یوسف آزاد سرگودھا، الفاروق ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء)

صحابیوں میں ستارے علیؑ عمرؓ عثمان  
تو ان ستاروں میں اک ماہتاب ہے صدیقؓ  
اسی طرح سے تو اچھا ہے کل صحابہؓ میں  
کہ جیسے پھولوں میں خوشترنگ گلاب ہے صدیقؓ  
کسی کا ہو نہ ہو یوسف کا یہ عقیدہ ہے  
کہ تری مدح بھی لکھنا ثواب ہے صدیقؓ

فصل دوم:

### مجلس شوریٰ کی تاریخ

(قسط دوم مصنف حضرت احمد شاہ بخاری، "الفاروق" ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء)

خلاصہ:

"بھاری جماعت سقیفہ بنو ساعدہ میں بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کر چکی تھی  
اور عام لوگوں کی بیعت منبر شریف نبوی مسجد پر ہوئی تھی۔" (صحیح بخاری ج ۲)

خطبہ عمر رضی اللہ عنہ:

وصال حضور علیہ السلام کے دوسرے روز مسجد نبوی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو  
خطبہ دیا تھا اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر قرآنی اشارات پیش

کئے تھے اور لوگوں کو بیعت کی ترغیب دی تھی۔ امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس تقریر کے نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے یہ بیعت عامۃ الناس کی بیعت ہے جو منبر شریف پر ہوئی اور بڑی جماعت وہ تھی جو پہلے بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی۔ یہ خاص لوگ تھے مہاجرین و انصار کے۔ اس تقسیم سے بخوبی واضح ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت شوریٰ ہے۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں مہاجرین و انصار کا اجماع عظیم تھا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا تھا۔

### ارشادات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

ہر ایک ممبر کا سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کرنے جانا مشورہ نہیں تو اور کیا ہے؟ معلوم ہوا خلافت شوریٰ ہی سے منعقد ہوئی تھی۔ وہاں بیعت کا آغاز اچانک ہوا تھا اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی“..... یہی حدیث علامہ داؤدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہی ہے پہلے مشورہ کر لیا کرو، کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تو ساری امت میں کوئی نظیر نہیں ہے آپ کی بیعت اور مشورت کے اجتماع کو آئندہ کیلئے دستور العمل ہرگز نہ بنانا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تحقیق:

حقائق شرعیہ کی دریافت اور ان کی وضاحت میں جو مقام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔ ان میں سے ایک حقیقت سید رضی نے نہج البلاغت میں درج کی ہے ”میرے یہاں ان لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ بیعت خلافت کے لئے تھی پس وہاں جو حاضر تھا وہ کسی دوسرے کو انتخاب نہیں کر سکتا جو غائب تھا۔ وہ اس



بیعت کی تردید کا حق نہیں رکھتا اور تحقیق یہ کہ خلافت کا حق مہاجرین و انصار کے لئے محفوظ ہے۔ پس اگر یہ لوگ ایک شخص پر اتفاق کر لیں اور اس کو امام نامزد کر دیں تو اس میں خدا کی خوشنودی شامل ہو جاتی ہے۔“

### امامت و خلافت کا ووٹ:

طویل عبارت کا خلاصہ اور مفہوم: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو ساعدہ کی کارروائی کو شوری کے قرآنی لقب سے یاد کیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی دعویٰ کرے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شوری مفقود ہے تو وہ نج البلاغۃ کی تیسری جلد کے آٹھویں صفحے کا مطالعہ کرے۔“

### خلافت عمر رضی اللہ عنہ:

بنو ساعدہ میں دست صدیق رضی اللہ عنہ پر مہاجرین و انصار کی بیعت امامت کا ووٹ ہے۔ اس لئے دور صدیقی کے تمام امور اور فیصلے شوری کی طرف منسوب کرنا بالکل درست ہے اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جانشین مقرر کرنا ان تمام مہاجرین و انصار کی کارروائی تھی جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بنو ثقیفہ میں خلافت رسالت کے لئے چنا تھا۔

### حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لئے چھ اشخاص چنے تھے اس میں بھی وہی مجلس شری بول رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب مفرد نہ تھا۔ اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شوری کے بغیر نہیں آئے۔

### حدیث شریف:

”میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی۔“ (بحوالہ چہار محدث سنن والے،

ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی)

تمام محدثین نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مجلس شوریٰ کا اثر خلافت راشدہ پر ختم ہوا۔ اصول کافی میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

روضۃ الصنعاج ۲ ص ۲۲۹):

(خلاصہ عبارت) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کسی کاتب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں چند کلمات لکھوائے پرچہ ایک شخص کو دے کر مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا تمام ادنیٰ و اعلیٰ کے سامنے پڑھا۔ مہاجرین و انصار نے کہا ہم آپ کی متابعت کریں گے۔ ہم سب آپ کے فرمانبردار ہیں۔ اس میں میں نے عمر کو تمہارا والی اور خلیفہ بنایا ہے تمہیں چاہئے کہ اسکے حکم کو مانو، تجاوز نہ کرو۔

سمعنا و اطعنا:

کسی نے لا و نعم استعمال نہ کیا۔ (یہ کتاب شیعہ کی عبارت کا مفہوم ہے

جو الراقم نے لکھا ہے)۔

فیصلہ:

تمام نے دل و جان سے قبول کر لیا۔ یہ شوریٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ نام واشگاف الفاظ میں پیش کیا گیا۔ یہی مشورہ ہے یہی خلافت راشدہ ہے۔ جس کی خبر قرآن و حدیث میں دیدی گئی تھی۔ **وَ اِنْ كَانَ عُمَرُ** (ہم نے اس شخص کی بیعت کر لی جس کا نام اس صحیفہ میں ہے۔ اگرچہ وہ حضرت عمر ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وین کے معاملہ میں سخت گیر ہیں۔ ان کے حکم کی نافرمانی سخت مشکل ہوگی، مگر اس کے باوجود ہم بیعت کرتے ہیں کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے ہمیشہ ٹھیک ہی ہوا کرتی ہے۔ جب ان کی رائے

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت خلافت کے لائق ہیں تو ہماری رائے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کے ساتھ ہے۔

فقرے کا یہ مطلب عقائد نسفیہ کے حاشیہ میں عصام الدین نے لکھا ہے: ان شرطیہ نہیں ہے ان یہاں تحقیقیہ۔ ”ہم نے بیعت کر لی جس کا نام صحیفہ میں ہے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

روضۃ الصفاح ج ۲ ص ۲۳ سطر ۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے۔ جب آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بغیر کسی کی خلافت پر رضامند نہیں تو بالینا لمن فیہا وان کان عمر میں یقیناً حرف ان تحقیق کے معنی میں ہے شرط کے معنی میں نہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا شورائی اور اجماعی ہونا گزشتہ بیانات سے ظاہر ہو چکا ہے اور ناعاقبت اندیش مخالف بھی تسلیم کر چکا ہے۔

دھاندلی پیشہ متکلمین کے اعتراض کا جواب:

دارقطنی کی روایت بحوالہ صواعق محرقہ غلط روایت ہے۔ دارقطنی میں روایت ہی نہیں۔ صواعق محرقہ میں سند کا نام نہیں۔ امام جریری طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کا شوق نہ رکھتے تھے۔ خلفائے راشدین سے ایسے ہی الفاظ منقول ہیں کہ خلافت کا شوق کسی کو نہ تھا۔

**ایک اہم حقیقت و نکتہ متعلقہ صحابہ کرامؓ**

(بحوالہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ)

مکتوب نمبر ۵۴ دفتر اول:

جو لوگ اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ

نے ان کا نام کفار رکھا ہے:

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ-

”تا کہ آتش غیض میں جلتے رہے انہیں دیکھ کر کفار“

سورۃ الفتح آخری آیت کریمہ کا کلمہ صداقت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ازالۃ الخفاء میں یہی لکھا ہے:

”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مسرور ہیں اور کفار دیکھ کر

جل بھن جاتے ہیں۔ ان سے کینہ و عداوت، ان کی بدگوئی اور غیبت ان

کے حیرت انگیز کارناموں کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دل میں

کھوٹ ہوتا ہے۔“ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۴)

شیخ الطائفہ طوسی (شیعہ) اپنی تفسیر تبیان میں لکھتے ہیں:

”کفار اور مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر غصہ سے

پہچ و تاب کھاتے ہیں۔“ (ضیاء القرآن ج ۴)

سوئے ظن رکھنے والے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے جملہ میں غور کریں۔

(حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ)

## اصحابؓ کے بارے میں اہم فیصلہ

بحوالہ تفسیر معارف القرآن مصنف مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۲۱۲

میں لکھتے ہیں کہ

”امت کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کی طرف (صحابہؓ) کسی برائی اور

عیب کو منسوب کرے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی

بڑی لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کر کے ان کے ساتھ لطف و کرم کا

معاملہ فرمایا اور ان کو رضی اللہ عنہم کا مقام عطا فرمایا تو پھر کسی کو کیا حق ہے کہ ان میں سے کسی کا برائی کے ساتھ تذکرہ کرے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:

”جس چیز کی معافی کا اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا اس پر طعن کرنے کا کسی کو کیا حق ہے۔“ (صحیح بخاری)

اس لئے اہلسنت وجماعت کے عقائد کی کتابیں سب اس پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم واجب ہے اور ان پر طعن و اعتراض سے پرہیز واجب ہے۔

عقائد نسفیہ میں ہے ”یعنی واجب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر بغیر خیر اور بھلائی کے نہ کرے۔“

شرح ساحرہ ابن ہمام میں ہے ”یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عدول وثقات سمجھیں ان کا ذکر مدح وثناء کے ساتھ کریں۔“ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ واسطیہ میں لکھا: ”اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات اور قتل و قتال ہوئے ہیں ان میں سے کسی پر الزام و اغراض کرنے سے باز رہیں۔ ان کے عیوب کے بارے میں روایات جھوٹی ہیں جو دشمنوں نے اڑائی ہیں..... بعض میں کمی پیشی کی گئی ہے اور جو بات صحیح بھی ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس میں اجتہادی رائے کی بنا پر معذور ہیں۔ اعمال صالحہ سے برے اعمال کا بھی کفارہ ہو جاتا ہے..... صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال صالحہ کے برابر کسی دوسرے کے اعمال نہیں ہو سکتے کسی کو یہ حق نہیں کہ ان کے اعمال پر مواخذہ کرے۔ ان میں سے کسی پر طعن و اعتراض کی زبان کھولے۔“

جلد سوم سورۃ النعام ص ۴۴۴: صحابہ رضی اللہ عنہم کو دین میں شرح صدر حاصل

تھا اس لئے شک و شبہات بہت کم پیش آتے تھے۔ (بحوالہ آیت ۱۲۵)  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلا واسطہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تھے اور حضور  
 اللہ تعالیٰ کے شاگرد۔ (پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی خدا کے شاگرد ہوئے) ساری عمر  
 جو سوالات صحابہ رضی اللہ عنہم نے کئے وہ گنے چنے چند ہیں سب کو شرح صدر کا مقام  
 حاصل ہوا۔

## عدد چار سے دشمنی

بعض حضرات کو عدد چار سے دشمنی ہے کیونکہ اہلسنت والجماعت چار  
 خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مانتے ہیں۔ کتب آسمانی چار، اولوالعزم مرسلین چار نوح  
 علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام)  
 اللہ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، حیدر رضی اللہ عنہ، بتول رضی اللہ عنہا، حسین رضی اللہ عنہ،  
 شہید، عابد، سجاد، باقر رضی اللہ عنہ، صادق رضی اللہ عنہ، موسیٰ رضی اللہ عنہ، کاظم رضی اللہ عنہ، جواد رضی اللہ عنہ،  
 مہدی رضی اللہ عنہ، ائمہ رضی اللہ عنہم میں چار چار حروف ہیں تو چار سے نفرت کیوں ہے؟

## قابل غور امر

(۱) ..... قرآن مجید میں بے شمار آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اصحاب رضی اللہ عنہم سے راضی  
 ہوا۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے علام الغیوب ہے ان لوگوں سے راضی  
 نہیں ہو سکتا جن کا انجام برا ہونے والا ہو۔  
 (۲) ..... مخالفین کے تمام اعتراضات کے جوابات قرآن کریم اور کتب احادیث  
 میں موجود ہیں۔

(۳) ..... صرف محبت ہی باعث نجات نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم  
 کا ارشاد ہے ”دو طبقے میرے معاملے میں ہلاک ہوں گے ایک حد سے

بڑھ کر محبت کرنے والا، دوسرا بغض رکھنے والا۔“

## ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب

(ضرور ملاحظہ فرمائیے)

(بحوالہ کتاب شان صحابہ لمصنف حضرت سید محمود احمد رضوی)

اگر خلفائے ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے

(۱) خلافت غصب کر لی۔

(۲) خود کھا گئے۔

(۳) قرآن کریم میں تحریف کر دی۔

(۴) متعہ کو حرام کیا۔

(۵) نماز تراویح جیسے بدترین گناہ کو رواج دیا۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبراً بیعت لی۔

تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف تلوار کیوں نہ اٹھائی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں عصائے موسیٰ علیہ السلام تھا سلیمان علیہ السلام کی

انگشتری تھی اور اسم اعظم بھی تھا۔ (بحوالہ اصول کافی) بغور پڑھیے۔

عصا کو اڑدھا بنا سکتے تھے۔ انگشتری کے ذریعے جنوں کی فوجیں آ سکتی

تھیں۔ اسم اعظم کے ذریعے دشمن کو جلا کر خاکستر کیا جاسکتا تھا۔ یہ روحانی طاقت کا

حال و کیفیت ہے۔

ذاتی طاقت کا حال دیکھئے جو بعض حضرات کی کتب میں ہے الراقم بحوالہ

مذکورہ کتاب عرض کر رہا ہے۔ تن تنہا تمام عرب کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ (نہج البلاغت

ج ۲) حیات القلوب مصنف ملا باقر مجلسی میں ہے کہ شب ہجرت تمام کفار نے جمع

ہو کر حضرت امیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا آپ نے تنہا سارے لشکر کو شکست دی اور غالب آگئے۔ آٹھ ہزار کا لشکر مدینہ منورہ میں خون بہانے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشارے پر تیار تھا اور کہیں یہ جملہ تحریر فرمایا ہے ”بے یار و مددگار تھے، اس لئے تلوار نہ اٹھائی۔“

### باطنی وجہ:

تلوار نہ اٹھانے کی باطنی وجہ ”کافروں اور منافقوں کی پشتوں میں مومن اللہ کی امانتیں ہیں امانتوں کے نطفے سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کو کیسے قتل کر دیتے؟“ (اخبار صداقت ص ۱۰ جنوری ۱۹۵۶ء) :

حضرات غور فرمائیے کافر اور منافق کن عظیم ترین پاکیزہ ہستیوں رضی اللہ عنہم کیلئے استعمال کیا ہے۔ جمل و حنین میں خونریز لڑائیاں کیوں ہوئیں؟ کیا اصحاب جمل و حنین سے کوئی دیندار پیدا ہونے والا نہ تھا؟

### تلوار اٹھانے کی سیاسی وجہ:

سیاسی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ”کہیں وہ لوٹ کر کافر نہ ہو جائیں“ (صداقت ۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

تمام اصحاب (رضی اللہ عنہم) سوائے تین کے مرتد ہو گئے۔ (روضہ کافی) نعوذ باللہ من ذالک

### تلوار نہ اٹھا کر کس حکم کی اطاعت کی؟

طویل روایت کے متن کا خلاصہ و مفہوم الراقم نقل کر رہا ہے (بحوالہ صداقت اخبار ص ۱۲، ۵ جنوری ۱۹۵۶) راوی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ”میں حکم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باعث رُکا رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (منبر کوفہ پر) اگر مددگار نہ



میں تو ہاتھ روک لینا جب لوگ غداری کریں۔ تاکہ مظلوم ہو کر میرے پاس آؤ۔“  
(پڑھنے والے ذہن میں رکھیں یہ اعتراض کرنے والوں کی اصول کافی والی روایت اس سے بھی عجیب تر ہے۔

قرآن (مجید) نابود ہو، کعبہ گرایا جائے، اہل بیتؑ کی آبروریزی کی جائے تب بھی نہ بولنا اور صبر کرنا۔ یہ وصیت مصطفیٰ ﷺ شان رسالت ہی کے منافی ہے۔ (الراقم)

(شان صحابہ ثم مصنف حضرت سید محمود احمد رضوی)

## زرّیں نکات متعلقہ خلفائے راشدینؓ

علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں:

### (۱) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

دنیا حضور ﷺ کی طرف جاتی ہے اور حضور ﷺ ابوبکر صدیق کی طرف جاتے ہیں۔ آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے طالب تھے۔

### جذبہ صدیقی جبریلؑ میں نہیں:

فرشتوں میں مع جبریلؑ محبت کہاں؟ محبوب خدا ﷺ کے اشارے پر جان دینے کا جذبہ کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر بھی حضرت جبریلؑ نے سدرہ سے آگے ساتھ نہ دیا۔ حضرت جبریلؑ میں تقدس، ملکوتیت اور رسالت مآب ﷺ کی عظمت تھی مگر جذبہ صدیقی نہ تھا۔ اگر وہاں ان کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوتے تو اگر ہزار بار جل جاتے مگر حضور سید المرسلین ﷺ کا فرمان نہ ٹالتے..... ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہیں؟

آئینہ اکبر جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیرت مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا اور

حضور علیہ السلام کے مطلوب۔

(۲) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

محدث خیر امم۔ صاحب الہام۔ صائب رائے وطن صادق رکھنے والے، ان کے قلب برطاء اعلیٰ سے فیضان ہوتا۔ اور نہایت صاحب فراست۔ موافقت خداوندی کے حامل اسی لئے ان کی رائے کے مطابق آیات قرآنی نازل ہوئیں۔ علامہ سعیدی نے سولہ مقامات کا ذکر کیا ہے الراقم یہاں برائے حصول برکات صرف سرخیاں (عنوانات) لکھے گا کیونکہ ان کی تفصیل ذکر خیر نمبر (۳/۲) میں لکھ چکا ہے۔

(۱) ..... مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے کے بارے میں۔

(۲) ..... ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے میں پردے کا حکم۔ (بخاری شریف)

(۳) ..... حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ السلام کا جانا اور امہات

المومنین رضی اللہ عنہن کو ناگوار گزرنا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم کو طلاق

دی جائے تو اللہ تم سے بہتر ازواج حضور علیہ السلام کو عطا کرے گا اسی

طرح آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (بخاری شریف)

(۴) ..... اسیران بدر سے فدیہ لینے کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی اور قتل کا حکم

دیا قرآن مجید میں بھی ایسا ہی حکم نازل ہوا۔ (بحوالہ مسلم شریف)

(۵ تا ۷) ..... شراب حرام ہونے کا حکم (ابوداؤد و ترمذی) تینوں بار آیات اسی طرح

نازل ہوئیں جس طرح آپ رضی اللہ عنہ کہتے رہے۔

(۸) ..... جب وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے فوراً ہی کہا فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اور انہی الفاظ میں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ (یہ روایت کئی طریقوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی بیان کی گئی ہے جسے ابن ابی حاتم بسند نے اپنی مسند میں بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔ تاریخ الخلفاء میں بھی ہے۔)

(۹)..... منافق ابن ابی کی نماز جنازہ کے بعد منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت اس کا جنازہ پڑھنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی تھی۔

(۱۰)..... اس جنازہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا منافقوں کے لیے استغفار کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ اسی پر آیت شریفہ کا نزول ہوا۔

(۱۱)..... غزوہ بدر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر جانے کا مشورہ دیا تھا۔ قرآن میں بھی اسی طرح نزول ہوا۔

(۱۲)..... رمضان شریف کی راتوں میں بھی روزہ ہوتا تھا۔ یعنی اپنی بیوی کے ساتھ سونا حرام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی اجازت ہونی چاہئے۔ چنانچہ اجازت ملی۔ (قرآن مجید)

(۱۳)..... ایک یہودی نے کہا جبریل ہمارا دشمن ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جو شخص اللہ تعالیٰ، فرشتوں، رسولوں اور جبریل و میکائیل سے دشمنی کرے تو ان کافروں سے اللہ تعالیٰ بدلہ لیں گی اور بالکل انہی الفاظ میں آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (بحوالہ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی یعلیٰ، تاریخ الخلفاء اور طبرانی)

(۱۴)..... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”یہ عظیم بہتان ہے“ یہی الفاظ

وحی میں آئے۔

(۱۵)..... منافق نے فیصلہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نامانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔

یہی بیان رب نے قرآن میں فرمایا۔ (اس روایت کو علامہ سیوطی نے اپنی مسند میں شواہد لکھا ہے، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بحوالہ تاریخ الخلفاء، الراقم)

(۱۶)..... گھروں میں بلا اجازت منع فرمایا گیا، فراست عمر رضی اللہ عنہ سے اصول اجتہاد کا استخراج بھی ہوا:

(۱)..... تمام قرآن مجید ایک جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے مطابق جمع کیا۔ (تفصیل صحیح بخاری)

(۲)..... نماز تراویح کے اہتمام سے دُور رس فوائد ہوئے۔

(۳)..... مساجد میں قنادیل کا انتظام کیا۔

(۴)..... شراب نوشی پر اسی کوڑے حد مقرر کی وغیرہ وغیرہ

(۳) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

سلام ہو تمہارے خون پر اے عثمان رضی اللہ عنہ جو قرآن کریم کی آیت پر گرا۔

(۴) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

”جنگ جمل و حنین میں کون حق پر تھا؟ اور کون باطل پر؟“

”یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں، نہ ہمارا منصب ہے نہ ہم اس کے مکلف

ہیں۔ جب ہم ان نفوسِ قدسیہ کے گردِ راہ سے بھی کوئی نسبت نہیں رکھتے

تو ان کے مابین حکم (منصف) کیسے بن سکتے ہیں“

”کیا اس امت میں کوئی شخص ہے جو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اختلاف میں فیصل اور حکم ہو سکے۔“  
 ”اللہ نے تمام صحابہ (مہاجرین و انصار) فتح مکہ المکرمہ سے پہلے اور  
 بعد ایمان لانے والوں کے بارے میں فرمایا!  
 كَلَّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ

”اور رب نے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم سے جنت کا وعدہ کر لیا ہے۔“  
 ”تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ کسی کا اختلاف اتانیت کی بنا پر نہ تھا۔ ان  
 میں خلوص تھا، بے نفسی تھی۔ دونوں فریق ہمارے ایمان کی دو آنکھیں  
 ہیں بعد کے لوگ انکے مقابلہ میں حقیر ذروں سے بھی کمتر ہیں۔“  
 ”اس دور انحطاط میں مسلمانوں کے عروج کے لئے ایک بار پھر ضرب  
 حیدری کی ضرورت ہے۔“

### (۵) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:

مروہ پہاڑ کے نزدیک حضور ﷺ کے عمرہ کے موقع پر بال شریف  
 کاٹنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت تک انکے والدین اسلام نہیں لائے تھے  
 اس لئے انہوں نے اپنے ایمان کو مخفی رکھا انکا دور حکومت تینتالیس (۳۳) سال پر  
 محیط ہے وصال ۲۲ رجب ۶۰ھ۔ دن جمعرات۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ”شب و روز کا سلسلہ چلتا رہے گا حتیٰ کہ حکومت معاویہ کے  
 پاس چلی جائے گی اور مجھے یقین ہو گیا کہ تقدیر الہی واقع ہو گئی ہے۔“  
 (ماخوذ: مقالات سعیدی از علامہ غلام رسول سعیدی مصنف شرح صحیح مسلم شریف)

## باغ فدک

جناب سید محمود احمد رضوی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”باغ فدک“ مکتبہ رضوان

گنج بخش روڈ لاہور نے جناب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر بارہ طعنوں اور اعتراضوں کا ذکر کیا ہے جو دوسرے حضرات نے ان پر کئے ہیں۔ بارہواں طعن دربارہ فدک ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز سراج الہند محدث دہلوی علیہ الرحمۃ و دیگر بزرگان اسلام نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور خوب مدلل جواب تحریر فرمائے ہیں ”متعلقہ باغ فدک“ طعن کی تقریر کا اشارہ خلاصہ یہ ہے:

”سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا نے جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور اپنے والد محترم سید الکونین نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث لَا نُورُ ثَلَاثَ فَرَمَانِي جِسْ پر سیدہ خاتون جنت ناراض ہو گئیں اور فرمایا ”فدک ہمارا ہے۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دے گئے ہیں“ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ پیش کرو، چنانچہ حضرت علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بطور گواہ لے آئیں۔ آپ نے یہ گواہی رد فرمادی۔ سیدہ مرتے دم تک آپ سے نہ بولیں۔ وصیت کر گئیں۔ میرے جنازہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شریک نہ ہوں۔ اسی لئے سیدہ فاطمہ سلامہ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت صداقت مآب رضی اللہ عنہ کو نہ دی..... اور خلیفۃ الرسول کو مشرک تک کہہ دیا۔

■ اتنی بات درست ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا نے فدک مانگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف سنائی لیکن ناراض ہونا، بددعا کرنا، جنازہ میں شمولیت سے منع کرنا وغیرہ مخالفین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تصنیف ہے۔ اہلسنت والجماعت کے علمائے حق کی کسی روایت میں بھی نہیں ہے۔

صحیح بخاری شریف میں قصہ یوں ہے: (تلخیص)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میراث کیلئے آئے۔ جناب صدیق اکبرؓ نے یہ نہیں فرمایا ”میں نہیں دیتا“ بلکہ آپؓ نے حدیث شریف سنائی ”ہم گروہ انبیاءؑ کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہے ہاں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آمدنی کھائیں گے۔“

اس کے بعد خلیفۃ الرسول ﷺ نے فرمایا:

”بخدا جو کام میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں اس کو ترک نہیں کروں گا۔“ (بخاری شریف)

اور صحیح مسلم شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے: خدا کی قسم! میں صدقہ کو جیسا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا متغیر نہیں کروں گا۔ اور اس میں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا ہے اسی طرح میں عمل کروں گا۔“ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث پاک سن کر کچھ نہیں فرمایا.....

نوٹ: راوی کے ذاتی تاثرات غلط بھی ہو سکتے ہیں..... حدیث شریف سن کر خاتونِ جنت کا ناراض ہونا اور حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ناراض ہونا ناممکن ہے۔

اعتراض ہے کہ یہ حدیث آیت قرآنی کے خلاف ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ”اللہ تعالیٰ نے تمہاری اولاد کے حق میں مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ کی وصیت فرمائی ہے۔“

■ یہ آیت قرآنی عام نہیں ہے۔ صرف امت کیلئے ہے حضور ﷺ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انبیاء ﷺ کی میراث صرف علم شریعت ہے۔ شیعہ سنی دونوں کی کتابوں سے یہ ثابت ہے۔ صحاح ستہ کتب شیعہ میں ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا علماء دین انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کسی کو درہم و دینار کا وارث نہیں

بناتے۔“ ایسی کئی روایات ہیں۔

نوٹ: مذکورہ حدیث لَانُورٌ..... شیعہ حضرات کی معتبر کتاب اصول کافی میں بھی درج ہے اصول کافی امام غائب کی تصدیق شدہ ہے۔

اس حدیث کے راوی صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نہیں ہیں بلکہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ابودرداء رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی ہیں۔

نوٹ: یہ حدیث اگر احاد ہے تو خبر احاد حجت ہوتی ہے مگر یہ حدیث تو متواتر المعنی ہے۔

اگر تاریخ الخلفاء میں ہے کہ جب میراث کا جھگڑا چلا تو کسی کو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث نہ ملی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اظہار سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور سب کو یاد آگئی یہ حدیث موضوع بھی نہیں ہے کیونکہ اصول کافی میں بھی ہے جو کہ مصنف کافی نے شیعہ ہی سے روایت کی ہے۔ اعتراض ہے کہ فدک مال فنی سے تھا۔

اگر یہ تسلیم ہے کہ فدک مال فنی سے تھا..... تو یہ مسلمہ فیصلہ ہے کہ مال نئی کسی کی ملکیت نہیں ہوتا۔ بحوالہ سورۃ حشر ”جو ہاتھ لگا ہے اللہ اور رسول کو بستی والوں سے تو وہ اللہ و رسول کے لئے ہے۔ رشتہ داروں، قسیموں، مسافروں کے لئے ہے“ یہ آیت کریمہ خود ہی اپنی تفسیر ہے کہ یہ مال وقف ہوتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے قریباً ۱۹ فرزند تھے۔ ناسخ التواریخ ج ۱ میں سترہ بیٹوں کے نام درج ہیں..... قرآن شریف نے یہ بتایا ہے کہ وراثت داؤد علیہ السلام صرف سلیمان علیہ السلام کو ملی۔ باقی بیٹے محروم رہے۔ اگر مالی وراثت مراد ہو تو



تمام بیٹوں کو ملتی۔ ”میراث علمی“ مراد ہے جو زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی یہاں بھی علمی وراثت مراد ہے، علم و نبوت۔ اصول کافی میں بھی یہ موجود ہے۔

**سوال** کیا حضور علیہ السلام نے فدک کو ہبہ کر دیا تھا؟

**جواب** اہلسنت کی کسی معتبر کتاب میں یہ نہیں ہے صرف اعتراض کرنے والوں کا فرضی افسانہ ہے۔ شرح ابن الحدید، شرح نہج البلاغۃ میں بھی ایک روایت ہے۔

جب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے فدک کا مطالبہ کیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ”میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ میرے نزدیک صادق اور امینہ ہیں۔ (ترجمہ) اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فدک کے معاملے میں کوئی عہد یا وعدہ فرمایا تھا تو میں اس کو تسلیم کرنے کو تیار ہوں..... تو جناب سیدہؓ نے فرمایا ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فدک پر کوئی عہد نہیں فرمایا“۔ حضور سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک سیدہ کو ہبہ نہ فرمایا۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے۔

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی ناراضگی کا معترضین کا آخری وار اور اس کا جواب:..... سیدہ کی زبان سے ناراضگی ثابت ہی نہیں بمطابق کتب اہلسنت والجماعت۔ اگر ناراضگی کا خیال جس کا تعلق دل سے ہے تو وہ راوی کی ذاتی رائے ہے اس میں نتیجہ نکالنے میں غلطی بھی ممکن ہے۔

بخاری و مسلم و ترمذی میں چودہ جگہ حدیث فدک ہے صرف چار مقام میں ناراضگی مذکور ہے۔ اس میں ابن شہاب زہری جو روایات کرتے ہیں صرف اس میں ناراضگی کا اظہار ہے لیکن یہ بھی ہمیشہ اظہار نہیں کرتے۔

قابل ذکر امر:

قضیہ فدک میں سیدہ رضی اللہ عنہا کا راضی ہونا اور فرمان ابو بکر رضی اللہ عنہ سے خوش ہونا خود شیعہ کتب سے ثابت ہے پھر طعن کی کیا گنجائش ہے؟

مسلم شریف کی روایت ہے کہ جب سیدہ کا وصال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع نہ دی اور رات کو دفن کر دیا۔ اس روایت سے بعض حضرات یہ شبہ کرتے ہیں کہ بمطابق وصیتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا اطلاع نہ دی گئی۔ ایسی روایت وصیت صحاح السنن میں بالکل نہیں ہے۔

### اطلاع کیوں نہ کی؟

خبر نہ دینا بوجہ ناراضگی نہ تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا تیمارداری کے لئے خود ہی وہاں موجود تھیں۔ غسل اور کفن کا کام حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہی کے سپرد تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اطلاع اس لئے نہ بھیجی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اول ہی خبر کر دی ہے۔

”سیدہ راضی ہو گئیں“ والی روایت شرح مشیم مطبوعہ ایران ج ۳۵ میں موجود ہے۔ جناب غلام رسول سعیدی مدظلہ نے اس روایت کا ذکر بحوالہ (ابن مشیم کے علاوہ) دُرّ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ مطبوعہ طبرانی اور حدیدی شرح نہج البلاغۃ ج ۲ اور سید علی نقی فیض الاسلام کی تصنیف فارسی شرح نہج البلاغۃ جز پنجم میں بھی کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم نے بھی بیان فرمایا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہو گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی راضی تھیں۔ کتاب حق الیقین مطبوعہ ایران میں بھی یہی بیان ہے طبقات ابن سعد ج ۸ مطبوعہ ایران میں بھی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے بھی تشریف لائے۔ بلکہ سیدہ خاتون جنت کی نماز جنازہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ شیعہ حضرات کی مستند روایات کے مطابق نماز جنازہ میں صرف سات افراد نے شرکت کی۔ (جلاء العیون از کلینی) ابو ذر، سلمان، حذیفہ، ابن مسعود، مقداد اور حضرت علیؑ بارہ حضرات کدھر گئے؟ جو

خاص نزدیکی ہیں ان حضرات شیعہ امامین، ابن عباس، عقیل، جعفر، قیس، ابویوب انصاری، ابوسعید خدری، سہل بن حنیف، حسیب، براء بن عازب، ابورافع۔

شیعوں کی تمام کتب میں جن میں سیدہ کے وصال کا بیان ہو وہاں زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی تماداری و غسل دینے کا بیان درج ہے۔ یہ کام اسماء ہی کے سپرد تھا، بلکہ بعض روایات میں ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام تھے۔ طبقات ابن سعد میں امام شعیب رضی اللہ عنہ، امام نخعی رضی اللہ عنہ سے دو روایات ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ اور آپ نے اپنی ساری جائیداد حضرت فاطمہ کے سامنے پیش کر دی تھی۔

(بحوالہ حق الیقین مصنف ملا مجلسی)

تمام کتب تاریخ شاہد ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فدک پر عمل اسی طرح فرمایا دورانِ خلافت جس طرح پہلے خلفاء نے عمل فرمایا تھا۔ اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصب کر لیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فدک تقسیم فرمالتے۔ وارث کو دے دیتے۔

ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ:

امام ایسا نہیں ہونا چاہئے جو پیغمبر ﷺ کے طریقے کو بدلے۔ اگر ایسا کرے تو ہلاک ہو جائے گا۔ (نسخ البلاغہ)

اعتراض:

اگر میراث تقسیم نہیں ہوتی تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو حجرے کیوں دیئے گئے؟

یہ حجرے بطور میراث نہ تھے بلکہ حضور ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں امہات المؤمنین کی ملکیت تھے۔ جب مع قبضہ موجب ملکیت ہے۔ (بحوالہ باغ فدک، مصنف جناب سید محمود احمد رضوی)

## عمدہ ترین خاتمہ

(ارشادات عالیہ وصیحہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ)

(۱)..... شیخینؓ کی فضیلت اور فتنینؓ کی محبت اہلسنت و جماعت کی علامتوں میں سے ہے۔ (مکتوب شریف ۳۶ دفتر دوم) شیخینؓ کی فضیلت صحابہؓ اور تابعینؓ کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے..... حضرت علی کرم اللہ وجہہ (حضرت امیرؓ) سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے..... اس کا انکار کرنا سراسر جہالت ہے یا تعصب۔ حضرت امیرؓ رضی اللہ عنہ کی محبت فرض نہیں ہے۔ حب اہل بیتؓ کو خاتمہ کی سلامتی میں بڑا دخل ہے ان سے محبت ہمارا سرمایہ ہے۔

(۲)..... اگر بالفرض تقیہ کو جائز سمجھا جائے (حضرت امیرؓ کے حق میں) تو حضرت امیرؓ کے اقوال کو کیا کہیں گے جو بطریق تواتر شیخینؓ کی افضلیت میں منقول ہیں اور خلافتِ ثلاثہ کے حق ہونے میں صادر ہیں پھر تقیہ کیسے؟ نیز صحیح احادیث جو حد شہرت کو پہنچ چکی ہیں بلکہ تاوتر لمعنی ہو گئی ہیں جو حضرات خلفائے ثلاثہؓ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں پھر تو حضور ﷺ کے حق میں بھی تقیہ جاتا ہے (جو کہ جائز نہیں)۔ اس طرح آیات قرآنی میں بھی تقیہ متصور ہوگا۔ دانا لوگ جانتے ہیں تقیہ بزولی اور نامردی کی علامت ہے۔ اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کو نسبت دینا نامناسب ہے تمیں سال تک اسد اللہ رضی اللہ عنہ میں بزولی کی صفت ثابت کرنا بہت برا ہے۔

(۳)..... اہلسنت و جماعت اصحاب رضی اللہ عنہم کی لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ محمول کرتے ہیں کیونکہ ان کے نفوس صحبت خیر البشر رضی اللہ عنہم میں پاک ہو چکے

تھے..... ہر ایک صاحب رائے اور صاحب اجتہاد تھا ہر مجتہد کو اپنی رائے پر عمل کرنا واجب ہے۔ (نمبر اتنا ۴ مکتوب شریف ۳۶ دفتر دوم)

(۵)..... حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے حق میں صحیح حدیثوں کی رو سے جنت کی بشارت آچکی ہے (نام لے لے کر) یہ احادیث متواتر ہیں۔ کفر و گمراہی کا احتمال ان سے دور ہو چکا ہے۔ قرآن مجید ان بزرگوں کی بزرگی کی شہادت دیتا ہے ان کے بلند درجوں کی خبر دیتا ہے شیخ سعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے سے بیت کا ترجمہ:

جو ماننا ہی نہیں ہے حدیث اور قرآن

جواب اس کا یہی ہے کہ دو نہ اس کو جواب

(۶)..... ہائے افسوس! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں کفر و گمراہی کا احتمال متصور ہوتا تو اصحاب رضی اللہ عنہم باوجود اس قدر عادل اور کثیر تعداد میں ہونے کے خلیفۃ الرسول نہ بناتے۔ جب اس خیر القرون زمانہ کے تینتیس ہزار اصحاب باطل پر جمع ہوں اور گمراہ اور گمراہ کنندہ کو پیغمبر علیہ السلام کا جانشین بنا دیں تو اس زمانہ کی کون سی خیریت رہی ہوگی۔ (مکتوب شریف ۲۳ دفتر سوم)

(۷)..... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل وحشی رضی اللہ عنہ جو ایک ہی بار حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر ہوا تھا۔ خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ سے کئی درجہ افضل ہے

(۸)..... حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہے یا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ گرد و غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کئی گنا بہتر ہے۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تابعی۔ الراقم) (صحیفہ شریفہ ۵۷ دفتر اول)

(۹) ..... اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا بچ گیا جو پیچھے رہا ہلاک ہوا۔ اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا۔ اشارہ ہے کشتی کے سوار کے لئے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ ہلاک ہونے سے بچ جائے..... بعض کا انکار کہ اسب کا انکار کرنا ہے۔

(۱۰) ..... حدیث شریف: تہتر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر

ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔ (مکتوب شریف ۲۵۱ دفتر اول)

(۱۱) ..... یہ قلیل البصاعت یعنی بے سرور سامان (مجدد الف ثانی عسید) ان کے

کمالات کیا بیان کرے اور ان کے فضائل کیا ظاہر کرے ذرے کی کیا

طاقت کہ آسمان کی نسبت گفتگو کرے۔ (مکتوب شریف ۲۵۱)

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ



## اختتامیہ استدعا

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم جل جلالہ کے حبیب رحیم و کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب  
سیدنا صدیق اکبر رحیم و کریم رضی اللہ عنہ پر کمترین کو طویل جستجو کرتے ہوئے جو کچھ ملا جمع  
کر دیا۔ رب غفور الرحیم بحرمت رسول رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین

احقر العباد کمترین

امیدوار نجات اخروی

محمد عبد الخالق توکلی عنفی عنہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الدَّرُوحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي  
الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

ورق تمام ہوا مدح ابھی باقی ہے

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے



## احادیث مبارکہ کا قیاسی مجموعہ

شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ منشی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے باریے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا احمد عبدالحق اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا،

# کثر الأعمال

فی سببہ بنی الاقوال والافعال

مُصَنَّف

للعلامة علاء الدين علي الثقيني بن حنّام الدين الهندي

البرهان نوري المتوفي ١٠١٥ھ

کرمانوالہ پبلشرز



حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے سلام کیلئے حاضر غلام ہو جائے



مُرتَبَہ  
سمیع اللہ برکت

کرمانوالہ بہک شاپ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



بیاض میرزا

اسرار حیات

میرزا داؤد



خانہ کتب

مستوفی حاکم

کرامت صحابہ

اسحاق بن علی و الشریعہ

کشف المحجوب

بیتع الفرقد جزئیہ التقیع

احادیث مبارکہ کا شمال مجموعہ

انفوال اہل بیت



شمالی لاجوی

پان لکھوت

مجمعہ التعمال

میری سرکار

میرزا محمد

نوعان حجر اسود

کاروانی

دارود اسلام

وقار شریعت

صحر کرمان

اصلاحی ناموں کی

طالع البدر

مسکات حاکم

کلام اللہ

کلام اللہ

کتابت قرآن

دوکان نمبر ۲۰  
دربار مارکیٹ  
لاہور

کرمانی لکچر شاپ



Voice: 042-7249515

ابو بصیر  
فاروق اعظم  
عثمان غنی  
علی المرتضیٰ  
فیوض الشیخین  
نجم الخلیب  
تقریری زکات  
تقطیع مصطفیٰ  
احوال مقدمہ  
میرزا مصطفیٰ  
راہ طریقت  
بہار مدینہ  
تحقیق طلاق  
تحقیق حلالہ  
تقریر تراش  
بکیمہ وین  
ایضاً ملاوہ  
مدینہ سادی جان لے  
لکھیاں میں موجاں  
بزرگان عقیقت